ڈیتھ مشن

مظہر کلیم، ایم اے

ڈیتھ مشن

باگوپ کے ذہن میں پتنگے ناچ رہے تھے۔ خون کا دباؤ درجہ کھولاؤ تک پہنچ گیا تھا۔اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم کے اندر ایک بھٹی جل اُٹھی ہو۔ عمران سے نفرت کی بھٹی۔ عمران نے اسے جس طرح زک پہنچائی تھی اس نے اس کی دماغی کیفیت کو پاگل پن کے قریب پہنچادیا تھا۔

باگوپ کو جرائم کی دنیا میں آئے ہوئے بیس سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا تھا۔اس نے آج تک جس کام میں بھی ہاتھ ڈالا تھا اُسے ہمیشہ کامیابی ہوئی تھی کیونکہ وہ جہاں حد درجہ چُستی اور تیزی سے کام کرتا تھا وہاں وہ اپنا ذہن بھی استعمال کرنا جانتا تھا اس کے ساتھ ساتھ اس کی کامیابی کی سب سے بڑی وجہ اس کا اکیلا کام کرنا تھا۔اس نے کبھی اپنا گروپ نہیں بنایا تھا۔انتہائی ضرورت کے وقت وہ کرائے کے آدمی سے کام چلالیتا اور پھر مومی میک اپ کے فن میں پوری دنیا میں اس کا کوئی مقابل نہیں تھا۔اس نے اس فن کو درجہ کمال تک پہنچادیا تھا۔وہ ایک لمحے میں صرف اپنے چہرے پر موجود مومی میک اپ کو ہاتھوں سے چند تھپکیاں دے کر اپنے چہرے کی ساخت اس حد تک بدل لیتا تھا کہ اچھے سے اچھے نظر باز اسے نہیں پہچان سکتے تھے۔

وہ مجرموں کی بین الاقوامی تنظیم کی مجلس عاملہ کا رکن تھا۔اس نے دنیا کی مایہ ناز سیکرٹ سروسز کو ہمیشہ تگنی

کا ناچ نچایا تھا۔ مگر یہاں پاکیشیا میں جسے وہ انتہائی پسماندہ ملک سمجھتا تھا۔ جس کی سیکرٹ سروس کو وہ ذہنی طور پر احمقوں کا ٹولہ قرار دیتا تھا۔

یہاں اس کو دو بار زک پہنچائی گئی تھی۔ پہلی بار تو اس نے پرواہ نہ کی تھی مگر دوسری بار جب وزارتِ دفاع کے اسٹرانگ روم پر زبردست حملے کے بعد وہ فائل کی فلم حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تو فلم میں اصل راز کی بجائے عمران کا پیغام پڑھ کر اس کو ذہنی طور پر زبردست دھچکا پہنچا تھا۔اور عمران کے خلاف اس کے جسم میں نفرت کی آگ بھڑک اٹھی تھی۔اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ عمران کو ایسا سبق دے گا کہ اس کی روح صدیوں تک بلبلاتی رہے گی۔

اس ملک میں آنے کے بعد اس نے درحقیقت اپنے مخصوص انداز میں کام ہی نہیں کیا تھا۔اس کا اصل کام تو اس فائل کے حصول کے بعد شروع ہونا تھا۔ مگر فائل کے حصول میں اسے جس انداز میں شکست اور شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا تھا اس سے اس کا ذہن کھول اٹھا تھا۔اور پھر اسی حالت میں اس نے فیصلہ کر لیا کہ اب وہ اس ملک کو بتادے گا کہ باگوپ دراصل کیا ہے۔

اُسے یقین تھا کہ جب وہ اس ملک سے اپنا مشن پورا کر کے واپس جائے گا تو اس ملک کی مائیں آئندہ چند صدیوں تک اپنے بچوں کو باگوپ کا نام لے لے کر ڈراتی رہیں گی۔

اس نے سب سے پہلے عمران سے نپٹنے کا فیصلہ کر کے اپنا میک اپ تبدیل کیا اور ایک مقامی آدمی کے روپ میں وہ اینڈریا کو اُسی ہوٹل میں ٹھہرنے کی ہدایت دے کر خود ہوٹل کے عقبی دروازے سے باہر آ گیا۔

ہوٹل سے باہر آ کر اس نے ایک ٹیکسی پکڑی اور پھر سید حامہاشیر کے پاس پہنچ گیا وہ اس سے تازہ ترین

معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ چونکہ وہ مہاشیر سے پہلے مل چکا تھا اور اسے اس کے اڈے کا علم تھا اس لئے اس بار اُس نے اسے پہلے فون کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔

چنانچہ تھوڑی دیر بعد وہ مہاشیر کے دفتر کے دروازے پر دستک دے رہا تھا۔ دستک کے جواب میں دروازہ کھلا تو مہاشیر کی سیکرٹری دروازے میں نظر آئی۔

"اسٹون ڈاگ"۔۔۔۔۔۔۔۔ باگوپ نے سرد لہجے میں سیکرٹری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ آپ۔۔۔۔ سیکرٹری ایک طویل سانس لیتے ہوئے ایک طرف ہٹ گئی اور باگوپ تیز تیز قدم اٹھاتا سید حامہاشیر کے کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"فرمائیے۔۔۔؟"مہاشیر نے اس کے اندر داخل ہوتے ہی چونک کر پوچھا۔

"اسٹون ڈاگ۔۔۔۔ باگوپ نے اطمینان سے اس کے مقابل بیٹھتے ہوئے کہا۔اور مہاشیر بھی چونک پڑا۔

"اوہ۔۔۔۔ آپ نے میک اپ کی تبدیلی میں کمال کر دیا ہے۔۔۔۔ اگر آپ یہ کوڈ نہ دہراتے تو میں قیامت تک آپ پر یقین نہ کر سکتا تھا۔ آپ ہر لحاظ سے ایک مقامی آدمی معلوم ہو رہے ہیں۔"۔۔۔۔ مہاشیر نے تعریفی لہجے میں کہا۔

"میں یہاں باتیں کرنے نہیں آیا اس لئیے فضول باتوں سے گریز کرو۔"۔۔۔۔ باگوپ کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"سوری سر۔۔۔۔ آئی ایم ویری سوری"۔۔۔۔ مہاشیر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے وزارتِ دفاع کے اسٹرانگ روم کے متعلق تازہ ترین معلومات چاہئیں۔۔۔۔۔۔۔ میرے حملے کے بعد اس پر کیا گزری ہے اور اس وقت کیا پوزیشن ہے۔۔۔؟ مجھے یہ پوری تفصیل بتلاؤ"۔۔۔۔۔۔ باگوپ کا لہجہ

بدستور سرد تھا۔

"یس سر۔۔۔ میرے پاس اس کی مکمل رپورٹ پہنچ چکی ہے۔۔۔ میں اس سلسلے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ جو کام آج تک کسی سے نہیں ہو سکا وہ آپ نے کر دکھایا ہے۔۔۔ درحقیقت آپ نے ایک کارنامہ انجام دیا ہے"۔۔۔۔ مہاشیر نے کہا۔

"مہاشیر۔۔۔۔! تم پھر فضول باتوں میں الجھ گئے۔۔ کیا تمہارا مقصد ہے کہ اسٹرانگ روم پر حملہ کوئی عجیب وغریب کارنامہ ہے۔۔۔ حالانکہ میری نظر میں یہ ایک معمولی بات ہے"۔۔۔۔۔ باگوپ نے اندر ہی اندر کھولتے ہوئے کہا۔ اُسے دراصل یوں محسوس ہوا تھا کہ جیسے مہاشیر اس کی تعریف نہ کر رہا ہو بلکہ اس پر طنز کر رہا ہو کیونکہ فلم میں موجود عمران کا پیغام ابھی تک اس کی نظروں کے سامنے گھوم رہا تھا۔

"سوری سر۔۔۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔ اسٹرانگ روم پر حملے کی بات نہیں بلکہ آپ نے سیکرٹ سروس کا جو حشر کیا ہے میں اس کی بات کر رہا تھا"۔۔۔۔۔ مہاشیر نے جواب دیا۔

"سیکرٹ سروس کا حشر۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ میں سمجھا نہیں۔۔۔ پوری تفصیل بتلاؤ"۔۔۔۔۔ باگوپ اس بار بُری طرح چونک پڑا۔ کیانکہ اس کے علم میں ایسی کوئی بات نہیں تھی کہ جس سے وہ سمجھ سکے کہ وہ سیکرٹ سروس سے ٹکرایا ہے۔

"سر۔۔۔ اس عمارت میں رات کے وقت پوری سیکرٹ سروس موجود تھی۔۔۔ کمپاؤنڈ وال کے اڑنے سے وہ سب کے سب شدید زخمی ہوئے ہیں اور اس وقت وہ تمام ہسپتال میں پڑے ہوئے ہیں۔ خاص طور اس ملک کا ھوا علی عمران تو کسی طور پر نہیں بچ سکتا اور علی عمران اس حالت تک پہنچانا آپ کا ایسا کارنامہ ہے کہ

جس پر جرائم کی دنیا ہمیشہ آپ پر فخر کرتی رہے گی"۔۔۔۔۔ مہاشیر نے کہا۔

اور مہاشیر کی بات سن کر باگوپ کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ دنیا کا سب سے بڑا احمق ہو۔۔۔ وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے مہاشیر کو دیکھتا رہ گیا۔ اس کے تصور میں بھی یہ بات نہیں آئی تھی کہ اس کے اسٹرانگ روم پر حملہ کی خبر سیکرٹ سروس تک پہنچ چکی ہو گی اور وہ لوگ اس کے حملے کی انتظار میں عمارت کے اندر موجود ہوں گے۔ یہ تو باگوپ کی خوش قسمتی تھی کہ اس نے حملے کا منفرد انداز اپنایا۔ اگر وہ تمام مجرموں کی طرح عمارت کے اندر داخل ہونے کا پروگرام بناتا تو یقیناً اس وقت سیکرٹ سروس کے قبضہ میں ہوتا۔

اس کا ذہن تیزی سے سوچنے میں مصروف تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اسٹرانگ روم حملے کے بارے میں مہاشیر، اینڈریا اور خود۔۔۔ اس کے علاوہ چوتھے کسی آدمی کو علم نہیں تھا پھر یہ بات سیکرٹ سروس تک کیسے پہنچی۔۔۔ ظاہر ہے وہ خود تو بتانے سے رہا۔۔۔ اینڈریا کے متعلق بھی وہ ایسی بات نہیں سوچ سکتا تھا۔۔۔ اب رہ گیا مہاشیر تو مہاشیر کے متعلق بھی وہ ایک لمحے کے لیے ایسا سوچنے پر تیار نہیں تھا کیونکہ مہاشیر مجرموں کی بین الاقوامی کا خصوصی نمائندہ تھا اور اس کی زندگی اس بات کا ثبوت تھی کہ وہ ہر لحاظ سے قابل اعتبار ہے۔ پھر آخر یہ راز سیکرٹ سروس تک کیسے پہنچا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بلیک زیرو اور جوزف ابھر آئے جنہوں نے اسے سڑک پر روک لیا تھا۔

اس نے دانت بھینچ لیے کیونکہ اب یہ بات ثابت ہو چکی تھی کہ اس کے میک اپ کے تبدیل کرنے کے باوجود سیکرٹ سروس اس کے لمحہ لمحہ سے باخبر تھی۔ یہ ایک ایسا حیرت انگیز انکشاف تھا جس پر باگوپ بس پاگل ہوتے ہوتے بچا۔

"آپ کسی گہری سوچ میں پڑ گئے باس"۔۔۔۔۔۔ مہاشیر جو خاموش بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا آخر بول پڑا۔

"اوہ"۔۔۔ باگوپ نے چونکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔ "دراصل میں سوچ رہا ہوں کہ میرے اسٹرانگ روم پر حملے کی خبر سیکرٹ سروس تک کیسے پہنچی۔ کیونکہ میرے اور تمہارے علاوہ اور کسی تیسرے فرد کو اس بارے میں کوئی علم نہیں تھا۔ پھر"۔۔۔۔۔۔ باگوپ کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"آپ کی حیرت بجا ہے باس۔۔۔ گستاخی معاف۔۔۔۔ آپ نے شاید یہاں آنے سے پہلے یہاں کی سیکرٹ سروس کی کارکردگی کا ریکارڈ چیک نہیں کیا ورنہ آپ کو اس طرح حیرت نہ ہوتی۔۔۔ اس ملک کی سیکرٹ سروس۔۔۔۔ بس یوں سمجھیے جنوں اور بھوتوں کے ٹولے پر مشتمل ہے جسے خود بخود ہر بات کا علم ہو جاتا ہے اور جو چالاک سے چالاک اور عیار سے عیار مجرم کی گردن یوں پکڑ لیتا ہے جیسے وہ اس ملک میں آیا ہی گرفتاری کی غرض سے ہو۔۔۔ مجھے اس ملک میں کام کرتے ہوئے دس سال گزر چکے ہیں۔۔۔ میں نے تو آج تک یہاں سے کسی بھی بین الاقوامی مجرم کو کامیاب ہو کر نہیں جاتے دیکھا۔۔۔ البتہ آپ پہلے فرد ہیں جنہوں نے سیکرٹ سروس اور علی عمران کو ہسپتال تک اس حالت میں پہنچا دیا ہے۔۔۔۔ اس لئے تو میں آپ کے کارنامے کی تعریف کر رہا تھا"۔۔۔۔۔۔ مہاشیر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"علی عمران کے متعلق مجھے یہی معلوم تھا کہ وہ ایک چالاک اور عیار آدمی ہے جس نے اپنے آپ پر معصومیت اور حماقت کا خول چڑھایا ہوا ہے۔ مگر تمہاری باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس سے بھی کچھ زیادہ ہے۔۔۔ کیا وہ سیکرٹ سروس کا سربراہ ہے"۔۔۔۔۔۔؟ باگوپ نے کہا۔

"وہ سیکرٹ سروس کا سربراہ نہیں ہے اور نہ ہی سیکرٹ سروس کا ممبر ہے۔۔۔۔ البتہ وہ سیکرٹ سروس کے

سربراہ ایکسٹو کے لیے کام ضرور کرتا ہے۔۔۔ بس یوں سمجھیے وہ ایک عجوبہ روزگار شخص ہے۔ اس نے بڑے بڑے جفادری مجرموں کی گردنیں توڑی ہیں اور آج تک جتنے بھی مجرم اس سے ٹکرائے ہیں بس اس کی موت کی حسرت لیے انجام کو پہنچ گئے ہیں۔"مہاشیر نے جواب دیا۔

"تم اس کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملا رہے ہو۔۔۔۔ کیا تم واقعی اس سے اس حد تک متاثر ہو"۔۔۔؟ باگوپ کا لہجہ یکدم سرد ہو گیا۔

"معافی چاہتا ہوں باس۔۔۔ یہ خالی خولی بات نہیں اٹل حقیقت ہے اور اس ملک میں کام کرتے ہوئے آپ کو جلد یا بدیر بہر حال اس حقیقت کا اعتراف کرنا ہی پڑے گا۔۔۔ شرط یہ کہ اگر علی عمران مر نہ گیا تو"۔۔۔۔ مہاشیر نے جواب دیا۔

"تم کہہ رہے تھے کہ عمران ہسپتال میں ہے اور اس کا بچنا محال ہے"۔۔۔۔۔ باگوپ نے کہا۔

"باس۔۔۔ بظاہر تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔۔۔۔ مگر اس شخص کے متعلق کچھ کہا نہیں جا سکتا۔۔ اس کے سلسلے میں سب کچھ ہی ممکن ہے"۔۔۔ مہاشیر نے جواب دیا۔

"مجھے پوری تفصیل بتلاؤ"۔۔۔ باگوپ نے پوچھا۔

"اور مہاشیر نے اسے تفصیل سے بتلایا کہ کس طرح عمران کو شدید ذہنی چوٹ پہنچی ہے سپیشل ملٹری ہسپتال میں پڑا ہے اور اس کے دماغی آپریشن کے لیے جرمنی ڈاکٹر شوالا خصوصی طیارے پر آ رہا ہے"۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ڈاکٹر شوالا یہاں کس وقت تک پہنچ جائے گا۔۔۔؟ باگوپ نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔وہ ایک چارٹرڈ طیارے سے آ رہا ہے۔۔۔اور زیادہ سے زیادہ پانچ گھنٹوں میں یہاں پہنچ جائے گا"۔۔۔ مہاشیر نے جواب دیا۔

"کافی وقفہ ہے۔"۔۔۔ باگوپ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

پھر چند لمحوں تک کمرے میں خاموشی طاری رہی۔

"ڈاکٹر شوالا کی بجائے عمران کا آپریشن میں خود کروں گا"۔۔۔ باگوپ نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

اور مہاشیر اس کی بات سن کر اُسے حیرت سے دیکھنے لگا۔

"کیا مطلب۔۔ کیا آپ ڈاکٹر شوالا کی جگہ لینے کا پروگرام بنا رہے ہیں"۔۔۔؟ مہاشیر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں"۔۔۔۔ باگوپ نے جواب دیا۔

"ایسا ہونا ناممکن ہے۔۔۔ ڈاکٹر شوالا ایک خصوصی طیارے سے آ رہا ہے۔اس کے ہمراہ جرمنی میں اس ملک کا سفیر بھی ہے۔۔۔۔ ان کا طیارہ کسی نامعلوم فوجی ہوائی اڈے پر اترے گا اور وہاں سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہ براہِ راست ہسپتال پہنچے گا اور اس کے ہسپتال پہنچتے ہی آپریشن شروع ہو جائے گا۔۔ اب آپ سوچیئے کہ آپ کس طرح ڈاکٹر شوالا کی جگہ لے سکیں گے"۔۔۔ مہاشیر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اس لحاظ سے تو واقعی ناممکن ہے۔۔۔ مگر اس کے لیے دوسری صورت موجود ہے۔۔۔ڈاکٹر شوالا کی بجائے عمران کو ہسپتال سے اغوا کر لیا جائے"۔۔۔ باگوپ نے کہا۔

"مگر عمران کی حالت انتہائی نازک ہے۔وہ آکسیجن ٹینٹ میں پڑا ہے اور ڈاکٹر کے مطابق اس کا ہلنا بھی اس کی ہلاکت کا باعث ہو سکتا ہے۔۔۔اور دوسری بات آپ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ ہسپتال کی کس طرح کڑی نگرانی کی جا رہی ہو گی"۔۔۔ مہاشیر نے جواب دیا۔

"وہ سب ٹھیک ہے۔۔۔۔ بہر حال میرا نام بھی باگوپ ہے۔۔۔ عمران جسے تم ھوا بنائے بیٹھے ہو، کا انجام میرے ہاتھوں ہی ہو گا۔۔۔ اگر اغوا کے دوران وہ مر گیا تب بھی ٹھیک اور اگر نہ مرا تو تم دیکھنا کہ باگوپ کے ہاتھوں میں آ کر اس کا کیا انجام ہوتا ہے۔۔۔ میں نے ایک منصوبہ بنا لیا ہے اور میں اس پر ضرور عمل کروں گا"۔۔۔ باگوپ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔۔ میرے لیے کیا حکم ہے"۔۔۔؟ مہاشیر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔وہ بھلا اس کے علاوہ اسے اور کہہ بھی کیا سکتا تھا۔

"مجھے ہیڈ کوارٹر کے لیے ایک کوٹھی۔۔۔ دو کاریں۔۔۔اور دس ایسے آدمی چاہئیں جو انتہائی ہوشیار۔۔۔ لڑائی بھڑائی کے فن میں ماہر اور انتہائی قابل اعتماد ہوں۔۔۔ میں اب باقاعدہ کام کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔ باگوپ نے کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی باس۔۔۔ مہاشیر نے کہا اور پھر اس نے دروازہ کھول کر ایک چابی نکالی اور باگوپ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہ کوٹھی کی چابی لیجیے۔۔۔ یہ کوٹھی آپ کے مطلب کے لیے انتہائی مناسب رہے گی۔۔۔ یونٹ کالونی کوٹھی نمبر بارہ۔۔۔۔ اس میں تہہ خانے بھی موجود ہیں اور باہر نکلنے کے لیے خفیہ راستے بھی۔۔۔ اس کا

تفصیلی نقشہ آپ کو ڈرائنگ روم کی میز پر رکھا ہوا مل جائے گا۔۔۔ باقی کاریں اور آدمی آپ کے پاس دو گھنٹے کے اندر پہنچ جائیں گے۔"

"آدمی کام کے ہونے چاہئیں۔۔۔ ورنہ میں ان کی موت کا ذمہ دار نہیں ہوں گا۔۔۔ میں اس سلسلے میں سخت اصولوں کا پابند ہوں"۔۔۔ باگوپ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔۔۔ مہاشیر اپنی ذمہ داری کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ اس کے علاوہ جس چیز کی بھی جس وقت بھی ضرورت ہو۔۔ آپ مجھے ہر لمحہ مستعد پائیں گے"۔۔۔ مہاشیر نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے جواب دیا۔

"بہت خوب۔۔۔ میں اس بار مجلس عامہ کے اجلاس میں تمہاری کارکردگی کی تعریف کروں گا۔"۔۔۔ باگوپ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ باس"۔۔۔ مہاشیر نے کہا۔

اور پھر باگوپ اس سے ہاتھ ملا کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سُرخ رنگ کی کار تیزی سے موڑ پر سے گھومتی ہوئی سپیشل ملٹری ہسپتال کی عمارت کی عقبی سڑک پر آئی اور پھر دیوار کے ساتھ آ کر رک گئی۔

کار میں دو افراد سوار تھے جن میں سے ایک نے سُرخ رنگ کی بُوشرٹ پہنی ہوئی تھی جبکہ دوسرے کے جسم پر سیاہ رنگ کا چست لباس تھا۔ سُرخ رنگ کی بُوشرٹ والا ڈرائیونگ کر رہا تھا اور دوسرا پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہوا

تھا۔ کار رکتے ہی سُرخ بُوشرٹ والا دروازہ کھول کر نیچے اترا اور پھر اس نے کار کا بونٹ اٹھا کر انجن کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات تھے جیسے وہ کار کی خرابی کو سمجھ نہ پا رہا ہو۔

عمارت کی عقبی دیوار کے ساتھ ایک فوجی سپاہی کاندھے سے مشین گن لٹکائے خاموش کھڑا تھا۔ کار کے رکتے ہی وہ چونکا۔ چند لمحے خاموش کھڑا دیکھتا رہا پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف بڑھنے لگا۔

"کیا بات ہے۔۔۔ کیا ہو گیا ہے کار کو۔۔۔؟" سپاہی نے قدرے سخت لہجے میں سُرخ بُوشرٹ والے سے پوچھا۔

"معلوم نہیں۔۔۔ چلتے چلتے انجن بند ہو گیا ہے"۔۔۔ سرخ بوشرٹ والے نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"اسے جلدی ٹھیک کر کے یہاں سے چل دو۔۔۔ یہاں رُکنا منع ہے"۔۔۔ سپاہی نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ سرخ بوشرٹ والا سپاہی کو کوئی جواب دیتا پچھلی نشست پر بیٹھا ہوا چست لباس میں ملبوس شخص نیچے اتر آیا۔

سپاہی نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا اور پھر دوبارہ کار چلانے والے کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"جناب۔۔۔ اگر آپ کار کے بارے میں کچھ جانتے ہوں تو۔۔۔" چست لباس والے نے سپاہی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔۔۔ مجھے معلوم نہیں۔۔۔ بہر حال تم گاڑی یہاں سے جلدی لے جاؤ۔۔۔ چاہے دھکے مار کر لے

جاؤ یا چلا کر"۔۔۔۔سپاہی نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا جناب اچھا۔۔۔میں نے سُن لیا ہے"۔۔۔۔سرخ بوشرٹ والے نے اس بار جھنجلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

اور سپاہی اسے گھورتا ہوا واپس مڑ گیا۔

جیسے ہی سپاہی کی پشت کار کی طرف ہوئی چست لباس والا تیزی سے اچھلا اس کا ایک پیر کار کے کھلے دروازے پر پڑا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر دیوار پر چڑھ گیا۔ ایک لمحے کے لیے وہ دیوار پر نظر آیا دوسرے لمحے وہ غائب ہو چکا تھا۔ یہ سب کچھ اتنی تیزی اور پھرتی سے ہوا کہ سپاہی کو احساس تک نہ ہو سکا۔

دوسرے آدمی کے اندر کودتے ہی سرخ بوشرٹ والے نے پھرتی سے بونٹ بند کیا اور پھر کار میں بیٹھ کر اس نے کار کا انجن سٹارٹ کر دیا۔

سپاہی نے کار کے انجن سٹارٹ ہونے کی آواز سنی تو وہ چونک کر مڑا۔ مگر اسی لمحے کمان سے نکلے ہوئے تیر کی طرح اس کے پاس سے گزرتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی اور چند لمحوں میں وہ موڑ مڑ کر اس کی نظروں سے غائب ہو گئی۔ سپاہی غریب کو اس بات کے چیک کرنے کا موقع ہی نہ ملا کہ پچھلی نشست پر موجود آدمی جب کار میں موجود نہیں ہے تو کہاں پہنچ گیا۔ وہ اسی طرح اطمینان سے مشین گن کندھے سے لٹکائے پہرہ دینے میں مصروف ہو گیا۔

چست لباس والا ایک ہلکے سے دھماکے سے دیوار پر ہاتھ رکھ کر نیچے کود گیا اور پھر اسی لمحے وہ دیوار کے ساتھ ساتھ گھنی جھاڑیوں میں دبک گیا۔

ہسپتال کی عمارت سامنے نظر آ رہی تھی۔ اس کی تیز نظر نے اس عمارت کا بھرپور جائزہ لیا۔ عمارت کی پشت کی طرف چونکہ کمروں کی صرف کھڑکیاں ہی تھیں اس لیے اس طرف کوئی محافظ یا نگران موجود نہیں تھا۔

چست لباس والا جھاڑی سے نکل کر سانپ کی طرح رینگتا ہوا تیزی سے عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمارت کے قریب پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لیے رکا اور پھر وہ ایک پائپ کے قریب پہنچ گیا جو چھت تک چلا گیا تھا۔ اور دوسری منزل کی ایک کھڑکی کے قریب سے گزرتا تھا۔ چست لباس والے نے ایک لمحے کے لیے اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر وہ بندر کی طرح اچک کر پائپ پر چڑھنے لگا۔ اس کی رفتار انتہائی تیز تھی۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی تمام عمر انہی پائپوں پر چڑھتے گزر گئی ہو۔

چند ہی لمحوں میں وہ اس کھڑکی کے قریب پہنچ گیا۔ کھڑکی کا فریم لوہے کا تھا اور اس میں شیشے جڑے ہوئے تھے جن کے اندر کی طرف نیلے رنگ کے پردے لٹکے ہوئے تھے۔ کھڑکی کا ایک پٹ کھلا ہوا تھا۔

چست لباس والا ایک لمحے کے لیے کھڑکی کے قریب رکا اور پھر اس نے ایک پیر کھڑکی کے فریم پر رکھا اور بلی کی طرح کھڑکی کے فریم اور پردے کے درمیان دبک گیا۔ چند لمحوں تک وہ آہٹ لیتا رہا مگر کمرے میں کوئی شخص موجود نہیں تھا۔ اس نے آہستہ سے پردہ ہٹایا اور کمرے میں ایک لمحے کے لیے جھانکنے کے بعد وہ کھڑکی سے اندر اتر گیا کمرے کے درمیان میں آکسیجن ٹینٹ کے اندر عمران بے حس و حرکت لیٹا ہوا تھا۔ چُست لباس والا دبے قدموں آگے بڑھتا چلا گیا۔

پھر جیسے ہی وہ عمران کے بیڈ کے قریب پہنچا اچانک اسے آواز سے باہر کسی کی آہٹ محسوس ہوئی وہ انتہائی تیزی سے پلنگ کی پچھلی طرف دبک گیا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نرس اندر داخل ہوئی۔ اس نے ایک لمحے کے لیے کمرے پر طائرانہ نظر ڈالی اور پھر عمران کو دیکھ کر وہ واپس مڑ گئی۔ دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا۔

جب نرس کے قدموں کی آواز دور چلی گئی تو چُست لباس والا اوٹ سے باہر آیا۔ اس نے ایک لمحے کے لیے بغور عمران کو دیکھا اور پھر اس نے تیزی سے اپنی جیکٹ کے بٹن کھولنے شروع کر دیئے۔ جیکٹ کے اندر سینے کے ساتھ ایک ایک چھوٹا سا آلہ ٹیپ کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ اس نے وہ آلہ کھولا اور اس آلے کے ساتھ چھوٹی سی نلکی تھی جس کے پیچھے ایک غبارہ سا لٹکا ہوا تھا۔

چُست لباس والے نے نلکی کے ایک بٹن کو ذرا سا گھمایا تو غبارہ پھولنے لگا۔ جب غبارہ کافی حد تک پھول گیا تو اس نے آکسیجن ٹینٹ کا بٹن آف کر دیا اور ٹینٹ کو تیزی سے ہٹا کر اس نے اس آلے کو عمران کی ناک کے ساتھ لگا کر اس کے سر کے گرد تسمے کس دیئے۔ آکسیجن ٹینٹ کا بٹن آف ہونے سے عمران کے چہرے پر ہلکی سی نیلاہٹ دوڑنے لگی تھی مگر وہ آلہ ناک کے ساتھ لگتے ہی اس کا رنگ دوبارہ نکھرنے لگا۔

آلے کو اچھی طرح باندھنے کے بعد اس نوجوان نے عمران کو اپنے ہاتھوں پر اٹھا کر فرش پر رکھ دیا۔ پھر بستر کی چادر اٹھا کر اُسے نیچے بچھایا اور عمران کو اس کے اوپر لٹا کر چادر کو یوں باندھنے لگا جیسے گٹھڑی باندھی جاتی ہے۔ اس کے ہاتھ انتہائی پھرتی سے چل رہے تھے۔ چند لمحوں بعد وہ عمران کو گٹھڑی کی صورت باندھنے میں کامیاب ہو گیا اس نے اس گٹھڑی کو اٹھا کر کمر پر باندھا اور اپنی گردن کے ساتھ اچھی طرح اس کے سرے باندھ لیے۔

اور پھر تیزی سے کھڑکی کی طرف بڑھا۔ اس نے انتہائی پھرتی سے کھڑکی کے دونوں پٹ کھول دیئے اور پھر

کھڑکی پر چڑھ گیا۔ اس نے ایک نظر باہر ڈالی اور دوسرے لمحے پائپ پکڑے انتہائی تیزی سے نیچے کھسکتا چلا گیا۔

عمران گٹھڑی کی صورت میں اس کی کمر پر بندھا ہوا تھا گو عمران کا وزن کافی تھا مگر اس چُست لباس والے کے چہرے سے قطعی محسوس نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کوئی وزن اٹھائے ہوئے ہے۔

زیادہ سے زیادہ دس سیکنڈ میں وہ پائپ پر سے کھسکتا ہوا عمران سمیت زمین پر پہنچ گیا۔ زمین پر پہنچتے ہی وہ انتہائی تیزی سے دوبارہ اسی دیوار کی طرف بھاگنے لگا جدھر سے اتر کر وہ اندر داخل ہوا تھا۔

دیوار کے قریب پہنچ کر وہ جھاڑیوں میں دبک گیا۔ اور پھر اس نے دیوار کو ذرا سا کھٹکھٹایا تھا اُسی لمحے دوسری طرف سے کھٹکھٹانے کی آواز سنائی دی۔

نوجوان نے جیب سے رسی کا گچھا نکالا۔ اس کے ایک سرے پر ہک لگا ہوا تھا اس نے وہ ہک دیوار کے اوپر پھینک دیا۔ رسی کو زور سے جھٹکا دیا۔ ہک دیوار کی دوسری طرف کی دیوار میں پھنس گیا تھا۔ اور رسی تن سی گئی تھی۔ نوجوان نے رسی کو ہلکا سا جھٹکا دیا اور پھر وہ اس رسی کے سہارے دیوار پر چڑھتا چلا گیا۔

دیوار پر پہنچ کر اس نے دوسری طرف جھانکا تو دیوار کے ساتھ ہی وہی سُرخ رنگ کی کار موجود تھی۔ اس کا دروازہ کھل کر دیوار کے ساتھ ٹکا ہوا تھا۔ نوجوان عمران کو کمر پر لادے دروازے پر پیر رکھتا پھرتی سے نیچے اتر آیا۔ اور پھر عمران کو لیے پچھلی نشست پر گھستا چلا گیا۔ سرخ بوشرٹ والا ڈرائیونگ سیٹ کے دروازے کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس نے پھرتی سے دروازہ بند کیا اور پھر سٹیئرنگ پر بیٹھ گیا۔

"سپاہی کہاں ہے"۔۔۔۔۔؟ چُست لباس والے نے عمران کو کمر سے کھول کر پچھلی نشستوں کے درمیان

آرام سے لٹاتے ہوئے پوچھا۔

"بے ہوش پڑا ہے"۔۔۔۔۔ سرخ بوشرٹ والے نے جواب دیا۔اس کے ساتھ ہی اس نے گاڑی آگے بڑھا دی۔

چُست لباس والے نے شیشے کے باہر نظر ڈالی تو اسے کار کی آڑ میں دیوار کی جڑ کے ساتھ سپاہی لیٹا ہوا نظر آگیا۔اس کی مشین گن غائب تھی۔

کار تیز رفتاری سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

"اس کی مشین گن لے لی"۔۔۔۔؟ چست لباس والے نے سوال کیا۔

"یس باس۔۔۔۔ میرے پاس سیٹ پر پڑی ہوئی ہے"۔۔۔۔۔ سرخ بوشرٹ والے نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔۔۔اب تیزی سے ہیڈ کوارٹر چلو"۔۔۔۔ چست لباس والے نے جو باس تھا اسے حکم دیتے ہوئے کہا اور کار تیز رفتاری سے ایک موڑ کاٹتی ہوئی مین روڈ پر پہنچ گئی۔اس کا رُخ مضافات میں بنی ہوئی یونٹ کالونی کی طرف تھا۔

☆☆☆

بلیک زیرو بیہوش اینڈریا کو کاندھے پر اٹھائے ہوٹل کے کمرے سے باہر نکلا اور پھر اس نے جان بوجھ کر ہال کا راستہ اپنانے کی بجائے عقبی راستے کا سہارا لیا اور کافی تیز جلدی سے سیڑھیاں اتر کر وہ اس دروازے تک پہنچ گیا جس پر ایمرجنسی لکھا ہوا تھا۔اس نے ہاتھ سے دروازے کا بولٹ کھولا اور پھر دروازہ کھول کر باہر آ

گیا۔اب وہ ایک چھوٹی سڑک پر موجود تھا۔

اس نے اینڈریا کو ایک طرف لٹایا اور خود سڑک کے کنارے کھڑا ہو گیا چند لمحوں بعد ایک خالی ٹیکسی اسے آتی دکھائی دی۔اس نے ہاتھ دے کر اسے روکا اور پھر اینڈریا کو ٹیکسی کی پچھلی نشست پر لٹا دیا۔

"کیا ہوا جناب"۔۔۔؟ ڈرائیور نے پریشان ہو کر پوچھا۔

"یہ میری بیوی ہے۔۔۔اسے اکثر بے ہوشی کے دورے پڑ جاتے ہیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

"تو کیا ہسپتال لے چلوں"۔۔۔۔؟ ڈرائیور نے گاڑی آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں سالار روڈ پر لے چلو۔۔وہاں ایک لیڈی ڈاکٹر کو دکھانا ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے گاڑی کی رفتار تیز کر دی۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ جب ٹیکسی سالار روڈ پر پہنچی تو بلیک زیرو نے دانش منزل سے تھوڑے فاصلے پر اسے روک دیا اور پھر ایک نوٹ ٹیکسی ڈرائیور کے ہاتھ پر رکھتا ہوا باہر نکل آیا۔اس نے کار کا پچھلا دروازہ کھولا اور اینڈرا کو اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا۔اور مڑ کر ایک اور عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی۔

جب ٹیکسی ایک موڑ گھوم گئی تو بلیک زیرو تیزی سے پلٹا اور پھر دوڑتا ہوا دانش منزل کے دروازے پر پہنچ گیا۔

اس نے چابی نکال کر آٹو میٹک لاک کھولا اور پھر اینڈریا کو لیے اندر داخل ہو گیا۔

اینڈریا کو اس نے قیدیوں کے لیے مخصوص کمرے میں صوفے پر لٹا دیا اور پھر دروازہ بند کرتا ہوا آپریشن روم

کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی فکر تھی جو عمارت کی تباہی کے وقت اندر تھے۔ آپریشن روم میں آ کر اس نے ٹیلیفون کو اپنی طرف کھسکایا اور پھر سر سلطان کے نمبر گھمانے لگا۔

جلد ہی رابطہ قائم ہو گیا مگر دوسری طرف سے سر سلطان کا پی اے بول رہا تھا۔

"یس۔۔۔ پی اے سیکرٹری وزارتِ خارجہ"۔۔۔۔ پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹوا سپیکنگ۔۔۔۔ سر سلطان سے بات کراؤ"۔۔۔۔؟ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر سلطان سپیشل ملٹری ہسپتال میں ہیں۔ آپ وہاں رنگ کر لیں۔ نمبر الیون زیرو۔" پی اے نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور کریڈل دبا کر رابطہ منقطع کر دیا مگر پی اے کی بات سن کر اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے تھے۔ کیونکہ سر سلطان کی ہسپتال میں موجودگی اس بات کی دلیل تھی کہ کوئی خاص واقعہ پیش آ گیا ہے۔

چند لمحوں تک خاموش رہ کر اس نے اپنی ذہنی کیفیت پر قابو پایا اور پھر ہسپتال کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔ جلد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

"یس سپیشل ملٹری ہسپتال"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ہسپتال ایکسچینج کے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو سپیکنگ۔۔۔۔ سر سلطان سیکرٹری وزارتِ خارجہ سے بات کراؤ"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوکے سر۔۔۔۔ ون سیکنڈ ہولڈ کیجیے"۔۔۔۔ آپریٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔۔۔

بلیک زیرو خاموش رہا مگر وہ لاشعوری طور پر اپنے ہونٹوں کو دانتوں سے کاٹ رہا تھا۔ چند سیکنڈ بعد دوسری طرف سر سلطان کی آواز ابھری۔

"یس۔۔۔۔ سر سلطان سپیکنگ"۔

"بلیک زیرو سپیکنگ سر"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ بیٹے طاہر۔۔۔ غضب ہو گیا۔۔۔ عمران کی حالت بیحد نازک ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے انتہائی پریشان کن لہجے میں کہا۔ ان کی آواز بھرائی ہوئی اور گلوگیر تھی۔

"کک۔۔۔ کیا ہوا سر"۔۔۔۔؟ بلیک زیرو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر ایٹم بم پھٹ پڑا ہو۔

"عمران کو اندرونی دماغی چوٹ لگی ہے۔۔۔ اس کی حالت شدید نازک ہے اس کے دماغ کا آپریشن ہو گا۔۔۔ ڈاکٹروں کا فیصلہ ہے کہ ننانوے فیصد عمران کے بچنے کی امید نہیں ہے۔ اگر وہ بچ بھی گیا تو اس کی یادداشت غائب ہو جائے گی یا پھر دماغ الٹ سکتا ہے" ۔۔۔۔ سر سلطان کی آواز سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اپنے آپ کو بمشکل دھاڑیں مار مار کر رونے سے روک رہے ہیں۔

"اوہ۔۔۔ یہ بہت برا ہوا سر۔۔۔ خدا کے لیے کچھ کیجیے۔۔۔۔ عمران صاحب کی زندگی بے حد قیمتی ہے"۔۔۔۔ طاہر کی اپنی آواز پھٹ گئی تھی۔

ہاں بیٹے۔۔۔۔ میں سمجھتا ہوں۔۔۔۔ ہم نے دماغی آپریشن کے مشہور جرمن ڈاکٹر شوالا کو آپریشن کے لیے بلایا ہے۔ وہ چند گھنٹوں تک پہنچ جائے گا۔۔۔ ہو سکتا ہے اس کی مہارت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آ

جائے"۔۔۔ سر سلطان نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"مم۔۔۔ میں آجاؤں سر۔۔۔ عمران صاحب کو دیکھنے"۔۔۔؟ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"دیکھنے سے کیا فائدہ۔۔۔ اس کی صحت کے لئے دعا کرو اور ان مجرموں کا کھوج لگاؤ جن کی وجہ سے عمران اس حالت تک پہنچا ہے۔۔ سیکرٹ سروس کے تمام ممبران بھی ہسپتال میں ہیں مگر ان کی حالت خطرے سے باہر ہے"۔۔۔ سر سلطان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جناب۔۔۔ مگر آپریشن کے وقت میں ضرور وہاں آؤں گا۔ آپ مجھے ضرور اطلاع دیں۔ مہربانی ہو گی"۔۔۔ بلیک زیرو نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا اچھا۔۔ میں اطلاع دے دونگا۔۔۔ بس دعا کرو"۔۔۔ سر سلطان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا۔

بلیک زیرو نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ اس کے ذہن میں مسلسل دھماکے ہو رہے تھے۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ابھی اس کا دماغ کسی بم کی طرح پھٹ جائے گا۔ وہ اپنے آپ کو قابو میں رکھنے کی شدید جدوجہد کر رہا تھا۔ ورنہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اٹھ کر دیوار سے سر کو ٹکرا دے۔ اتنے زور سے ٹکرائے کہ اس کے سر کے پرخچے اڑ جائیں مگر وہ اپنے جذبات اور ذہنی اُبال کو قابو میں رکھنے کی سرتوڑ کوشش کر رہا تھا۔

آہستہ آہستہ اس کے حواس بجا ہو گئے۔ اس نے سوچا کہ جذباتی پن سے نہ ہی عمران کی زندگی بچ سکتی ہے اور نہ ہی عمران کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس کا دل کہہ رہا تھا کہ عمران ناقابل شکست ہے۔ وہ موت سے بھی

شکست قبول نہیں کرے گا اور آخر کار صحت یاب ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں باگوپ کا خیال آگیا جس کی وجہ سے عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبر اس حال تک پہنچے تھے۔

اس کے ذہن میں باگوپ کے خلاف ایک آگ بھڑک اٹھی وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا اور تقریباً دوڑتا ہوا وہ آپریشن روم سے نکلا اور اس کمرے کی طرف جانے لگا جس میں اینڈریا قید تھی۔ اُسے خیال آگیا کہ اینڈریا اب تک ہوش میں آچکی ہو گی اور فی الحال باگوپ تک پہنچنے کے لیے اینڈریا سے زیادہ اچھا کلیو اور نہیں مل سکتا۔ اس لئے کمرے کا دروازہ کھولنے تک وہ دل ہی دل میں فیصلہ کر چکا تھا کہ وہ اینڈریا سے سب کچھ اگلوا لے گا چاہے اس کے لئے اسے کسی بھی حد تک کیوں نہ جانا پڑے۔

اس نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا اس کی توقع کے عین مطابق اینڈریا ہوش میں آچکی تھی اور سامنے دیوار کے ساتھ ایک صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی نظریں دروازے پر لگی ہوئی تھیں۔

بلیک زیرو نے بڑے اطمینان سے دروازہ بند کیا اور پھر ایک مخصوص بٹن دبا دیا اب یہ دروازہ اینڈریا سے کسی بھی حالت میں نہیں کھل سکتا تھا۔

بلیک زیرو چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اینڈریا کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اینڈریا بظاہر بڑے اطمینان سے صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی مگر اس کی آنکھوں سے جارحانہ پن نمایاں تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی جنگلی بلی اپنے شکار پر جھپٹنے کے لئے دبکی بیٹھی ہو۔

اینڈریا سے دو قدم کے فاصلے پر بلیک زیرو رک گیا۔

"تمہیں ہوش آگیا اینڈریا"۔۔۔؟ بلیک زیرو کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"مگر میں اینڈریا نہیں ہوں"۔۔۔اینڈریا نے بھی سرد لہجے میں جواب دیا۔

"اس فلم کی موجودگی میں تمہیں جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔بلیک زیرو نے کہا اور پھر جیب سے وہی فلم نکال کر اس کی طرف پھینک دی جس پر عمران کا پیغام موجود تھا اور جو اسے ہوٹل کے کمرے کے پلنگ کے نیچے سے ملی تھی۔

اینڈریا نے چونک کر فلم کو دیکھا اور پھر سر جھٹک کر خاموش ہو گئی۔البتہ اس کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات ابھرنے لگے تھے۔

"اب بولو۔۔۔کیا تم اینڈریا نہیں ہو"۔۔۔۔؟بلیک زیرو زہریلے لہجے میں اس سے مخاطب ہوا۔

اینڈریا خاموش رہی۔اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

"دیکھو اینڈریا مجھے باگوپ کا پتہ چاہیے۔۔۔میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ میں ہر قیمت پر باگوپ کا پتہ تم سے پوچھ کر جاؤں گا چاہے اس کے لیے مجھے کسی بھی حد تک کیوں نہ جانا پڑے"۔۔۔بلیک زیرو نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"مگر تم کون ہو۔۔۔اور کیوں باگوپ کا پتہ چلانا چاہتے ہو"۔۔۔۔؟اینڈریا نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"میں جو کوئی بھی ہوں تمہیں اس سے مطلب نہیں ہونا چاہیے۔تم میرے سوالوں کا جواب دو"۔۔۔بلیک زیرو نے کہا۔

"تم جو بھی چاہے کر لو۔۔۔میں اس وقت تک تمہارے کسی بھی سوال کا جواب نہیں دوں گی جب تک تم اپنا

تفصیلی تعارف نہیں کراؤ گے"۔۔۔اینڈریا نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔جب تم اپنی شامت کو خود آواز دے رہی ہو تو کوئی کیا کر سکتا ہے"۔۔۔بلیک زیرو نے کہا اور پھر وہ دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کر پاتا اینڈریا بھوکی شیرنی کی طرح اچانک جھپٹ پڑی۔اس نے بلیک زیرو پر کراٹے کا خطرناک وار کرنے کی کوشش کی۔مگر بلیک زیرو پہلے سے ہی چوکنا تھا۔اس لئے وہ پھرتی سے ایک طرف ہٹا اور اس کی لات پوری قوت سے اینڈریا کے پہلو پر پڑی اور وہ چیخ مار کر سامنے کی دیوار سے جا ٹکرائی۔

بلیک زیرو جانتا تھا کہ اتنی بھرپور لات کھانے کے بعد اُسے اٹھنے کے لیے کم از کم دس پندرہ سیکنڈ ضرور چاہئیں اس لیے وہ تیزی سے دیوار کے ساتھ لگے ہوئے سوئچ بورڈ کی طرف مڑا۔مگر اینڈریا اس کی توقع سے زیادہ جاندار ثابت ہوئی۔

ابھی بلیک زیرو سوئچ بورڈ کے پاس پہنچا ہی تھا کہ اس کی کمر پر ایک بھرپور لات لگی اور وہ اچھل کر منہ کے بل دیوار سے جا ٹکرایا۔اس نے پھرتی سے اپنے دونوں ہاتھ آگے کر لئے تھے اس لئیے اس کا چہرہ بچ گیا ورنہ جتنی قوت سے وہ دیوار کے ساتھ ٹکرایا تھا اس کے چہرے کا بھرتہ بن جاتا۔

بلیک زیرو دیوار سے ٹکراتے ہی بجلی کی سی تیزی سے مڑا مگر اسی لمحے اس کی پسلیوں پر اینڈریا کی داہنی ہتھیلی پڑی اور بلیک زیرو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی دو چار پسلیاں تڑخ گئی ہوں۔وہ بے اختیار نیچے جھک گیا اور پھر اس کی گردن پر ہتھیلی کی ایک اور ضرب پڑی اور وہ منہ کے بل قالین پر گرتا چلا گیا۔

اس کے گرتے ہی اینڈریا اچھل کر دروازے کی طرف بھاگی اور جنون کے عالم میں اُسے کھولنے کے لیے زور

لگانے لگی۔ مگر دروازہ کھولنا ظاہر ہے اس کے بس سے باہر تھا۔

اسی اثنا میں بلیک زیرو اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ اس نے دانت ہونٹوں پر جما رکھے تھے۔

"بے سود کوشش کر رہی ہو۔۔۔ دروازہ تم سے نہیں کھلے گا"۔۔۔ بلیک زیرو نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

اس کی آواز سن کر اینڈریا بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور پھر بلیک زیرو کو سامنے دیکھ کر وہ جوڈو کے سے انداز میں دونوں ہتھیلیاں آگے بڑھا کر کھڑی ہو گئی۔

"تم مجھ سے لڑائی میں نہیں جیت سکتے۔۔۔ میں مارشل آرٹ کی چیمپئن ہوں"۔۔۔ اینڈریا نے طنزیہ لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہو سکتا ہے تم صحیح کہہ رہی ہو۔۔۔ مگر مجھ سے مقابلے کے بعد تم اپنی چیمپئن شپ کا فیصلہ کرنا"۔۔۔ بلیک زیرو نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا اور پھر وہ قدم بقدم آگے بڑھنے لگا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس کے پہلوؤں کے ساتھ چمٹے ہوئے تھے اور انداز میں لاپرواہی کا عنصر نمایاں تھا۔

اینڈریا کے دونوں ہاتھ تیزی سے اوپر نیچے ہونے لگے اور اس کے انداز میں بے چینی جھلکنے لگی۔

جیسے ہی بلیک زیرو اس سے دو قدموں کے فاصلے پر پہنچا اینڈریا نے اچانک اچھل کر اس پر دائیں ہتھیلی کا وار کیا۔ بلیک زیرو بجلی کی سی تیزی سے بائیں طرف ہٹا اور اسی لمحے اینڈریا کی بائیں لات گھومی۔ بلیک زیرو براہِ راست اس کی لات کی زد میں تھا۔ مگر اس سے پہلے کہ اینڈریا کی لات بلیک زیرو کے جسم کو چھوتی بلیک زیرو ایک جھٹکے سے پشت کے بل قالین پر گر گیا اور اس کی لات پوری قوت سے اینڈریا کے جسم کے نازک حصے پر

پڑی اور اینڈریا کریہہ انداز میں چیخ کر منہ کے بل بلیک زیرو پر گری۔ بلیک زیرو تیزی سے کروٹ بدل گیا اور پھر وہ یوں اٹھ کر کھڑا ہو گیا جیسے قالین میں سپرنگ لگے ہوئے ہوں۔

اینڈریا نے بھی پھرتی سے اٹھنے کی کوشش کی مگر اُسی لمحے بلیک زیرو کی لات پوری قوت سے اس کے پہلو پر پڑی اور وہ ایک اور چیخ مار کر پشت کے بل دوبارہ گر پڑی۔ بلیک زیرو نے دوسری لات گھمائی مگر اس بار اینڈریا نے انتہائی پھرتی سے اس کی لات پکڑ کر مروڑ دی اور بلیک زیرو توازن کھو کر فرش پر آ گرا۔ اینڈریا کسی خونخوار بلی کی طرح اس پر جھپٹ پڑی۔ اس کی ہتھیلی پوری قوت سے بلیک زیرو کے سینے پر پڑی مگر بلیک زیرو فرش پر لیٹے ہی لیٹے تیزی سے گھوم گیا اور اس کی دونوں ٹانگیں ایک قوس بناتی ہوئیں اینڈریا کی کمر پر پڑیں اور اینڈریا ایک بار پھر منہ کے بل فرش پر گر گئی۔

بلیک زیرو نے اس بار اٹھکر کھڑا ہونے کی بجائے لیٹے ہی لیٹے اپنے بائیں ہاتھ کو حرکت دی اور اس کی ہتھیلی پوری قوت سے اینڈریا کی گردن پر پڑی۔ اینڈریا کا جسم یوں پھڑکنے لگا جیسے اُسے ذبح کر دیا گیا ہو۔ اس کی آنکھیں پھیل گئیں اور وہ سر کو زور زور سے ادھر اُدھر جھٹکنے لگی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی جان نکل رہی ہو۔

بلیک زیرو اچھل کر کھڑا ہو گیا اور پھر اس نے جھک کر دونوں ہاتھوں سے اینڈریا کو ایک جھٹکا دے کر اٹھایا اور یوں دیوار کے ساتھ لگے ہوئے صوفے پر پھینک دیا جیسے کوئی بچہ ہاتھ میں پکڑی ہوئی گیند کو دیوار سے مارتا ہے۔

اینڈریا صوفے پر گر کر اچھلی اور پھر نیچے فرش پر آ رہی۔ اس کے ہاتھ پیر اکڑ رہے تھے۔ بلیک زیرو تیزی سے

پیچھے ہٹتا ہوا سوئچ بورڈ کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔

اینڈریا کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور پھر بلیک زیرو کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اس نے اینڈریا کو ایک بار پھر اچھل کر سیدھا کھڑے ہوتے دیکھا۔ وہ دل ہی دل میں اینڈریا کی قوتِ برداشت کی داد دینے لگا۔

اینڈریا اب خونخوار نظروں سے بلیک زیرو کو دیکھ رہی تھی۔ اور پھر اس نے ایڑیاں فرش سے اٹھائیں۔

بلیک زیرو سمجھ گیا کہ وہ ایک بار پھر اس پر حملہ کرنے کے لیے پر تول رہی ہے۔ اور اسی لمحے اس نے سوئچ بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ اور سرر کی آواز سے چھت سے شیشے کی دیوار نیچے گرتی چلی گئی۔

اس لمحے اینڈریا چھلانگ لگا چکی تھی مگر اب اس کے اور بلیک زیرو کے درمیان مضبوط شیشے کی دیوار حائل ہو چکی تھی۔ اس لئے وہ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گر گئی۔ شیشے کی دیوار چھت سے زمین تک اور پورے کمرے کی لمبائی کو گھیر چکی تھی۔

اینڈریا نیچے گرتے ہی ایک بار پھر اٹھی مگر اب وہ بے بس تھی۔ اس کے سامنے شیشے کی دیوار تھی مگر تینوں اطراف میں پتھر کی دیواریں تھیں اور وہ اس قید خانے میں یوں پھڑ پھڑا رہی تھی جیسے زخمی شیر کو پنجرے میں قید کر دیا گیا ہو۔

"اب بھی وقت ہے اینڈریا۔۔۔ باگوپ کے بارے میں سب کچھ بتا دو۔۔۔ ورنہ تمہارا حشر ایسا عبرتناک ہو گا کہ تم مرتے دم تک اس لمحہ کو کوستی رہو گی"۔۔۔ بلیک زیرو نے سرد لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ مخصوص سپیکروں کے ذریعے اس کی آواز اینڈریا تک پہنچ گئی۔

"تم بزدل ہو۔۔۔ انتہائی بزدل جو مقابلہ کرنے کی بجائے شیشے کی دیواروں کا سہارا لے رہے

ہو"۔۔۔ اینڈریا نے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں فی الحال تمہیں مارنا نہیں چاہتا۔۔۔ اس لئے قید کر دیا ہے۔۔۔ اگر میں قید نہ کرتا تو تم جو اپنے آپ کو لڑائی کے فن میں ماہر ثابت کرنے پر تلی ہوئی ہو۔۔۔ ہو سکتا تھا میرے ہاتھوں انجام کو پہنچ جاتیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ہوں۔۔۔ بزدل کہیں کا"۔۔۔ اینڈریا نے حقارت بھرے لہجے میں کہا اور پھر فرش پر تھوک دیا۔

ایک لمحے کے لیے بلیک زیرو کی کھوپڑی گھوم گئی اور اس کا ہاتھ شیشے کی دیوار ہٹانے والے بٹن کی طرف لپکا۔ مگر دوسرے لمحے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ جذباتی پن کا وہ لمحہ جتنی تیزی سے آیا تھا اتنی ہی تیزی سے گزر گیا۔ کیونکہ بلیک زیرو جانتا تھا کہ جذبات میں آنے کا نقصان اُسے ہی پہنچ سکتا تھا اسے اینڈریا کو لڑائی میں شکست دینے سے سوائے وقت کے ضیاع کے اور کچھ حاصل نہ ہوتا۔ اور ہو سکتا تھا کہ کسی بھی لمحے ہاتھ ذرا سخت پڑ جاتا تو وہ بتانے وتانے کے دھندے سے بھی چھوٹ جاتی۔

چنانچہ اس نے اپنی کھوپڑی ٹھنڈی کی اور پھر اس نے سوئچ بورڈ پر موجود ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن دباتے ہی شیشے کے کمرے کی چھت کے ایک حصے سے ایک تختہ سا ہٹ گیا اور حصے میں موجود ایک پنکھا پوری تیزی سے چلنے لگا اس کی رفتار اتنی تیز تھی کہ ہوا کا ایک ریلا چھت سے زمین کی طرف بڑھتا صاف نظر آتا تھا۔

اینڈریا بڑی حیرت سے اس پنکھے کو دیکھنے لگی اور عین اسی لمحے بلیک زیرو نے ایک اور بٹن دبا دیا اور پنکھے سے نکلنے والے ہوا کے ریلے میں تیزی سے سرخ رنگ کے ذرات شامل ہونے لگے لمحہ بہ لمحہ اس کی مقدار میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

اینڈریا سرخ ذرات کی زد میں آ گئی۔ پہلے تو وہ ایک لمحے بت بنی کھڑی رہی پھر اس نے بری طرح کھانسنا شروع کر دیا۔ وہ کھانسنے کے ساتھ ساتھ بار بار اپنے کپڑے نوچ رہی تھی۔ جیسے اس کے جسم پر شدید خارش ہو رہی ہو۔ مسلسل کھانسنے سے اس کی حالت چند لمحوں میں تباہ ہو گئی۔ آنکھیں ابل کر باہر آ گئیں اور وہ پورے کمرے میں یوں تڑپ تڑپ کر کھانس رہی تھی جیسے ذبح کی ہوئی مرغی ٹھنڈی ہونے سے پہلے پھڑ پھڑاتی ہو۔ اس کی حالت لمحہ بہ لمحہ خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی تھی اور پھر اس نے اپنے کپڑے پھاڑنے شروع کر دیئے۔

"بولو۔۔۔ کیا تم میرے سوالوں کے جواب دینے کو تیار ہو"۔۔۔؟ بلیک زیرو نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں۔۔۔ خدا کے لیے مجھے بچا لو۔۔۔ میں مر جاؤنگی"۔۔۔ اینڈریا نے پھٹی پھٹی آواز میں جواب دیا۔

اور بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے سوئچ بورڈ کا ایک بٹن دبا دیا۔

بٹن دباتے ہی پنکھا فوری طور پر الٹا چلنے لگا اور کمرے میں موجود ہوا اسی طرح ریلے کی صورت میں باہر چلی گئی۔ کمرے میں تیرتے ہوئے سرخ ذرات کی تعداد تیزی سے کم ہونے لگی۔ اور چند لمحوں بعد کمرہ بالکل صاف ہو گیا۔

بلیک زیرو نے شیشے کی دیوار ہٹا دی اور تیزی سے اینڈریا کی طرف بڑھا۔

اینڈریا اب فرش پر بے سدھ پڑی ہوئی تھی۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

بلیک زیرو نے اسے اٹھا کر ایک صوفے پر ڈالا اور الماری میں سے ایک سیال نکال کر اس کا انجکشن اس کے بازو میں لگا دیا۔

انجکشن لگتے ہی اینڈریا کی سانس نارمل ہونے لگ گئی اور چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔

آنکھیں کھلتے ہی وہ چند لمحے تو لاشعوری طور پر لیٹی رہی پھر جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"یہ سرخ ذرات کیسے تھے۔۔۔ خدا کی پناہ۔۔۔ اتنی دردناک اذیت کا میں نے زندگی میں کبھی تصور نہیں کیا تھا"۔۔۔ اینڈریا نے خوفزدہ نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ ہمارا دیسی نسخہ ہے۔۔۔ میں نے صرف باریک پسی ہوئی مرچیں استعمال کی تھیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے طنزیہ لہجے میں جواب دیا۔

"تم کون ہو۔۔۔ مجھے بتاؤ۔۔۔ کیا تمہارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے"۔۔۔؟ اینڈریا نے بلیک زیرو سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"میں جو پوچھوں صرف اس کا جواب دو۔۔۔۔ تمہیں سوال کرنے کی اجازت نہیں ہے اس بات کا خیال رکھنا کہ میں صرف سچ سننے کا عادی ہوں۔۔۔ اگر تم نے ایک فیصد بھی جھوٹ بولا تو میں چاقو سے تمہارے جسم کی کھال اتارنے سے بھی دریغ نہیں کرونگا"۔۔۔ بلیک زیرو کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو"؟ اینڈریا نے ہونٹوں پر دانت جماتے ہوئے کہا۔

"باگوپ اس وقت کہاں ملے گا"۔۔۔؟ بلیک زیرو نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تم یقین کرو مجھے قطعاً علم نہیں ہے۔۔۔ وہ کبھی بھی اپنے آئندہ اقدام کے متعلق کسی بھی حالت میں نہیں بتاتا"۔۔۔۔ اینڈریا نے جواب دیا۔

بلیک زیرو براہِ راست اینڈریا کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہی ہے۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ باگوپ تمہارے ساتھ رابطہ کیسے قائم کرے گا"۔۔۔؟ بلیک زیرو نے دوسرا سوال کیا۔

"وہ خود ہی مجھے ڈھونڈ لے گا"۔۔۔اینڈریا نے جواب دیا۔

"باگوپ کس مشن پر اس ملک میں آیا ہے۔۔۔"؟ بلیک زیرو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"مجھے علم نہیں ہے۔۔۔ایسی باتیں وہ کسی کو نہیں بتاتا"۔۔۔اینڈریا نے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کچھ کہتا کمرے میں سرخ رنگ کا ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

بلیک زیرو نے چونک کر اس بلب کی طرف دیکھا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ باہر سے اس نے دروازے کو مخصوص انداز میں بند کر دیا۔ اب اس کے قدم تیزی کے ساتھ آپریشن روم کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

"آپریشن روم میں پہنچ کر اس نے میز پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے ٹیلیفون کا رسیور اٹھالیا۔ یہ مخصوص ٹیلیفون تھا۔ جس کا نمبر صرف صدرِ مملکت کے پاس تھا۔ اور انتہائی ایمرجنسی میں استعمال کیا جاتا تھا۔

"ہیلو"۔ بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"پریذیڈنٹ سے بات کریں سر"۔۔۔دوسری طرف صدرِ مملکت کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"یس۔۔۔بات کراؤ"۔۔۔بلیک زیرو نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ویسے وہ پریشان ضرور ہو گیا تھا کہ صدرِ مملکت کو اس سے فوری رابطے کی کیا ضرورت پیش آگئی۔

"مسٹر ایکسٹو"۔۔۔دوسری طرف سے صدرِ مملکت کی باوقار آواز سنائی دی البتہ لہجے میں الجھن اور پریشانی کا

عنصر نمایاں تھا۔

"یس سر۔۔۔ایکسٹو سپیکنگ"۔۔۔بلیک زیرو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"مسٹر ایکسٹو۔۔۔ابھی ابھی رپورٹ ملی ہے کہ ہسپتال سے عمران کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ اور یہ خبر سن کر سر سلطان کو ہارٹ اٹیک ہو گیا ہے اور وہ ہسپتال میں پڑے ہیں۔ ان کی حالت خطرناک ہے"۔۔۔صدرِ مملکت نے کہا۔

"کیا کہا سر۔۔۔عمران کو اغوا کر لیا گیا ہے"۔۔۔۔؟ بلیک زیرو کے لیے بھی یہ خبر اتنی ہی دھماکہ خیز ثابت ہوئی جتنی سر سلطان کے لیے ہوئی تھی۔۔۔اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا دل ڈوبتا چلا جا رہا ہو۔

"ہیلو مسٹر ایکسٹو۔۔۔پلیز اپنے آپکو سنبھالئے۔۔۔اب تمام تر امیدیں آپ کے ساتھ وابستہ ہیں"۔۔۔صدر، مملکت نے کہا۔ ان کے لہجے سے صاف محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ بلیک زیرو کی حالت سے واقف ہو گئے ہوں۔

"ٹھیک ہے سر۔۔۔یہ اغوا کب ہوا ہے اور کیسے ہوا۔۔۔عمران کی حالت تو انتہائی خطرناک تھی۔ اس کے لیے تو معمولی سی حرکت بھی موت کا باعث بن سکتی تھی"۔۔۔بلیک زیرو نے اپنے آپ کو فوری طور پر سنبھالتے ہوئے کہا۔

"ابھی چند لمحے پہلے رپورٹ ملی ہے۔۔۔میں نے سر سلطان سے بات کرنی چاہی تو ہسپتال پہنچ چکے ہیں۔ اس لئے آپ سے رابطہ کیا ہے۔ آپ فوراً عمران کا کھوج لگائیں۔۔۔اور مجرموں کا بھی"۔۔صدرِ مملکت نے جواب دیا۔

"اوکے سر"۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اوکے۔۔۔اور مجھے وقتاً فوقتاً رپورٹ دیتے رہیں"۔۔۔۔ صدرِ مملکت نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

بلیک زیرو نے رسیور رکھا اور خود بھی سر پکڑے کرسی پر ڈھیر ہو گیا۔ عمران کی حالت کے پیشِ نظر اغوا کے بعد اس کی موت یقینی تھی۔ اس کے دماغ میں آندھیاں چل رہی تھیں۔ اُسے یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے بس قیامت آگئی ہو یا اس کی بینائی چلی گئی ہو۔ ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا محسوس ہو رہا تھا۔

وہ کافی دیر یوں ہی سر پکڑے بیٹھا رہا۔ آہستہ آہستہ اس کی ذہنی کیفیت نارمل ہوتی چلی گئی۔ اب اس کے ذہن میں صرف ایک ہی خیال تھا اور وہ تھا عمران کی موت کا انتقام۔۔۔ اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ مجرموں کو ایسی موت مارے گا جو پوری دنیا کے لیے ہمیشہ کے لیے عبرت کا موضوع بنی رہے گی۔ اس نے سوچا کہ عمران کا اغوا باگوپ نے ہی کیا ہو گا۔ اس لیے اب باگوپ کی تلاش لازمی ہو گئی تھی۔

وہ کافی دیر بیٹھا کچھ سوچتا رہا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور ٹیلیفون کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ جلد ہی رابطہ مل گیا۔

"جولیا سپیکنگ۔" دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"۔۔۔ بلیک زیرو کا لہجہ قدرتی طور پر اس بار کچھ زیادہ ہی سخت تھا۔

"یس۔ یس سر"۔ جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"فوراً دانش منزل پہنچو۔ وہاں گیسٹ روم میں ایک غیر ملکی لڑکی اینڈریا موجود ہے۔ تم کچھ دیر اس کے ساتھ

رہو۔ مگر خیال رکھنا کہ وہ انتہائی خطرناک لڑکی ہے۔ تم نے چونکہ آئندہ مسلسل اس کے میک اپ میں رہنا ہے اس لئے آواز، لہجہ، چال ڈھال۔۔۔ اس کی مخصوص فطری حرکات۔ ہر چیز کا بغور جائزہ لو اور اسکے بعد تم آپریشن روم نمبر فور میں چلی جانا۔ وہاں میں نے ایک خصوصی میک اپ کا ماہر طلب کیا ہوا ہے وہ تم پر اس لڑکی کا میک اپ بھی کر دے گا اور تمہیں مزید ہدایات بھی دے گا۔ تفصیلی ہدایات اسی کے پاس ہوں گی۔"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے خلاف معمول تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے سر۔۔۔ میں ابھی پہنچ رہی ہوں"۔۔۔ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوکے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب وہ جولیا کا انتظار کر رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ٹائیگر اور جوزف جب وزارتِ خارجہ کے اسٹرانگ روم کی عمارت کے قریب پہنچے تو انہوں نے وہاں ہر طرف پولیس ہی پولیس دیکھی۔ ایمبولینس گاڑیاں انتہائی تیز رفتاری سے آجا رہی تھیں۔ پولیس نے پورے علاقے کو گھیرے میں لے رکھا تھا۔

ٹائیگر نے کار ایک طرف روکی اور پھر ایک سپاہی سے مخاطب ہوا۔

"کانسٹیبل۔۔۔ یہاں کیا ہوا ہے۔"۔۔۔؟ ٹائیگر کے لہجے میں کچھ ایسا دبدبہ اور وقار تھا کہ کانسٹیبل کی تیز نظریں مؤدبانہ انداز میں جھک گئیں۔

"عمارت پر حملہ ہوا ہے۔۔۔ کافی لوگ زخمی ہو گئے ہیں۔۔" کانسٹیبل نے جواب دیا۔۔

"زخمی کس ہسپتال میں لے جائے جا رہے ہیں"۔۔۔؟ٹائیگر نے چونک کر پوچھا

"اسپیشل ملٹری ہسپتال میں"۔۔۔کانسٹیبل نے جواب دیا۔

"شکریہ"۔۔۔ٹائیگر نے کہا اور پھر واپس کار میں آبیٹھا۔

"جوزف۔۔ سپیشل ملٹری ہسپتال چلو۔۔ وہاں پتہ کرتے ہیں کہ زخمیوں میں کون کون ہے"۔۔۔ٹائیگر نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا جو اس وقت سٹیئرنگ پر بیٹھا تھا اور جوزف نے بغیر کچھ کہے کار موڑ دی۔

جلد ہی وہ سپیشل ملٹری ہسپتال کے دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔وہاں ملٹری پولیس کا پہرہ تھا۔

ٹائیگر کو روک لیا گیا۔ٹائیگر نے اندر جا کر حالات معلوم کرنے کی بے حد کوشش کی مگر پہرہ اس قدر سخت تھا کہ اس کا کوئی بہانہ نہ چل سکا اور اسے مایوس واپس لوٹنا پڑا۔

آخر اس نے سوچا کہ وہ واپس اپنے فلیٹ چلا جائے۔عمران خود ہی اس سے رابطہ قائم کرے گا۔چنانچہ اس نے جوزف کو زیرو ہاوس پر ڈراپ کر کے کار کا رخ اپنے فلیٹ کی طرف موڑ دیا۔

اور پھر جیسے ہی اس نے نارتھ ایسٹ مارکیٹ کے سامنے اپنی کار روکی۔ایک ٹیکسی بھی وہاں آکر رکی اور اس میں سے ایک مقامی آدمی باہر نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا مارکیٹ کے اندر گھستا چلا گیا۔ٹائیگر کا فلیٹ بھی اسی مارکیٹ کی سب سے آخری منزل پر تھا۔اس لئے ٹائیگر نے یہاں کار روکی تھی۔

مارکیٹ کے گراؤنڈ فلور پر دکانیں تھیں اوپر کی چار منزلوں میں مختلف کمپنیوں کے دفاتر تھے جبکہ آخری منزل پر رہائشی فلیٹ تھے۔اور ان میں سے ایک فلیٹ ٹائیگر نے لے رکھا تھا۔

ٹیکسی سے اترنے والا مقامی آدمی بظاہر ایک عام سا آدمی تھا اور مارکیٹ میں ہزاروں لوگوں کی مسلسل آمدورفت رہتی تھی۔اس لئے اس آدمی کی آمد کوئی خاص واقعہ نہ تھی مگر اس کے باوجود ٹائیگر اسے ایک نظر دیکھ کر چونک پڑا۔اس نے آنے والے کے چہرے پر اچٹتی سی نظر ڈالی تھی مگر اس کی چھٹی حس اور مخصوص انداز تربیت نے اسے چونکا دیا تھا۔

مقامی آدمی کی آنکھوں کا رنگ اسے چونکا گیا تھا۔ایسا رنگ اس نے آج تک صرف غیر ملکیوں کی آنکھوں کا دیکھا تھا۔مقامی آدمیوں میں اور خصوصی طور پر اس ملک کی آب وہوا کے لحاظ سے آنکھوں کا یہ رنگ ناممکن تھا۔اگر ٹیکسی سے اترنے والا نوجوان غیر ملکی ہوتا تو وہ قطعاً نہ چونکتا۔مگر آنے والا ہر لحاظ سے ایک مقامی شخص تھا۔اس لحاظ سے اس کی آنکھوں کا رنگ اس قدر مختلف تھا کہ ٹائیگر کھٹک گیا۔اور پھر اپنی عادت کے مطابق اس نے اس کا تعاقب کرنا شروع کر دیا۔

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ ایک دوسرے کے پیچھے پانچویں منزل پر پہنچے تو مقامی آدمی ایک دفتر کے دروزے پر رک گیا جس پر اس انٹرنیشنل گولف ایسوسی ایشن کا بورڈ لگا ہوا ہے۔

مقامی آدمی نے دروازے پر دستک دینی شروع کر دی۔

ٹائیگر ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ اسے دروازے کے اوپر لگی ہوئی کال بیل کا بٹن صاف دکھائی دے رہا تھا اور مقامی آدمی کال بیل بجائے دستک دے رہا تھا۔

ٹائیگر چند قدم آگے بڑھا اور پھر ایک ستون کی آڑ میں رک گیا۔ مقامی آدمی نے ادھر ادھر دیکھنے کی تکلیف گوارہ نہیں کی تھی۔ اس لئے اس نے ٹائیگر کی حرکات کو چیک ہی نہ کیا۔

مقامی آدمی نے جیسے ہی دروازے پر دستک دی دروازہ کھلا اور ایک غیر ملکی لڑکی دروازے میں آئی۔

"اسٹون ڈاگ"۔۔۔ مقامی آدمی نے اس لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں تحکم کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"اوہ آپ"۔۔۔ غیر ملکی لڑکی ایک طویل سانس لیتے ہوئے ایک طرف ہٹ گئی اور مقامی آدمی تیزی سے اندر چلا گیا۔ لڑکی نے دروازہ بند کر لیا۔

اب ٹائیگر کو سو فیصد یقین ہو گیا کہ معاملہ کچھ گڑبڑ ہے کیونکہ مقامی آدمی کے اسٹون ڈاگ کہنے سے پہلے لڑکی کی نظروں میں اجنبیت اس نے صاف دیکھ لی تھی۔ مگر اسٹون ڈاگ کا لفظ ادا کرتے ہی وہ نہ صرف مؤدب ہو گئی بلکہ اس کی نظروں کا انداز ہی بدل گیا۔

ٹائیگر سمجھ گیا کہ یہ مقامی آدمی میک اپ میں ہے۔۔

کمرے کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔ ٹائیگر اب اپنی فطرت کے مطابق اس کرید میں لگ گیا کہ یہ مقامی آدمی کے میک اپ میں کون ہے۔ اس نے سوچا کہ ہو سکتا ہے اس کا تعلق مجرموں کے گروپ سے ہو۔ یا یہ کسی اور کیس کا آغاز ہو۔ بہر حال اس نے تفصیلات معلوم کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

چونکہ وہ کافی عرصے سے اس عمارت میں رہتا تھا اس لئے اُسے یہاں کے چپے چپے کا بخوبی علم تھا۔ وہ تیزی سے چلتا ہوا آخری کونے میں بنے ہوئے باتھ روم میں گھستا چلا گیا۔ باتھ روم کا دروازہ عمارت کی پشت پر موجود بالکونی میں کھلتا تھا۔

باتھ روم سے گزر کر وہ بالکونی میں آ گیا۔ یہ بالکونی پوری منزل کی مشترکہ تھی اس لئے وہ تیزی سے بالکونی میں سے ہوتا ہوا اس کمرے کی پشت پر آ گیا جس میں وہ مقامی آدمی داخل ہوا تھا۔ بالکونی میں اس کمرے کے ساتھ اٹیچ باتھ روم کا دروازہ کھلتا تھا۔ وہ اس دروازے پر پہنچ کر رک گیا۔ باتھ روم کا دروازہ اندر سے بند تھا۔

ٹائیگر نے ادھر اُدھر دیکھا اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک چھوٹا سا بٹن نما آلہ نکالا۔ اس کے درمیانی حصے کو دبا کر اسے دروازے کے اوپر حصے میں لگے ہوئے شیشے کے ساتھ لگا دیا۔ آلے میں سے نکلنے والی ایک باریک سوئی شیشے میں گھستی چلی گئی۔ اور آلہ شیشے کے ساتھ چپک گیا۔ اب یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی چھوٹا بٹن شیشے کے ساتھ چپکا ہوا ہو۔

ٹائیگر واپس پلٹا اور پھر باتھ روم میں سے ہو کر وہ تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا آخری منزل پر اپنے کمرے میں آگیا۔ اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر ایک الماری کھول کر اس نے ایک ٹرانسسٹر نکال کر میز پر رکھ دیا۔ اور اس کے پچھلے حصے میں لگے ہوئے ایک چھوٹے سے بٹن کو آن کر دیا۔

ٹرانسسٹر میں سے فوراً ہی انسانی آوازیں نکلنے لگیں۔ یہ ٹرانسسٹر دراصل ایک محدود دایریئے میں کام کرنے والا ٹرانسسٹر تھا اور اس کا تعلق اس بٹن کے ساتھ تھا۔ بٹن کے درمیاں میں سے نکلنے والی سوئی وہاں ہونے والی تمام گفتگو اس ٹرانسمیٹر کے زریعے نشر کر رہی تھی۔

جب ٹائیگر نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا تو ایک مردانہ آواز ابھری۔

"وہ سب ٹھیک ہے۔۔ بہر حال میرا نام ہی باگوپ ہے۔ عمران جسے تم ھوا بنائے بیٹھے ہو، کا انجام میرے ہاتھوں ہی ہو گا۔۔ اگر اغواء کے دوران وہ مر گیا تب بھی ٹھیک اور اگر نہ مرا تو پھر تم دیکھنا کہ باگوپ کے ہاتھوں میں آکر اس کا کیا انجام ہوتا ہے۔ میں نے ایک منصوبہ بنالیا ہے اور میں اس پر ضرور عمل کروں گا۔"

پھر دوسری آواز ابھری۔

"ٹھیک ہے باس۔۔۔ میرے لئے کیا حکم ہے۔۔۔؟

"مجھے ہیڈ کوارٹر کے لئے ایک کوٹھی۔۔۔ دو کاریں۔۔۔ اور دس ایسے آدمی چاہیئں جو انتہائی ہوشیار۔۔ لڑائی بھڑائی کے فن میں ماہر اور انتہائی قابل اعتماد ہوں۔" پہلی آواز سنائی دی۔

"آپ کے حکم کی تکمیل ہو گی باس"۔۔۔ دوسری آواز نے جواب دیا۔ پھر کچھ لمحے کی خاموشی کے بعد وہی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔

"یہ کوٹھی کی چابی لیجیئے۔۔ یہ کوٹھی آپ کے مطلب کے لئے انتہائی مناسب رہے گی۔ یونٹ کالونی کوٹھی نمبر بارہ۔۔۔ اس میں تہہ خانے بھی موجود ہیں اور باہر نکلنے کے لئے خفیہ راستے بھی۔"

ٹائیگر کی آنکھوں میں یہ گفتگو سن کر تیز چمک ابھر آئی تھی۔ اس کے سان و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ اس طرح اچانک مجرم تک پہنچ جائے گا۔ اسے نہ صرف مجرم کے آئندہ منصوبے کا علم ہو گیا تھا بلکہ اس کا ٹھکانہ بھی معلوم ہو گیا تھا۔

چونکہ اسے عمران کی حالت کا صحیح علم نہیں تھا اس لئے اس نے یہی سوچا کہ اول تو عمران کو اغواء کرنا ناممکن ہے۔ اگر فرض کیا کہ اُسے اغواء کرنا ممکن ہے۔ اگر فرض کیا کہ اُسے کر بھی لیا جائے تو مجرم یقیناً اسے اپنے ہیڈ کوارٹر لے جائے گا جس کا پتہ اُسے معلوم ہو گیا تھا۔ اس لئے اس نے فیصلہ کیا کہ وہ مجرم کے پیچھے بھاگنے کے بجائے اطمیناں سے اسے کے ہیڈ کوارٹر کو چیک کرے۔

ابھی آوازیں ٹرانسمیٹر سے سنائی دے رہی تھیں۔ دونوں آوازیں ایک دوسرے کا شکریہ ادا کر رہی تھیں۔

ٹائیگر کے ذہن میں اچانک ایک بجلی سی کوندی۔ اس سوچا کہ کیوں نہ مجرم کو یہیں کور کر لیا جائے۔ اس نے مجرم کو اندر جاتے دیکھا تھا۔ اس لئے وہ آسانی سے اسے پہچان سکتا تھا۔

چنانچہ یہ سوچتے ہی وہ تیزی سے اٹھا اور پھر اپنے کمرے کا دروازہ بند کر کے تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا نچلی منزل پر آ گیا۔ جس وقت وہ انٹر نیشنل گولف کلب کے دروازے کے قریب پہنچا۔ اس نے دروازہ کھلتا دیکھا اور وہ چونکنا ہو گیا۔ مگر دروازے میں سے نکلنے والا ایک غیر ملکی نوجوان تھا۔ اور اس کا لباس بھی وہ نہیں تھا جو اندر جانے والے مقامی آدمی نے پہنا ہوا تھا۔ ٹائیگر اطمینان سے آگے بڑھتا چلا گیا اور وہ غیر ملکی سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے چلا گیا۔

ٹائیگر نے منزل کا ایک اور چکر لگایا۔ وہ باگوپ کے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ کافی دیر بعد دروازہ کھلا اور وہ غیر ملکی لڑکی اور ایک اور غیر ملکی نوجوان جو شکل وصورت سے ہی تاجر لگتا تھا، باہر نکلے۔ لڑکی نے دروازے کو تالا لگایا اور پھر وہ دونوں اطمینان سے سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے چلے گئے۔ ٹائیگر ہونقوں کی طرح کھڑا دیکھتا رہا۔

لڑکی کے تالا لگانے کا مطلب صاف تھا کہ اب کمرے میں کوئی موجود نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مجرم اس کے پہنچنے سے پہلے ہی نکل گیا ہے۔ مگر اس کا ذہن اس بات کو تسلیم نہیں کر رہا تھا۔ کیونکہ ابھی وہ واپس میں ایک دوسرے کا شکریہ ادا کر رہے تھے کہ ٹائیگر نیچے آ گیا تھا۔ اور اسے نچلی منزل تک پہنچنے میں زیادہ سے زیادہ چند سیکنڈ لگے ہوں گے اور اتنے قلیل وقفہ میں مجرم باہر کیسے جا سکتا ہے اور پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک جھماکہ سا ہوا اور اُسے یاد آ گیا کہ باہر نکلنے والے پہلے غیر ملکی کی آنکھوں کا رنگ وہی تھا جو اندر جانے والے مقامی آدمی کا تھا۔ اور ٹائیگر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ مجر، نے حیرت انگیز طور پر چند ہی لمحوں میں نہ صرف اپنا میک اپ بدل لیا تھا بلکہ لباس بھی تبدیل کر لیا تھا۔

ٹائیگر سر پر ہاتھ پھرتا ہوا دوبارہ پانچویں منزل کی بالکونی میں آیا اور اس نے دروازے کے شیشے سے چپکا ہوا بٹن اتار کر جیب میں رکھا اور پھر واپس اپنے کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اب اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ مجرم کے ہیڈ کوارٹر کو ہی چیک کرے۔ اس کے علاوہ دوسری کوئی صورت بھی باقی نہ رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سرخ رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے گھومتی ہوئی یونٹ کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ کے گیٹ پر ایک دھچکے سے رک گئی۔ کوٹھی کا پھاٹک بند تھا۔ ڈرائیور نے مخصوص انداز تین بار ہارن دیا اور اُس کے ساتھ ہی پھاٹک کھلتا چلا گیا۔ ڈرائیور کار اندر لیتا چلا گیا۔ اس نے کار پورچ میں جا کر روک دی۔

کار رکتے ہی پچھلا دروازہ کھول کر چست لباس والا شخص باہر نکل آیا اور پھر اس نے جھک کر سیٹوں کے درمیان گٹھڑی کی صورت میں پڑے ہوئے عمران کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیزی سے کوٹھی کے اندر گھستا چلا گیا۔ مختلف کمروں سے گزر کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوا اور اس نے سوئچ بورڈ پر لگے ہوئے ایک چھوٹے سے بٹن کو دبایا۔

بٹن دبتے ہی کمرے کی شمالی دیوار درمیان سے پھٹ کر ایک طرف ہٹتی چلی گئی۔ اب وہیں ایک دروازہ نظر آ رہا تھا جس میں سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ وہ سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا۔ اس نے لات مار کر دروازہ کھولا اور پھر ایک بڑے سے کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس نے مڑ کر دروازہ بند کر دیا۔

یہ کمرہ آپریشن تھیٹر کی طرح معلوم ہو رہا تھا۔ کمرے کے درمیان میں ایک بڑی سی میز موجود تھی۔ چست لباس والے نے عمران کو اس میز پر لٹادیا اور پھر اس کی نبض کو پکڑ کر چیک کرنے لگا۔

انتہائی حیرت انگیز۔۔۔ اس شخص کی قوت مدافعت حیرت انگیز ہے۔۔"اس حالت میں اتنے دھچکے لگنے کے باوجود یہ ابھی زندہ ہے۔" چست لباس والے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے قریب موجود پڑی سٹینڈ کو کھینچ کر اور زیادہ قریب کیا اور اس اسٹینڈ کے ساتھ گلوکوز کی بوتل ہوتی تھی۔ اس نے سوئی عمران کے ہاتھ کی رگ میں اتار دی اور پھر چیک کرنے آیا گلوکوز صحیح چل رہا ہے یا نہیں۔ جب اسے اطمینان ہو گیا تو اس نے ایک طویل سانس لی اور پھر پیچھے ہٹ کر اس نے ایک الماری کھولی اور اس میں سے آپریشن کا سامان نکال کر میز کے قریب موجود ایک چھوٹی سی تپائی پر رکھنے لگا۔

اس نے ڈاکٹروں کی طرح سفید گون پہنا اور ہاتھوں پر دستانے چڑھا لئے۔ اب میں دیکھوں گا یہ عمران کس طرح میرا آلہ کار نہیں بنتا۔۔؟ چست لباس والے نے جو باگوپ تھا، بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اس نے ایک بار پھر عمران کی نبض چیک کی۔ اس کے دل پر ہاتھ رکھ کر کافی دیر وہ عمران کے چہرے کو بغور دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ٹرے میں سے ایک اُسترا اٹھا کر اس کی دھار چیک کی اور بڑی احتیاط سے اس نے عمران کے سر کی بائیں جانب اس کے بال کے اُسترے سے اتار دیئے۔ پھر اس نے ٹرے میں پڑی ہوئی لمبی سی سوئی اٹھائی جس کے پیچھے ایک چھوٹا سا میٹر لگا ہوا تھا۔

میٹر پر سرخ رنگ کے نمبر موجود تھے اور ایک سیاہ رنگ کی سوئی موجود تھی اس نے میٹر کی سائیڈ میں لگا ہوا ایک چھوٹا سا بٹن دبایا اور سوئی کو بڑی احتیاط سے اس کے سر میں اتارنے لگا۔

جیسے ہی سوئی عمران کے سر میں داخل ہوئی میٹر پر موجود سوئی تیزی اترنے لگی۔

باگوپ بڑی احتیاط سے سوئی عمران کی کھوپڑی میں اتارتا چلا گیا اور میٹر پر موجود سوئی تیزی سے مختلف ہندسے پھلانگتی چلی گئی۔

پھر جیسے ہی سوئی ایک سیاہ رنگ میں لکھے ہوئے نمبر پر پہنچی۔ باگوپ نے ہاتھ روک لیا اور پھر اس نے سوئی کے سرے پر موجود میٹر کو گھما کر اتار لیا۔

اب عمران کی کھوپڑی میں خالی سوئی رہ گئی۔۔ میٹر اس نے ٹرے میں رکھا اور پھر ٹرے میں موجود ایک چھوٹی سی شیشی کے اوپر سے پیتل کا ڈھکن ہٹا کر اس نے سرنج کی سوئی اس کے ربڑ کے ڈھکن میں اتار دی اور پھر شیشی میں موجود زرد رنگ کا سیال سرنج میں بھرنے لگا۔ تقریباً ایک سی سی دوا سرنج میں بھر کر اس نے سوئی باہر نکال لی۔ اور پیتل کا ڈھکن دوبارہ شیشی پر چڑھا دیا۔ اور شیشی کو الماری میں رکھ کر وہ واپس میز کی طرف آ گیا۔

اس نے سرنج پر لگی ہوئی سوئی اتار کر ٹرے میں رکھ دی اور پھر عمران کی کھوپڑی میں اتری ہوئی سوئی کے سرے سے سرنج کا سرا جوڑنے لگا اور پھر اس نے سرنج کو دبایا۔ اور زرد رنگ کا سیال سوئی کے ذریعے عمران کے دماغ میں انجکٹ ہوتا چلا گیا۔

ایک سی سی سیال عمران کے دماغ میں انجکٹ کرنے کے بعد اس نے سرنج علیحدہ کی اور اسے ٹرے میں رکھ کر دوبارہ میٹر کو سوئی کے ساتھ جوڑ دیا اور بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی میٹر پر موجود سوئی تیزی سے تھرتھرائی اور پھر وہ تمام نمبر پھلانگتی ہوئی آخری نمبر پر جاکر رک گئی۔

باگوپ نے اطمینان کی ایک طویل سانس لی اور پھر عمران کی کھوپڑی میں موجود سوئی کو بڑی احتیاط سے واپس کھینچنا شروع کر دیا۔ سوئی باہر نکال کر اس نے عمران کی نبض ایک بار پھر چیک کی اور پھر ٹرے میں پڑے ہوئے عمران کے بال اٹھا کر انہیں ہاتھ سی سیٹ کیا اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک بوتل میں سے چند قطرے سے سیال نکال کر ان بالوں کی جڑوں میں لگایا اور بالوں کو عمران کے سر پر اس جگہ سیٹ کرنے لگا جہاں سے اس نے بال استرے سے اتارے تھے۔ بال عمران کی کھال سے چپک گئے۔ باگوپ نے اس طرح انہیں سیٹ کر رہا تھا کہ اب محسوس بھی نہ ہوتا تھا کہ یہاں سے کبھی بال اترے بھی ہیں۔

یہاں سے فارغ ہو کر اس نے ٹرے میں سے ایک اور سرنج اٹھائی اور الماری میں سے ایک اور دوا سرنج میں بھر کر اس نے عمران کے بازو میں انجکٹ کر دی۔ اس دوا کے انجکٹ ہوتے ہی عمران کے چہرے کا رنگ بدلنے اور اس کے چہرے پر چھائی ہوئی زردی تیزی سرخی میں بدلنے لگی۔

باگوپ نے گلوکوز کی بوتل والی سوئی بھی باہر نکال لی اور سٹینڈ کو پیچھے ہٹا دیا۔ ایک بار پھر عمران کی نبض کو چیک کیا اور پھر مطمئن انداز میں پیچھے ہٹ کر اس نے ٹرے اٹھا کر دوبارہ الماری میں رکھا اور عمران کو میز پر سے اٹھا کر کمرے سے باہر نکل آیا۔

سیڑھیاں چڑھتا ہوا وہ اوپر کمرے میں آیا اور عمران کو لا کر اس نے ایک کمرے میں لا کر پلنگ پر لٹا دیا اور خود دروازہ بند کرتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان چھایا ہوا تھا۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ایک اور کمرے میں آیا۔ یہاں ایک میز اور چند کُرسیاں موجود تھیں۔ وہ میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور اس میں مخصوص فریکونسی سیٹ کرنے لگا۔ فریکونسی سیٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی ٹرانسمیٹر پر موجود سُرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا اور ٹرانسمیٹر میں سے زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔۔ چند لمحوں بعد بلب کا رنگ سبز ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی زوں زوں کی آواز ایک گھنٹی کی آواز میں بدل گئی۔

باگوپ نے تیزی سے ایک اور بٹن دبایا اور کہنے لگا۔

"ہیلو ہیلو۔۔ باگوپ سپیکنگ۔۔۔۔۔ ہیلو اوور"۔۔۔ باگوپ نے بٹن آف کرتے ہوئے کہا۔

"یس اینڈریا سپیکنگ دس اینڈ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے اینڈریا کی آواز سنائی دی،

اینڈریا۔۔ کیا تم ابھی تک اسی ہوٹل میں ہو اوور۔۔۔؟ باگوپ نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔۔ میں اُسی ہوٹل کے کمرے میں موجود ہوں۔۔ تم نے کال کرنے میں بڑی دیر لگا دی۔ میں تو سخت گھبراہٹ محسوس کر رہی تھی اوور"۔۔ اینڈریا نے جواب دیا۔

"میں نے اس دوران ایک بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے ڈرالنگ۔۔ تم سنو گی تو حیران رہ جاؤ گی۔۔۔ تم ایسا کرو کہ کمرہ چھوڑ کر یونٹ کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ پر آ جاؤ۔۔ میں وہیں موجود ہوں گا۔۔۔ دروازے پر کوڈ باگوپ ہو گا۔۔ تمہیں میرے پاس پہنچا دیا جائے گا اوور"۔۔ باگوپ نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔۔ میں ابھی آ رہی ہوں اوور"۔۔ اینڈریان جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل"۔۔ باگوپ نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا مین بٹن آف کر کے ٹرانسمیٹر کو دوبارہ میز کی دراز میں ڈال رکھ دیا۔اس کے بعد اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں جھک کر اُسے سلام کیا۔

نارٹن۔۔۔ کوٹھی کے گیٹ پر ابھی ایک نوجوان لڑکی آئے گی۔۔ کوڈ باگوپ ہو گا۔۔۔ اسے فوراً میرے پاس پہنچا دینا۔اور روم نمبر فائیو میں ایک نوجوان بے ہوش پڑا ہوا ہے۔۔اس کی سخت نگرانی ہونی چاہیئے۔۔ جیسے ہی وہ ہوش میں آئے مجھے فوراً اطلاع دینا۔ باگوپ نے اسے مخاطب ہو کر بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے باس"۔۔۔ مارٹن نے کہا اور پھر مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جولیا ایکسٹو کا فون ملتے ہی ہر ممکن تیزی سے دانش منزل پہنچ گئی۔دانش منزل کے گیٹ پر موجود کال بیل کا مخصوص بٹن دباتے ہی پھاٹک کی ذیلی کھڑکی خود بخود کھلتی چلی گئی۔اور جولیا نے داخل ہو کر کھڑکی دوبارہ بند کر دی۔

اب اس کے قدم گیسٹ روم کی طرف بڑھ رہے تھے۔ گیسٹ روم کے دروازے پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔

جولیا نے ایک نظر بلب پر ڈالی اور پھر اس کے ہینڈل کو مخصوص انداز میں پہلے دو بار دائیں طرف اور پھر دو بار بائیں طرف گھما کر ہلکا سا دھکا دیا۔دروازہ کھلتا چلا گیا۔جولیا پھرتی سے اندر داخل ہوئی اور اس نے ہر ممکن تیزی سے دروازہ واپس بند کر دیا۔اب دروازہ سوائے مخصوص انداز میں کھولنے کے کسی سے نہیں کھل سکتا تھا۔

کمرے کے اندر صوفے پر اینڈریا بیٹھی ہوئی تھی۔اس کی نظریں جولیا پر لگی ہوئی تھیں۔

"ہیلو انڈریا"۔۔۔جولیا نے چہرے پر مخصوص دوستانہ مسکراہٹ لا کر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہیلو"۔۔۔اینڈریا نے قدرے بجھے بجھے لہجے میں جواب دیا مگر اس کی آنکھوں میں اجنبیت کے آثار نمایاں تھے۔

"کیا تم یہاں بوریت محسوس کر رہی ہو"۔۔؟جولیا نے اس کے قریب ہی ایک صوفے پر اطمینان سے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو۔۔اور کیا چاہتی ہو۔۔صاف صاف بات کرو۔۔؟ اینڈریا نے تلخ لہجے میں جواب دیا۔

"میرا نام صوفیہ ہے۔۔مجھے باس نے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے تا کہ اگر تم بوریت محسوس کر رہی ہو تو میں تم سے باتیں کروں"۔۔۔جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا بے ڈھنگا بہانہ ہے۔۔بھلا تمہارے باس کو میری بوریت سے کیا پریشانی ہو سکتی ہے۔۔۔تم صاف بات کرو کہ کیوں آئی ہو"۔۔؟ اینڈریا نے ہونٹوں پر دانت جماتے ہوئے کہا۔

"تم خواہ مخواہ ناراض ہو رہی ہو۔۔۔میں جو کہہ رہی ہوں درست کہہ رہی ہوں"۔۔۔جولیا نے جواب دیا اور اطمینان سے پیر پھیلا دیئے جیسے وہ کچھ دیر آرام کرنے کے لئے یہاں آئی ہو۔

وہ دراصل اپنی حرکات و سکنات سے ماحول میں موجود کشیدگی دور کرنا چاہتی تھی تا کہ اینڈریا اس سے گھل مل جائے اور پھر وہ اپنی مرضی کی باتیں اس سے پوچھ سکے۔

"میں جانتی ہوں کہ تم کس لئے آئی ہو۔۔مجھے ڈاج دینے کی کوشش فضول ہو گی"۔۔اینڈریا نے اٹھ کر ٹہلتے ہوئے کہا۔اس کا رخ دروازے کی طرف تھا۔

"دروازہ کھولنے کی کوشش فضول ہو گی اینڈریا۔۔۔یہ بغیر مخصوص سسٹم کے نہیں کھل سکتا"۔۔۔جولیا نے اسے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

"اور یہ سسٹم تم بتاؤ گی"۔۔اینڈریا نے کہا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور اس نے جولیا پر چھلانگ لگا دی۔اس کا خیال تھا کہ جولیا ڈھیلے انداز میں بیٹھی ہے۔اس لئے وہ فوری طور پر اپنا دفاع نہ کر سکے گی۔ مگر اُسے یہ معلوم نہیں تھا کہ بلیک زیرو نے پہلے ہی اُسے ہوشیار کر دیا تھا۔اس لئے جولیا اچھی طرح چوکنا تھی۔

چنانچہ جیسے ہی اینڈریا نے اس پر چھلانگ لگائی جولیا انتہائی پھرتی سے ایک طرف ہٹ گئی اور اینڈریا اپنے ہی زور میں صوفے پر جا گری۔

"مجھ پر حملہ فضول ثابت ہو گا اینڈریا۔۔۔میں نے ایسے کھیل بہت دیکھے ہیں"۔۔

جولیا نے کھڑے ہوتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔ مگر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا وہ چیخ مار کر زمین پر الٹ گئی۔اینڈریا نے صوفے پر گرتے ہی پوری قوت سے پیر مارا اور پیر کی ضرب جولیا کی پنڈلی پر لگی۔

جولیا کے نیچے گرتے ہی اینڈریا اچھل کر اس پر آ گری۔جولیا نے ایک طرف ہٹنے کی کوشش کی مگر اینڈریا کے سر پر جنون سوار تھا اس نے پوری قوت سے کھڑی ہتھیلی کا وار جولیا کی گردن پر کیا مگر جولیا نے انتہائی پھرتی سے اس کا وار ہاتھوں پر روک لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں پیر پوری قوت سے اینڈریا کے پشتی حصے پر مارے۔اینڈریا ضرب کھا کر الٹ گئی۔

جولیا بجلی کی تیزی سے اٹھی مگر اینڈریا نے اٹھتے اٹھتے بھی لات لگائی اور جولیا پسلی پر ضرب کھا کر ایک طرف لڑھک گئی۔

اینڈریا تیزی سے گھومی اور پھر اس نے دونوں ٹانگیں جولیا کی گردن کے گرد قینچی کی طرح جم گئیں اور اس کے ساتھ ہی اینڈریا نے فرش پر تیزی سے پٹخیاں بدلنی شروع کر دیں۔ جولیا بھی اس کے ساتھ ساتھ پٹخیاں کھا رہی تھی۔ پھر جولیا کو اور تو کچھ نہ سوجھی اس نے کھڑی ہتھیلی کا وار اینڈریا کی پنڈلی پر کیا۔ ضرب زوردار لگی اور اینڈریا کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور وہ اپنی پنڈلی پکڑ کر دوہری ہو گئی۔ اس کے گرفت جولیا کی گردن پر سے ہٹ گئی۔

جولیا گرفت ختم ہوتے ہی تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہوئی مگر اینڈریا اسی طرح پنڈلی پکڑے بیٹھی رہی۔ اس کے چہرے پر شدید تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے اس کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو۔

اب اگر میں چاہوں تو ایک ہی وار میں تمہاری گردن کی ہڈی توڑ سکتی ہوں۔۔۔ مگر میں ایسا نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ میں تو صرف تم سے باتیں کرنے آئی تھی۔" جولیا نے ایک بار پھر اطمینان سے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اینڈریا نے ایک جھٹکے سے سر اٹھا کر اُسے دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں ساتھ حیرت کے آثار نمایاں تھے۔ اُسے اس بات پر شدید حیرت تھی کہ جولیا نے موقع ہونے کے باوجود اس پر آخری حملہ کیوں نہیں کیا۔

"مم۔۔۔ مگر تم مجھ سے باتیں کیوں کرنا چاہتی ہو۔۔ آخر تمہارا مقصد کیا ہے۔۔؟" اینڈریا نے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی نہیں۔۔۔ جب میرے باس نے مجھے بتایا کہ اس نے ایک غیر ملکی لڑکی کو قید کر لیا ہے تو غیر ملکی ہونے کے ناطے سے مجھے تم سے ہمدردی پیدا ہو گئی اور میں نے باس سے درخواست کی کہ وہ مجھے تم سے ملنے اور باتیں کرنے کی اجازت دے۔۔ پہلے تو اس نے انکار کر دیا مگر میرے پُر زور اصرار پر آخر کار اس نے مجھے تم سے ملنے کی اجازت دے دی۔۔" جولیا نے بڑے معصوم سے سادہ لہجے میں جواب دیا۔

غیر ملکی ناطے کا حوالہ بے حد کامیاب رہا اور اینڈریا کی آنکھوں میں موجود شک و شبہ کی پرچھائیاں یکدم غائب ہو گئیں۔

"اوہ۔۔ ہاں۔۔۔ یہ بات میرے ذہن میں بھی نہیں آئی کہ تم مقامی نہیں غیر ملکی ہو۔۔۔ مگر کیا یہاں کی سیکرٹ سروس میں غیر ملکی بھی ہیں۔"۔۔؟ اینڈریا نے اٹھ کر قدرے لنگڑاتے ہوئے کہا اور پھر صوفے پر بیٹھ گئی۔

"پہلے تو تم اپنے ذہن سے یہ غلط فہمی یکسر نکال دو کہ ہمارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے۔۔۔۔ سیکرٹ سروس تو خود ہماری تلاش میں ہے۔۔ دراصل ہمارا گروپ جسے ہم اے گروپ کہتے ہیں ایک ایسا گروپ ہے جو بین الاقوامی مجرموں کو بلیک میل کر کے ان سے رقم اینٹھتا ہے اور اگر مجرم ہم سے مالی تعاون کرے تو ہم اس کے جرم کی کامیابی میں اس سے تعاون کرتے ہیں اور اگر مجرم تعاون نہ کرے تو ہم اس کے راستہ میں رکاوٹیں کھڑی کر دیتے ہیں اور اس طرح اس مجرم کو مجبور کر دیتے ہیں کہ وہ اپنے مشن کی باقی کامیابی کے لئے ہمیں رقم دے۔۔۔ ہمارا باس مسٹر اے کہلاتا ہے اور باقی ممبران اے ون اے ٹو وغیرہ کہلاتے ہیں۔۔

ہمارے گروپ میں تمام ممبر مقامی ہیں۔ صرف میں غیر ملکی ہوں۔اور اگر تم سیکرٹری کا صحیح مطلب سمجھتی ہو تو پھر خود ہی سمجھ لو کہ میں مسٹر اے ون کی پرسنل سکرٹری بھی ہوں اور گروپ کی ممبر بھی۔ میرا نمبر اے ون ہے"۔۔جولیانے اُسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔اسی لئے تمہارے باس کو باگوپ کی تلاش تھی"۔۔۔اینڈریانے چونکتے ہوئے کہا۔

"بالکل"۔۔جولیانے جواب تو دے دیا مگر اس کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ باگوپ کون ہے۔ابھی تک وہ اس کیس میں براہ راست ملوث نہیں ہوئی تھی۔اس لئے اس کچھ خبر نہ تھی۔

"اگر باگوپ تمہیں مل جائے تو کیا تم اُسے گرفتار کرلوگے"۔۔؟اینڈریانے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"قطعاً نہیں۔۔کیونکہ اس طرح ہمیں کیا فائدہ ملے گا۔۔؟"ہم باگوپ سے بات کریں گے اگر اس نے ہمارا مطالبہ تسلیم کرلیا تو ہم باگوپ کے ساتھ مکمل تعاون کریں گے ورنہ دوسری صورت میں ہم اس کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ ہمارا مطالبہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے۔۔۔ہم چونکہ یہاں کے تمام حالات سے اچھی طرح واقف ہیں اس لئے اس کے راستے میں ناقابل عبور رکاوٹیں بھی کھڑی کر سکتے ہیں اور اس کے مشن کی کامیابی میں واضح اور بھرپور امداد بھی کر سکتے ہیں"۔۔۔جولیانے جواب دیا۔

اس نے اپنی ذہانت کا زبردست استعمال کیا تھا اور اس طرح اب وہ اینڈریا کو اپنے جال میں جکڑنے میں پوری طرح کامیاب ہوگئی۔

"کاش۔۔۔مجھے اس بات کا علم پہلے ہو جاتا یا تمہارا باس یہی بات پہلے مجھ سے کر دیتا تو میں باگوپ سے تمہارے باس کی بات کرا دیتی۔ وہ فوراً تمہارا مطالبہ منظور کرلیتا"۔۔اینڈریانے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

'اب بھی کچھ نہیں گیا۔۔۔تم 'باگوپ سے ہماری بات کرا کر ہمارا مطالبہ منظور کراؤ تو ہمارا گروپ تمہارے مشن کی کامیابی کے لئے تمہارے ساتھ بھرپور تعاون کرے گا"۔۔جولیانے جواب دیا۔

یہی تو مصیبت ہے۔۔۔باگوپ اکیلے کام کرنے کا عادی ہے۔۔وہ نہ تو مشن کے متعلق کسی کو کچھ بتاتا ہے اور نہ کسی کو اپنے ساتھ شامل کرتا ہے حتیٰ کہ اس سلسلے میں مجھ سے بھی بات نہیں کرتا جبکہ میں اس کی سیکرٹری بھی ہوں۔ محبوبہ بھی ہوں اور اس کی شریک کار بھی"۔۔۔اینڈریانے پنڈلی کو ہتھیلی سے ملتے ہوئے کہا۔

"تم اس سے ہماری بات تو کرا سکتی ہو۔۔اپنے ڈھب پر اُسے لے آنا ہمارا کام ہے"۔۔جولیانے لوہا گرم دیکھتے ہوئے فیصلہ کن چوٹ لگائی۔

"ہاں۔۔یہ تو البتہ میں کر سکتی ہوں۔۔مگر اسی صورت میں جبکہ وہ مجھ سے رابطہ قائم کرے۔۔مجھے تو یہ بھی علم نہیں کہ اب باگوپ کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے۔"اینڈریانے جواب دیا۔

"میرے پاس رسیونگ سیٹ موجود ہے۔۔۔وہ جب بھی مجھ سے بات کرنا چاہے گا، کرلے گا"۔۔اینڈریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر مجھے تو تمہارے پاس کوئی رسیونگ سیٹ نظر نہیں آرہا"۔۔جولیانے یوں اُسے دیکھتے ہوئے کہا جیسے اس کی بات سے مرعوب نظر آرہی ہو۔۔وہ جان بوجھ کر ایسا کر رہی تھی۔۔تاکہ وہ جوش میں آکر سب کچھ بتلادے۔

"تمہیں تمام عمر نہیں معلوم ہو سکتا۔۔۔یہ رسیونگ سیٹ نظر نہیں آتا۔ مگر اس کے باوجود موجود ہے"۔۔اینڈریانے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

دیکھو اینڈریا۔۔مجھے خواہ مخواہ ڈاج دینے کی کوشش نہ کرو۔۔۔۔میں تمہاری ہمدرد ہوں۔۔ہمارا باس عورتوں کے حق میں بے حد ظالم واقع ہوا ہے۔۔ہو سکتا ہے کہ وہ تمارے قتل کا فیصلہ کرلے۔۔اس عمارت میں بے شمار خفیہ قبریں ایسی موجود ہیں۔ جہاں تم جیسی لڑکیوں کی روحیں قید ہیں۔۔اگر تم مقامی ہوتیں تو مجھے تم سے قطعاً کوئی ہمدردی نہ ہوتی"۔۔جولیانے دھمکاتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں ڈاج نہیں دے رہی، سچ کہہ رہی ہوں۔ یہ دیکھو۔ میرے کان کی لو تمہیں پھولی ہوئی نظر نہیں آرہی"۔۔۔؟اینڈریانے دائیں کان کی لو کو چھوتے ہوئے کہا۔

"دکھاؤ"۔۔جولیانے حیرت بھرے انداز میں اس کی کان کی لو کو چھوتے ہوئے کہا۔

ارے ہاں واقعی"۔۔۔جولیا کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ مرعوبیت کا عنصر نمایاں تھا۔

"بس تو سمجھ لو کہ میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔تم اپنے باس سے کہہ کر مجھے یہاں سے نکالو، میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں باگوپ کو تمہارے حق میں ضرور کردوں گی۔"۔۔۔اینڈریانے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔میں باس سے بات کرتی ہوں۔"جولیانے کہا اور پھر اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔اس نے اینڈریا کی نظروں کے سامنے اپنا جسم رکھ کر لاک کھولنے کا خفیہ بٹن کھولا اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

باہر سے اس نے لاک دوبارہ لگادیا۔اب اسے اندر سے کسی صورت میں بھی نہ کھولا جاسکتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گیسٹ روم سے نکل کر جولیا تیز تیز قدم اُٹھاتی روم نمبر فور کی طرف بڑھتی چلی گئی۔روم نمبر فور خالی پڑا ہوا تھا۔وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی اور وہاں پر موجود ایک کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گئی۔اس کے وہاں بیٹھتے ہی میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس جولیا سپیکنگ"۔۔۔جولیانے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"میں نے اینڈریا سے ضروری معلومات حاصل کرلی ہیں جناب"۔۔۔جولیانے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔۔میں گیسٹ روم میں ہونے والی باتوں اور جھڑپ سے پوری طرح واقف ہوں۔اب تم نے اینڈریا کا روپ دھار کر باگوپ سے ملنا ہے۔"۔۔۔ایکسٹو نے اُسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"مگر جناب۔۔۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ اینڈریا کو آزاد کر دیا جائے اور پھر اس کی نگرانی کر کے باگوپ کو کور کر لیا جائے"۔۔۔؟ جولیا نے ڈرتے ڈرتے تجویز پیش کی۔

"جولیا۔۔۔ تم اپنی حد سے باہر نہ نکلا کرو۔۔۔ تمہیں باگوپ کی اور اینڈریا کے متعلق مکمل طور پر معلوم نہیں۔۔۔ یہ دونوں دنیا کے شاطر ترین مجرم ہیں۔۔اور یہیں باگوپ کے اہم مہرے اینڈریا کو کھونے کا رسک نہیں لے سکتا۔۔۔ تمہیں اینڈریا کا روپ دھار کر باگوپ کے پاس جانا ہو گا اور اس طرح ہم اس سے صحیح مفاد اُٹھا سکتے ہیں"۔۔۔ ایکسٹو نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں کرختگی کا عنصر نمایاں تھا۔"

"جج جیسے آپ مناسب سمجھیں۔۔۔ میں نے تو ایک تجویز پیش کی تھی"۔۔۔۔ جولیا نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہیں شائد معلوم نہیں کہ اس وقت تمہارے سوا تمام سیکرٹ سروس ہسپتال میں پڑی ہے۔۔۔ عمران باگوپ کے ہاتھوں شدید زخمی ہو چکا ہے۔۔ عمران کی حالت انتہائی نازک ہے۔۔اس کے دماغ کے آپریشن کے لئے غیر ملک سے ایک بہت بڑا سرجن بلا لیا گیا ہے۔ مگر اس سے پہلے کہ سرجن یہاں پہنچتا۔ باگوپ نے عمران کو اس نازک حالت میں اغواء کر لیا ہے۔۔اب عمران کی کیا حالت ہے آیا وہ مر گیا ہے یا زندہ ہے۔۔اس کے متعلق ہم کچھ نہیں جانتے۔۔۔اب عمران کا پتہ کرنے اور باگوپ تک پہنچنے کے لئے صرف یہی ایک ذریعہ رہ گیا ہے۔۔اور وہ ہے اینڈریا۔۔۔ وہ اس صورت میں جلد یا بدیر اینڈریا سے رابطہ ضرور قائم کرے گا

اور اس طرح ہم اس تک پہنچ سکتے ہیں۔۔اگر ہم اینڈریا کو ہاتھ سے کھو بیٹھیں تو پھر ہم مکمل اندھیرے میں ہوں گے"۔۔۔ ایکسٹو نے اُسے پس منظر بتلاتے ہوئے کہا۔

اور جولیا کی یہ حالت تھی جیسے اس کے بدن میں خون کا ایک قطرہ بھی نہ رہا ہو۔ اس کے لئے شائد یہ زندگی کا سب سے بڑا دھماکہ تھا کہ پوری سیکرٹ سروس شدید زخمی حالت میں ہسپتال میں پڑی ہے اور عمران۔۔ نجانے اس کا کیا بنا۔۔۔۔ مر گیا یا زندہ ہے۔۔۔ اور اگر زندہ ہے تو کس حالت میں ہے۔۔۔؟ اس کے ذہن میں مسلسل دھماکے ہو رہے تھے۔۔ اسے عمران سے جو جذباتی لگاؤ تھا اس کے پیش نظر اس کی یہ حالت بعید از قیاس نہیں تھی۔۔ ایکسٹو کو بھی علم تھا کہ یہ خبر جولیا کے لئے بھی اتنی ہی دھماکہ ثابت ہو گی جتنی خود اس کے لئے ثابت ہوئی تھی۔ مگر اس نے بہتر یہی سمجھا تھا کہ وہ جولیا کو ضروری پس منظر سے آگاہ کر دے تا کہ جولیا دشمن کے کیمپ میں جا کر خبر دار اور چوکنا رہے۔

"ہیلو جولیا۔۔۔ کیا تم میری بات سن رہی ہو"۔۔۔؟ جولیا کی طرف سے خاموشی محسوس کر کے ایکسٹو نے نرم لہجے میں کہا۔

"یس یس۔۔ سر میں سُن رہی ہوں۔۔۔ مجھے بے حد افسوس ہے کہ سیکرٹ سروس اور عمران پر یہ قیامت خیز حادثہ گزر گیا اور مجھے علم تک نہ ہو سکا"۔۔۔ جولیا کے لہجے میں ہلکی سی کڑواہٹ شامل تھی۔

ہر شخص وقت پر اپنا رول نبھاتا ہے۔۔۔اب تک مشن میں تمہارا حصہ نہیں رہا تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم ناکارہ یا زائد ہو۔۔ اگر اس وقت تمہیں بچا کر نہ رکھا جاتا تو آج تم بھی ہسپتال میں پڑی ہوتیں۔۔اب وقت آگیا

ہے تم آگے بڑھو اور اپنا رول اس خوبی سے نبھاؤ کہ سیکرٹ سروس کے زخم مندمل ہو سکیں"۔۔۔ایکسٹو نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔۔۔! میں باگوپ سے ایسا عبرتناک انتقام لوں گی کہ اس کی نسلیں ہمیشہ یاد رکھیں گی"۔۔۔جولیا کے لہجے میں انتقام کروٹیں لیتا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"جولیا۔۔! جذباتی بننے کی ضرورت نہیں۔۔۔ملک کے مفاد کی خاطر ہم اس جیسی دس سیکرٹ سروسز اور اس جیسے دس عمران بھی قربان کر سکتے ہیں مگر ملک کی عزت۔۔۔سلامتی اور وقار پر آنچ نہیں آنی چاہیئے۔۔۔اگر تم جذباتی ہو گئیں تو تم بھی باگوپ کی بھینٹ چڑھ جاؤ گی اور یہ اس وقت ملک کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہو گا"۔۔۔ایکسٹو کا لہجہ یکدم کرخت ہو گیا۔

"بب۔۔۔بہتر جناب۔۔۔مم۔۔۔خیال رکھوں گی"۔۔۔جولیا نے دل میں امڈنے والے شدید غصے کو اور جذباتی ابال کو بڑی مشکل سے دباتے ہوئے کہا۔

ابھی چند منٹوں بعد میں میک اپ کا ایک خصوصی ماہر تمہارے پاس بھیج رہا ہوں وہ تم پر اینڈریا کا میک اپ کر دے گا اور اینڈریا کی کان کی لو سے رسیونگ سیٹ بھی نکال لیا گیا ہے وہ بھی تمہارے کان کی لو میں فٹ کر دیا جائے گا۔ آج کے بعد تم نے کامیابی سے اینڈریا کا رول نبھانا ہے۔۔۔مزید تفصیلات اور ہدایات تم اس میک اپ کے ماہر سے پوچھ سکتی ہو۔۔۔وہ اس سلسلے میں پوری طرح باخبر ہے"۔۔۔ایکسٹو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا۔

جولیا نے رسیور کریڈل پر رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کی دونوں آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے ابل پڑے۔

"تم پتھر ہو۔۔۔ایکسٹو پتھر ہو۔۔۔تمہیں کسی کے جذبات کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔۔۔؟ مگر میں انسان ہوں۔۔۔یہ میرا فیصلہ ہے کہ چاہے میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ میں عمران اور سیکرٹ سروس کا بھرپور انتقام لوں گی'۔۔۔جولیا نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ اپنے آپ کو سنبھالنے میں لگی کیونکہ وہ میک اپ والے کے سامنے جذباتی کمزوری ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔

تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا خوبصورت نوجوان اندر داخل ہوا اس کے ایک ہاتھ میں ایک بڑا سا بکس تھا اور دوسرے ہاتھ میں اس نے اینڈریا کے کپڑے تھامے ہوئے تھے۔

"مس جولیا"۔۔۔آنیوالے نے جو دراصل بلیک زیرو خود تھا' بڑے احترام سے جولیا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔میں جولیا ہوں۔۔۔کیا میک اپ تم کرو گے۔۔۔؟ جولیا نے بڑے باوقار لہجے میں جواب دیا۔

"جی ہاں مس جولیا۔۔۔ایکسٹو نے مجھے کہا ہے کہ میں اینڈریا کا میک اپ آپ پر کر دوں"""

بلیک زیرو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا تم نے اینڈریا کو دیکھا ہے"۔۔۔جولیا نے پوچھا

"جی ہاں مس جولیا۔۔ میں ابھی ابھی وہاں گیا تھا۔۔اس کے کپڑے اُتار کر اُسے دوسرے کپڑے پہنا آیا ہوں اور اس کے کان سے ٹرانسمیٹر بھی نکال لایا ہوں'۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"آج سے پہلے تمہیں میں نے کبھی نہیں دیکھا۔۔ کیا تم باقاعدہ طور پر سیکرٹ سروس سے متعلق ہو"۔۔؟ جولیا نے پوچھا۔

"مس جولیا۔۔ سیکرٹ سروس ایک وسیع و عریض ادارہ ہے۔۔۔ ضروری نہیں کہ اس کا ہر ممبر دوسرے سے متعارف ہو۔ نجانے اس سروس کے ہزاروں ممبر ہیں یا لاکھوں۔ ہر ممبر صرف اپنے دائرہ کار تک محدود رہتا ہے اس لئے آپ ایسا سوال نہ کریں تو بہتر ہو گا۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔۔ ویری سوری۔۔۔ آپ اپنا کام کریں"۔۔ جولیا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا۔ اُسے بلیک زیرو کا لہجہ بے حد بُرا لگا تھا اس کے خیالوں میں وہ سیکرٹ سروس کی ایسی کارکن تھی جس کے سامنے میک اپ کرنے والے کی کیا حیثیت ہو سکتی تھی۔ اب اُسے کیا معلوم کہ وہ دراصل ایکسٹو سے بات چیت کر رہی ہے۔

"آپ پہلے یہ کپڑے پہن لیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے اینڈریا کے کپڑے جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور خود کمرے سے باہر نکل گیا۔

جولیا نے کپڑے تبدیل کر لئے اور پھر دروازے پر ہلکی سی دستک دے کر واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔

بلیک زیرو کمرے میں آیا اور پھر اس نے میک اپ باکس کھول کر جولیا پر اینڈریا کا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔

وہ جولیا پر میک اپ کی نئی تکنیک آزما رہا تھا۔۔ یہ آئیوڈین میک اپ تھا۔ عمران کی تازہ ترین ایجاد۔ اس میک اپ کے خاتمے کا صرف ایک ہی ذریعہ تھا کہ اسے آئیوڈین کے محلول سے صاف کیا جائے۔ اس کے علاوہ کسی بھی طریقے سے نہ ہی اس میک اپ کو ختم کیا جا سکتا تھا اور نہ ہی اسے پہچانا جا سکتا تھا۔

اس میک اپ میں دیر کافی لگتی تھی مگر یہ اتنا پائیدار تھا کہ سالوں ختم نہیں ہو سکتا تھا۔ کیس کے آغاز سے پہلے عمران نے کئی دنوں کی لگاتار ریسرچ کے بعد میک اپ کی یہ نئی ایجاد کی تھی۔ اور بعد میں اس نے بلیک زیرو کو اس کی خصوصی ٹریننگ بھی دے تھی تاکہ وہ بھی اسے کام میں لا سکے۔

بلیک زیرو جانتا تھا کہ باگوپ اپنے سائے سے بھی بھڑکنے والا انسان ہے۔ اس لئے جولیا پر یہ میک اپ آزمانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس میک اپ میں یہ خصوصیت تھی کہ اس سے چہرے کے اوریجنل تاثرات پر کوئی اثر نہیں پڑتا تھا اور اس پر دوسرا میک اپ چڑھایا جا سکتا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ چونکہ باگوپ بار بار میک اپ کروانے کا عادی ہے اس لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ وہ جولیا پر بھی دوسرا میک اپ کرنے کا فیصلہ کر لے اور اگر جولیا عام میک اپ میں ہوئی تو اس کا بھانڈا پھوٹ سکتا ہے۔ جبکہ اس آئیوڈین میک اپ پر کوئی بھی میک اپ کیا جا سکتا تھا۔

بلیک زیرو تقریباً دو گھنٹے مسلسل جولیا کے میک اپ میں مصروف رہا۔۔ دو گھنٹے بعد اس نے جولیا کے سامنے آئینہ رکھا تو ایک بار تو جولیا بھی چونک پڑی کیونکہ بالوں کا اسٹائل۔۔۔ ان کے رنگ۔۔۔ چہرے کے خدوخال۔۔ رنگ۔۔ حتیٰ کہ آنکھوں کا رنگ سب کچھ اینڈریا کی طرح تھا۔۔ اب اس میں اور اینڈریا میں بال برابر بھی فرق نہیں محسوس ہوتا تھا۔

"بہت خوب۔۔۔واقعی تم اس فن کے ماہر ہو"۔۔جولیا کے منہ سے بے اختیار تعریفی کلمات نکل گئے۔

شکریہ مس جولیا۔۔اب آپ ایسا کریں کہ اس شیشی میں موجود سیال کو اپنے اوپر اچھی طرح مل لیں تاکہ آپ کے جسم کے باقی حصوں کا رنگ بھی اینڈریا کی طرح ہو جائے۔ بلیک زیرو نے کہا۔۔اور پھر وہ خود کمرے سے باہر چلا گیا۔

جولیانے اس کی ہدایت پر پوری طرح عمل کیا اور واقعی اس کے پورے جسم کی کھال کا رنگ بھی چہرے کے مطابق ہو گیا۔۔کپڑے پہننے کے بعد اس نے ایک بار پھر دروازے پر دستک دی اور بلیک زیرو اندر آ گیا۔

"ٹھیک ہے مس جولیا۔۔اب آپ آپریشن تھیٹر میں چلین تاکہ آپ کے کان میں رسیونگ سیٹ لگایا جاسکے"۔۔بلیک زیرو نے کہا اور پھر وہ اسے لئے ہوئے آپریشن تھیٹر میں آ گیا۔وہاں اس نے جولیا کو میز پر لٹا کر پہلے اس کے کان کو سن کرنے والا انجکشن لگایا اور پھر کسی ماہر ڈاکٹر کی طرح اس نے اس کی کھال کو کاٹ کر اس میں تیلی پتی نما رسیونگ سیٹ رکھ کر کھال کو دوبارہ سی دیا اور پھر اس پر ایک ایسی دوا مل دی جسے زخم قطعاً غائب ہو گیا۔

"آخر تم ہو کیا بلا۔۔۔؟میک اپ کے ماہر بھی ہو اور ماہر سرجن بھی"۔۔۔جولیا نے میز پر سے اٹھتے ہوئے کہا۔

میں ایکسٹو کا ایک ادنی خادم ہوں مس جولیا۔۔اس کے سوا کچھ نہیں"۔۔۔بلیک زیرو نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واقعی ایکسٹو کوئی انسان نہیں ہو سکتا۔۔۔یہ یقیناً کوئی مافوق الفطرت مخلوق ہے۔۔اس کے راز انسان کی سمجھ سے باہر ہیں"۔۔۔جولیا نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"واقعی محسوس تو ایسے ہی ہوتا ہے"۔۔بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"کیا تم نے کبھی ایکسٹو کو دیکھا ہے'۔۔؟جولیا نے اچانک کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"جی ہاں"۔۔۔بلیک زیرو نے جواب دیا اور جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"کہاں دیکھا ہے۔۔کون ہے۔۔۔وہ کیسا ہے"۔۔؟مجھے بتاؤ خدا کے لئے مجھے بتاؤ۔۔جولیا نے بڑے اشتیاق سے پوچھا۔

"مجھے سیکرٹ سروس کا ہر ممبر ایکسٹو نظر آتا ہے مس جولیا۔۔ایکسٹو نام ہے۔۔ملک کی عزت کا۔۔ملک کے وقار کا۔۔۔اور جو شخص بھی ملک کی عزت، سلامتی اور وقار کی خاطر اپنی جان پر کھیل جاتا ہے وہ ایکسٹو ہے"۔۔بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اوہ۔۔۔تم تو کوئی فلسفی معلوم ہوتے ہو"۔۔۔جولیا کی امید پر اوس پڑ گئی۔

"اچھا مس جولیا۔۔۔اب آپ کے لئے میرے پاس مزید ہدایات ہیں۔۔شہر کے مغربی حصے میں موجود کارزار ہوٹل کا کمرہ نمبر بیس دوسری منزل آپ کے لئے ریزرو ہے۔۔باگوپ آپ کو وہیں چھوڑ کر گیا تھا اور آپ ابھی تک وہیں موجود ہیں اور باگوپ کی کال کی منتظر ہیں۔جب آپ باگوپ تک پہنچ جائیں تو انتہائی

ہوشیاری اور چوکنے پن کی ضرورت ہے۔ آپ اب کے بعد جو بات کریں گی وہ ایکسٹو تک پہنچ جائیں گی۔ اس لئے آپ کی نگرانی یا تعاقب بھی نہیں کیا جائے گا تاکہ آپ کی طرف سے باگوپ مشکوک نہ ہو جائے۔ اس کے لئے اسی رسیونگ سیٹ میں تکنیکی تبدیلیاں کر دی گئی ہیں جو آپ کے کان کی لو میں موجود ہے۔ اب آپ کا کام یہ ہو گا کہ آپ باگوپ سے عمران کے متعلق معلوم کریں اس کے ساتھ ساتھ اس سے اس مشن کے متعلق بھی معلوم کریں گی مگر انتہائی ہوشیاری سے۔۔ کسی وقت بھی گھبرانے کی ضرورت نہیں۔۔ ایکسٹو ہر لمحے آپ کے قریب ہے اور ایک خاص بات کا بھی خیال رکھیں کہ اینڈریا باگوپ کی محبوبہ بھی ہے اور داشتہ بھی۔ مگر ایکسٹو آپ کو انتہائی حد تک جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اس لئے آپ کوشش کریں کہ ایسا کوئی موقع پیدا نہ ہو۔ اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں کہہ سکتا آپ خود سمجھدار ہیں۔۔" بلیک زیرو نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔ میں سب کچھ سمجھتی ہوں۔۔ آپ بے فکر رہیں۔۔ میں اپنی عزت کی حفاظت کرنا جانتی ہوں"۔۔ جولیا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔۔ اب مجھے اجازت دیجیئے اور آپ ہوٹل چلی جائیں۔۔ بس اس بات کا خیال رکھیں کہ اس لمحے کے بعد آپ جولیا نہیں اینڈریا ہیں۔۔ خدا حافظ۔۔" بلیک زیرو نے کہا اور پھر مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

جولیا چند لمحے بیٹھی رہی پھر اٹھ کر کمرے سے باہر نکل آئی۔۔ اس نے ایک لمحے ادھر اُدھر دیکھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی دانش منزل کے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ٹائیگر نے کار یونٹ کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ سے کافی دور ایک چوک پر کار روکی۔۔ وہ اس وقت ایک نئے میک اپ اور چست لباس میں موجود تھا۔ وہ اس بار پوری طرح تیار ہو کر آیا تھا۔ باگوپ نے جس طرح اُسے میک اپ بدل کر ڈاج دی تھی اس سے وہ اُس سے بری طرح خار کھائے ہوئے تھا اور اب وہ یہ فیصلہ کر کے گھر سے نکلا تھا کہ باگوپ کو کاندھے پر لاد کر عمران کے سامنے لا پٹخے گا۔

اس وقت سورج غروب ہونے والا تھا اور چونکہ یونٹ کالونی ابھی تک زیر تعمیر تھی اس لئے اتنی آبادی بھی نہ تھی۔ کوٹھی نمبر بارہ کے ارد گرد ابھی خالی پلاٹ پڑے ہوئے تھے۔ جن میں جنگلی گھاس اگا ہوا تھا۔

ٹائیگر کوٹھی نمبر بارہ کی پشت پر آ گیا اور پھر ادھر اُدھر دیکھتا ہوا وہ کوٹھی کی بیرونی دیوار کے نیچے آ کر رک گیا۔ اس نے جیب سے ایک پتلی سی رسی نکالی اور پھر اس کے ایک سرے پر لگے ہوئے فولادی کنڈے کو گھما کر اس نے سیٹ کیا اور ہاتھ بڑھا کر کمند دیوار پر پھینک دی۔ فولادی کنڈا دیوار کی دوسری طرف کسی درز میں اٹک گیا۔

ٹائیگر نے رسی کو اچھی طرح کھینچ کر چیک کیا اور پھر ایک بار غائر نظروں سے ماحول کا جائزہ لے کر رسی سہارے تیزی سے دیوار پر چڑھتا چلا گیا۔ وہ چند لمحے دیوار پر لیٹا رہا۔۔ پھر اس نے دوسری طرف چھلانگ لگا دی اور رسی کو لپیٹ کر جیب میں رکھنے لگا۔

کوٹھی کی پشت پر باغ تھا اور ٹائیگر باڑ کی آڑ میں رکا ہوا تھا۔ رسی کو جیب میں ڈال کر وہ تیزی سے رینگتا ہوا کوٹھی کی عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ پھر جیسے ہی وہ ایک باڑ سے نکل کر دوسری باڑ کی آڑ میں محسوس ہوا وہ دب گیا کیونکہ اسے عمارت کے شمالی کونے کی طرف سے کسی کے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی اور پھر ایک قوی ہیکل نوجوان ہاتھ میں مشین گن اٹھائے آتا ہوا نظر آیا۔

نوجوان کی تیز نظریں باغ کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔ اُسے شائد ٹائیگر کے نیچے گرنے کا دھماکہ سنائی دے گیا تھا اور وہ اسی آواز کو سن کر ادھر آیا تھا۔

ٹائیگر باڑ کے پیچھے بے حس و حرکت دبکا ہوا تھا۔۔ اس کا خیال تھا کہ وہ آنے والا جائزہ لے کر واپس چلا جائے گا مگر آنے والا شائد ضرورت سے زیادہ ہی ہوشیار تھا یا وہمی تھا۔ وہ چند لمحے کھڑا جائزہ لیتا رہا اور پھر اس کا رخ پچھلی دیوار کی طرف ہو گیا۔ اب وہ دیوار کے ساتھ باڑ کے پیچھے پچھلی طرف کا جائزہ لیتے ہوئے ٹھیک ٹائیگر کی طرف بڑھ رہا تھا۔

جب وہ نوجوان اس جگہ پہنچا جہاں ٹائیگر گرا تھا وہ چونک کر اب سیدھا ہو گیا مشین گن اس نے سیدھی کر لی۔ اُسے ٹائیگر کے قدموں کے نشانات نظر آ گئے۔

ٹائیگر سمجھ گیا کہ اُسے چیک کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ اس نے بڑی آہستگی سے جیب سے سائلنس لگا ہوا ریوالور نکالا اور پھر باڑ کی آڑ میں اس کا رخ نوجوان کی طرف کرنے لگا مگر اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتا۔ نوجوان کے ہاتھوں نے بجلی کی سی تیزی سے حرکت کی اور مشین گن کا قہقہہ کا گونج اُٹھا۔ اس نے شاید باڑ کی معمولی سی حرکت بھی چیک کر لی تھی۔

مشین گن کی گولیاں عین اس جگہ کی طرف لپکیں جہاں ٹائیگر موجود تھا۔ اگر ٹائیگر کو ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو یقیناً اس کا جسم مکھیوں کے چھتے میں تبدیل ہو جاتا مگر ٹائیگر نے بروقت اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی اور قلابازی کھا کر باڑ کے پیچھے ہی اپنی جگہ بدل لی اور پھر اس سے پہلے کہ مشین گن کا رخ بدلتا وہ ٹریگر دبا چکا تھا۔ ٹائیگر کے ریوالور سے نکلنے والی گولی ٹھیک نوجوان کے سینے پر پڑی اور وہ چیخ مار کر باڑ کے پیچھے اُلٹ گیا۔

مشین گن چلنے کی آواز سن کر عمارت میں موجود دیگر افراد تیزی سے پائیں باغ کی طرف دوڑے مگر اس سے پہلے کہ وہ پائیں باغ میں پہنچتے۔ ٹائیگر ہر ممکن تیزی سے بھاگتا ہوا عمارت کے جنوبی کونے میں موجود گلی کی آڑ میں ہو گیا۔ کیونکہ اُسے قدموں کی آوازیں عمارت کے شمالی کونے کی طرف سے سنائی دی تھیں۔

پھر جیسے ہی اس نے چار مسلح افراد کو شمالی کونے سے برآمد ہوتے دیکھا تو وہ دبے قدموں تیزی سے جنوبی گلی سے ہوتا ہوا عمارت کے برآمدے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔۔ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ اپنے ساتھی کو زخمی دیکھ کر مسلح افراد پوری کوٹھی کا چپہ چپہ چھان ماریں گے۔ چنانچہ وہ عمارت کے سامنے کی طرف سے جانے کا رسک لینے کی بجائے وہیں جنوبی گلی میں ہی رک گیا۔ وہاں اُسے پانی کا ایک پائپ چھت پر جاتا دکھائی دیا۔

چنانچہ اُس نے ریوالور جیب میں ڈالا اور پھر بندر کی طرح پائپ پر چڑھتا چلا گیا۔اس نے فرش سے چھت تک پہنچنے میں زیادہ سے زیادہ تین منٹ لگائے ہوں گے ۔ چھت خالی پڑی تھی ۔ وہ لپک کر چھت کی منڈیر کی دوسری طرف قلابازی کھا گیا اور اسی لمحے دو مسلح افراد جنوبی گلی میں داخل ہوئے اور دوڑتے ہوئے عمارت کے سامنے کی طرف چلے گئے ۔ اگر ٹائیگر کو ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو وہ یقیناً ان کی نظروں میں آجاتا۔

چھت پر پہنچ کر ٹائیگر تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھا جو نیچے جانے والی سیڑھیوں سے متعلق تھا۔ کھلی چھت پر زیادہ دیر تک رک کر وہ اپنے آپ کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔

سیڑھیوں سے نیچے اترتا ہوا وہ درمیانی منزل پر پہنچا اور پھر ایک راہداری سے ہوتا ہوا کمروں کی پچھلی طرف بنی ہوئی بالکونی میں آگیا۔ یہ بالکونی بند تھی ۔ پچھلی طرف اس میں سیمنٹ کی جالیاں بنی ہوئی تھیں۔ٹائیگر دبے قدموں بالکونی میں بڑھتا چلا گیا۔

ابھی وہ بالکونی کے درمیاں میں پہنچا تھا کہ اس نے سیڑھیوں کی طرف سے کسی کے قدموں کی آہٹ محسوس کی ۔ بالکونی میں لکڑی کے بڑے بڑے ڈبے موجود تھے ۔ وہ ان ڈبوں کی آڑ میں دبک گیا۔آنے والے دو افراد تھے جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں انہوں نے بالکونی کے آغاز میں کھڑے ہو کر ایک نظر بالکونی کا جائزہ لیا اور پھر واپس مڑ گئے۔

ٹائیگر چند لمحے وہیں دبکا ان کے قدموں کی آہٹ سنتا رہا اور پھر جب قدموں کی آواز معدوم ہو گئی تو وہ ڈبوں کی آڑ سے نکلا اور پھر ایک کھڑکی کی طرف بڑھا جس میں شیشے لگے ہوئے تھے۔اس نے شیشے سے جھانکا اور دوسرے لمحے وہ چونک کر پیچھے ہٹ گیا۔اُسے اپنی آنکھوں پر اعتبار نہ آرہا تھا۔

چند لمحے سر پر ہاتھ پھیرنے کے بعد وہ دوبارہ آگے بڑھا اور شیشے سے جھانکنے لگا۔اس نے دیکھا کہ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جس کے درمیاں پڑے ہوئے پلنگ پر عمران بڑے اطمینان سے سویا ہوا تھا۔ٹائیگر کافی دیر بغور عمران کو دیکھتا رہا۔پہلے اس کے ذہن کو جھٹکا اس لئے لگا کہ کہیں یہ عمران کی لاش نہ ہو مگر بغور دیکھنے پر اُسے اطمینان ہو گیا کہ عمران زندہ ہے۔

اب وہ سوچ رہا تھا کہ کسی طرح نیچے جا کر سب سے پہلے عمران کو یہاں سے نکالے مگر اس سے پہلے کہ وہ پیچھے ہٹتا اچانک اس کے کانوں میں ایک کرخت آواز پڑی۔

"ہینڈز اپ۔۔ خبردار اگر حرکت کی"۔

ٹائیگر ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اُٹھا دیئے۔ کیونکہ مشین گنوں کی نالیں اس کی طرف اٹھی ہوئی تھیں۔ یہ وہی دو مسلح افراد تھے جو اسے قبل بالکونی کا جائزہ لے کر واپس چلے گئے تھے ۔ مگر شائد مطمئن نہیں ہوئے تھے۔اس لئے وہ واپس آئے تھے ۔ مگر اس بار ٹائیگر ان کے قدموں کی آہٹ نہ سن سکا کیونکہ اس کا ذہن عمران کی طرف متوجہ تھا۔

"دوسری طرف منہ کر لو"۔۔ان میں سے ایک نے اُسے حکم دیا۔اور ٹائیگر نے ان کی طرف پشت کر لی۔

ان میں سے ایک مشین گن بردار تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ وہ شائد ٹائیگر کی جامہ تلاشی لینا چاہتا تھا۔ مگر اس وقت ٹائیگر کے اعصاب مکمل طور پر بیدار تھے اس نے ان دونوں سے یہیں نپٹنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

چنانچہ مشین جیسے ہی مشین گن بردار اس کے قریب پہنچا۔ ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مشین گن بردار سنبھلتا۔ ٹائیگر نے اسے زور سے دھکا دیا اور مشین گن برادر اچھل کر اپنے پیچھے کھڑے ہوئے مشین گن برادر سے جا ٹکرایا پھر وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر فرش پر جا گرے۔ ان دونوں سے نیچے گرتے ہی حتی الوسیع تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی مگر ٹائیگر تو بجلی بنا ہوا تھا اس نے پلک جھپکنے میں سائلنسر لگا ہوا ریوالور نکالا اور پھر وہ ٹریگر دباتا چلا گیا اور وہ دونوں اُٹھنے کی کوشش میں ہی وہیں زمین پر ڈھیر ہو گئے۔ ٹائیگر کے ریوالور سے نکلنے والی چاروں گولیاں ٹھیک ان کے سینوں پر پڑی تھیں اور وہ بے چارے چیخ بھی نہ سکے۔

جب ٹائیگر کو یقین ہو گیا کہ وہ ٹھنڈے پڑ گئے ہیں تو اس نے ریوالور جیب میں ڈالا اور ان میں سے ایک کی مشین گن اٹھا کر وہ بالکونی سے ہوتا ہوا دوبارہ سیڑھیوں میں آ گیا۔

اب اس کا رخ پچھلی منزل کی طرف تھا۔ نچلی منزل پر سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو اس وقت کھلا ہوا تھا۔ ٹائیگر سیڑھیاں اترتا ہوا اس دروازے کے قریب آ کر رک گیا اور باہر کی آہٹ پر کان لگا دیئے مگر اسے ہر طرف خاموشی محسوس ہو رہی تھی۔

چند لمحوں کے بعد اس نے دروازے کی اوٹ سے سر باہر نکال کر دیکھا سیڑھیوں کا اختتام برآمدے میں ہو رہا تھا۔ اور برآمدہ خالی تھا۔ اس نے ایک لمحے کے لیے برآمدے کا جائزہ لیا اور پھر جھپٹ کر باہر آ گیا۔

مگر باہر آتے ہی وہ ایک بار چکرایا اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ سر پر اچانک پڑنے والی ضرب خاصی زوردار تھی اور پھر دوسری ضرب نے اُسے سنبھلنے کے قابل ہی نہ چھوڑا اور وہ وہیں فرش پر ہی ڈھیر ہو گیا۔ اس کا ذہن تاریکیوں کی آماجگاہ بن چکا تھا۔

باگوپ بڑے غصیلے انداز میں کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ اُسے کسی شخص کے کوٹھی میں داخل ہونے کی خبر مل چکی تھی اور اس بات کی رپورٹ بھی مل گئی تھی کہ اس کا ایک ساتھی اس آنے والے کے ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہے۔ مگر وہ آدمی گدھے کے سر سے سینگ کی طرح پُراسرار طور پر غائب ہو چکا تھا۔

باگوپ نے اسے ہر ممکن طریقے سے تلاش کرنے کا حکم دیا تھا اُسے غصہ اس بات پر تھا کہ اس کے آدمی ناکارہ ثابت ہو رہے ہیں جو کوٹھی میں داخل ہونے والے ایک آدمی کو بھی کور نہیں کر سکے۔

اچانک دروازہ کھلا اور وہ ٹہلتے ٹہلتے چونک کر رک گیا دو آدمی اندر داخل ہوئے ان میں سے ایک کے کندھے پر ٹائیگر لدا ہوا تھا اس نے بیہوش ٹائیگر کو باگوپ کے سامنے فرش پر پٹخ دیا۔

"یہ آدمی بالکونی میں چھپا ہوا تھا۔ میں نے اس کی آہٹ سیڑھیوں پر سن لی تھی چنانچہ جیسے ہی یہ باہر نکلا میں نے اس کے سر ضرب لگا کر اسے بیہوش کر دیا اس نے بالکونی میں ہمارے دو ساتھیوں کو بھی ختم کر دیا ہے۔" ان میں سے ایک نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

باگوپ نے آگے بڑھ کر ٹائیگر کو سیدھا کیا اور اس کا چہرہ دیکھنے لگا اسے حیرت اس بات پر تھی کہ اسے اس کے نئے ہیڈ کوارٹر کا پتہ کیسے چلا۔۔

ٹائیگر کا چہرہ دیکھنے کے بعد وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے اپنے آدمیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اسے اٹھا کر کرسی پر اچھی طرح باندھ دو اور پھر اسے ہوش میں لے آؤ۔ میں اس سے وہ ذریعہ پوچھنا چاہتا ہوں جس سے اسے ہیڈ کوارٹر کے متعلق علم ہوا ہے۔"

اس کے ساتھیوں نے فرش پر پڑے ٹائیگر کو اٹھا کر کرسی سے باندھ دیا۔ اور پھر ان میں سے ایک نے پانی لا کر ٹائیگر کے چہرے پر چھڑکنا شروع کر دیا۔

چند لمحوں بعد ٹائیگر کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"الیکٹرک کاویہ لے کر آؤ۔" باگوپ نے کہا اور پھر اس کا ساتھی تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"کون ہو تم۔۔ اور یہاں تمہیں کس نے بھیجا ہے"۔؟ باگوپ نے ٹائیگر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں پوچھا۔۔

"میں چوری کرنے اندر داخل ہوا تھا مگر تمہارے آدمیوں نے مجھے پکڑ لیا۔" ٹائیگر نے بڑے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔۔

"ہوں۔۔" باگوپ نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

اور پھر دروازہ کھلا مگر اس بار کاویہ لے کر آنے والے کی بجائے اینڈریا اور مارٹن نظر آئے۔۔

"باس۔۔ یہ لڑکی گیٹ پر آئی ہے اس نے کوڈ دوہرایا تھا اس لئے آپ کے حکم کے مطابق میں اسے یہاں لے آیا ہوں" مارٹن نے مودبانہ انداز میں کہا۔۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔ یہ شخص کون ہے؟" اینڈریا نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں باگوپ سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کی نظریں ٹائیگر پر جمی ہوئی تھیں۔

"ٹھیک ہے مارٹن یہ لڑکی اینڈریا ہے میری ساتھی میرے بعد یہ تمہاری باس ہو گی اس کا حکم میرا حکم ہے سب کو مطلع کر دو" باگوپ نے اینڈریا کی بات کا جواب دینے کی بجائے مارٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہتر باس۔" مارٹن نے مودبانہ انداز میں سر جھکائے ہوئے جواب دیا اور پھر واپس مڑ گیا۔۔

"آؤ اینڈریا یہاں بیٹھ جاؤ۔۔ یہ شخص ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوا ہے اس نے میرے تین ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب میں نے اس سے اس کی اصلیت اگلوانی ہے"۔۔ باگوپ نے اینڈریا سے مخاطب ہو کر کہا۔۔

"ہوں۔۔" اینڈریا نے جواب دیا اور پھر اطمینان سے چلتی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔۔

اسی لمحے کاویہ لے کر آنے والا نوجوان بھی اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں الیکٹرک کاویہ موجود تھا۔

"اسے پلگ میں لگا دو۔۔" باگوپ نے کہا۔ اور نوجوان نے کاویے کی تار کو پلگ میں لگا دیا اور کاویہ باگوپ کے ہاتھ میں دے دیا۔۔

"دیکھو نوجوان میں تمہیں صرف ایک منٹ کی مہلت دیتا ہوں۔ اپنے متعلق سب کچھ سچ سچ بتا دو۔ ورنہ میں یہ کاویہ تمہاری آنکھوں میں گھسیڑ دوں گا" باگوپ نے کاویہ کا سرا ٹائیگر کی آنکھ کی طرف بڑھاتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں میں چوری کی نیت سے کوٹھی میں داخل ہوا تھا۔" ٹائیگر نے اسی طرح اطمینان سے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تم یوں باز نہیں آؤ گے" باگوپ نے پھنکارتے ہوئے کہا اور پھر الیکٹرک کاویہ کا سرا بندھے ہوئے ٹائیگر کی آنکھ کی طرف بڑھا دیا۔ اس کا انداز اتنا جارحانہ تھا کہ ٹائیگر نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔ اُسے یقین ہو گیا تھا کہ باگوپ جو کچھ کہہ رہا ہے وہی کرے گا۔ مگر وہ اپنی اصلیت بتانے سے مجبور تھا کیونکہ اس کی تربیت کچھ اس انداز میں ہوئی تھی کہ چاہے اس کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے وہ اپنی اصلیت نہیں بتا سکتا تھا۔۔

ادھر اینڈریا کے روپ میں جولیا یہ سوچ رہی تھی کہ یہ نوجوان کون ہے کیونکہ اس کی قد و قامت کا کوئی آدمی سیکرٹ سروس میں نہیں تھا۔ اور پھر بقول ایکسٹو کے تمام سیکرٹ سروس ہسپتال میں پڑی ہوئی ہے اس لئے اُسے اس بات کا تو یقین تھا کہ یہ نوجوان سیکرٹ سروس سے متعلق نہیں ہے۔ پھر آخر یہ کون ہے؟ کیا واقعی یہ کوئی عام چور ہے؟ مگر وہ کوئی فیصلہ نہ کر سکی تھی۔

پھر جیسے ہی کاویہ کا گرم سرا ٹائیگر کی پلکوں سے ٹکرایا ٹائیگر چیخ پڑا۔ "ٹھہرو۔۔ میں بتاتا ہوں۔" باگوپ نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

"اگر میں تمہیں سب کچھ بتا دوں تو اس بات کا کیا یقین ہے کہ تم میری بات کا اعتبار کر لو گے۔"؟ ٹائیگر نے کہا۔۔

"تم جو کہنا چاہتے ہو کہو۔۔ اس بات کا فیصلہ میں خود کرونگا کہ آیا تم سچ بول رہے ہو یا نہیں۔۔ اور سنو۔۔ میں یہ آخری تنبیہہ کر رہا ہوں کہ تم اپنی اصلیت اگل دو اگر تم نے مجھے ڈاج دینے کی کوشش کی تو نتیجہ تمہارے حق میں انتہائی خطرناک نکلے گا"۔۔ باگوپ نے کہا۔۔

پھر اس سے پہلے ٹائیگر کچھ کہتا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور نوجوان نے اندر داخل ہو کر کہا۔

"سر روم نمبر فائیو میں موجود نوجوان کو ہوش آ گیا ہے۔"

"عمران ہوش میں آ گیا ہے۔" باگوپ نے چونکتے ہوئے کہا۔۔

"عمران وہ یہاں کہاں آ گیا۔"؟ اینڈریا نے بھی چونکتے ہوئے کہا۔۔

"میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ میں نے ایک کارنامہ انجام دیا ہے۔۔ آؤ پہلے عمران سے مل آئیں اس سے بعد میں بات کریں گے۔" باگوپ نے فخریہ لہجے میں کہا اور پھر اپنے آدمیوں کو ٹائیگر کی نگرانی کا حکم دے کر وہ

اینڈریا کا بازو پکڑے کمرے سے باہر آگیا۔اس کے قدم تیزی سے روم فائیو کی طرف اٹھ رہے تھے جہاں عمران موجود تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عمران کو جب ہوش آیا تو وہ چند لمحے تو خالی الذہنی کی کیفیت میں بستر پر پڑا کمرے کی چھت کو گھورتا رہا۔آخر آہستہ آہستہ شعور کی دھندلی پرچھائیاں لاشعور پر چھاتی چلی گئیں اور اُسے سب کچھ یاد آگیا کہ کس طرح وزارت خارجہ کے سٹرانگ روم کی نگرانی کے دوران دھماکے سے اڑنے والی دیوار کے ٹکرانے سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔

اس نے چونک اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر اٹھ کر بستر پر بیٹھ گیا۔وہ بار بار اپنے جسم کو ٹٹول رہا تھا مگر سوائے سر میں ہلکی سی ٹیس کی موجودگی کے وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھا۔البتہ کمزوری ضرور محسوس ہو رہی تھی۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان نے اندر جھانکا اُسے بستر پر بیٹھے دیکھ کر وہ تیزی سے مڑا اور دروازہ باہر سے بند کر کے بھاگتا چلا گیا۔۔

"یہ میں کہاں آگیا ہوں۔۔کمرہ تو بالکل ہی نامانوس سا ہے۔"عمران نے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔

کمزوری کی زیادتی کی بنا پر وہ ایک بار پھر بستر پر لیٹنے پر مجبور ہو گیا۔اس کا ذہن مختلف کیفیات کا شکار ہو رہا تھا۔اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے ذہن میں کوئی چیز اُلٹ پلٹ ہو رہی ہو۔

اسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک لڑکی اور ایک نوجوان اندر داخل ہوئے عمران انہیں دیکھ کر ایک بار پھر اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔

"ہیلو عمران۔۔اب تم اپنے آپ کو کیسا محسوس کر رہے ہو"نوجوان نے آگے بڑھ کر عمران کے نزدیک آکر کہا۔۔

"ٹھیک ہی ہوں۔۔صرف سر میں کچھ کلبلاہٹ سی محسوس ہو رہی ہے"عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔تم شدید زخمی ہو گئے تھے اتنے کہ تمہارے بچنے کی کوئی امید نہیں تھی ہسپتال والوں نے تمہارے علاج سے انکار کر کے تمہیں ہسپتال سے باہر پھینک دیا تھا۔لیکن مجھے تم سے ہمدردی تھی اس لئے میں تمہیں اٹھا کر یہاں لے آیا اور تمہارا علاج کیا اور اب دیکھو تم ٹھیک ٹھاک ہو"نوجوان نے جو باگوپ تھا ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔اس کے لبوں پر پراسرار مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

"تمہارا بہت بہت شکریہ۔۔مگر تم کون ہو؟میں تو تمہیں نہیں جانتا۔"عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔۔

"میرا نام باگوپ ہے اور یہ میری ساتھی اینڈریا ہے۔"باگوپ نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔۔

اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے باگوپ کا لفظ سنتے ہی اس کے ذہن میں مسلسل دھماکے ہونے لگے ہوں اور پھر چند لمحوں بعد اُسے یوں محسوس ہوا جیسے دنیا میں اس کا ہمدرد صرف باگوپ ہی ہو۔۔۔

"اوہ باگوپ واقعی تم نے میری جان بچا کر مجھ پر احسان کیا ہے۔" عمران نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔۔

باگوپ کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی جبکہ اینڈریا کی نظروں میں انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔۔

"تم جس ملک کی خاطر اپنی جان ہتھیلی پر لئے ہوتے ہو اس ملک نے تمہیں ناکارہ سمجھ کر پھینک دیا اس لئے اب تم میرے ساتھ ملکر اس ملک کے خلاف کام کرو گے" اس بار باگوپ کا لہجہ تحکمانہ تھا۔۔

"ٹھیک ہے اب مجھے صحیح اندازہ ہو گیا ہے کہ جسے میں دوست سمجھتا تھا وہ میرا دشمن نکلا اور جسے میں اپنا دشمن سمجھتا تھا وہ میرا حقیقی دوست ہے میں ضرور تمہارے ساتھ ملکر اس ملک کے خلاف کام کروگا" عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا اُسے واقعی یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے دنیا میں اس کا حقیقی دوست صرف باگوپ ہو۔

"ٹھیک ہے۔۔ کیا تم اپنے آپ میں کوئی کمزوری محسوس کر رہے ہو۔۔؟" باگوپ نے کہا۔۔

"نہیں۔۔ اب میں ٹھیک ہوں۔۔ صرف ذہن میں ہلکی سی ٹیس کا احساس موجود ہے۔۔" عمران نے جواب دیا۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔ آہستہ آہستہ یہ بھی ٹھیک ہو جائے گی۔ آؤ میرے ساتھ اور ہم ملکر اس دشمن ملک کے خلاف کام کرنے کا کوئی لائحہ عمل بنائیں۔" باگوپ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران فوراً ہی بستر سے اتر کر کھڑا ہو گیا۔۔

اینڈریا بھی حیرت زدہ انداز میں اٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ کبھی باگوپ کو دیکھتی اور کبھی عمران کو۔۔

"حیرت زدہ ہونے کی ضرورت نہیں اینڈریا۔۔ اب مرتے دم تک عمران ہمارا دوست ہے ہمارا ساتھی ہے۔" باگوپ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر عمران کا ہاتھ پکڑ کر وہ کمرے سے باہر نکل آیا۔۔

اینڈریا خاموشی سے ان کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔۔

راہداری سے ہوتے ہوئے وہ دوبارہ اسی کمرے میں آ گئے جہاں ٹائیگر کرسی سے بندھا ہوا تھا۔۔

جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے ٹائیگر نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا ادھر عمران کی نظریں جیسے ہی ٹائیگر پر پڑیں وہ چونک پڑا،

ٹائیگر گو میک اَپ میں تھا مگر ظاہر ہے کہ عمران کی باریک بین نظروں سے وہ کیسے بچ سکتا تھا۔۔

"ٹائیگر تم"۔۔؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔۔

"کیا یہ تمہارا ساتھی ہے"۔۔؟ باگوپ نے چونک کر پوچھا۔۔

"ہاں۔۔ پہلے ضرور تھا مگر اب یہ میرا دشمن ہے" عمران نے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔۔

"کیا یہ سیکرٹ سروس سے متعلق ہے"۔۔؟ باگوپ نے دوسرا سوال کیا۔۔

"نہیں۔۔ یہ میرا پرسنل آدمی ہے اور اسے میں ہی اپنے ہاتھوں سے ختم کروں گا۔۔ مجھے ریوالور دو۔۔ میں زیادہ دیر تک اس کا وجود برداشت نہیں کر سکتا" عمران نے سخت لہجے میں کہا۔۔

"زیادہ جذبات میں آنے کی ضرورت نہیں عمران میں نے اس سے یہ پوچھنا ہے کہ اسے میرے ہیڈ کوارٹر کا پتا کیسے چلا"۔۔ باگوپ نے سخت لہجے میں کہا۔۔

"یہ میں ابھی پوچھ لیتا ہوں۔"عمران نے جواب دیا اور پھر وہ ٹائیگر کی طرف بڑھنے لگا۔۔

ٹائیگر حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا اُسے عمران کا انداز کچھ بدلا بدلا معلوم ہو رہا تھا اس نے اپنے آپ کو یہ سوچ کر مطمئن کر لیا کہ عمران یقیناً کوئی چال چل رہا ہے۔۔

عمران ٹائیگر کے قریب آ کر ایک لمحے کے لیے رکا دوسرے لمحے اس نے ایک ہاتھ سے ٹائیگر کے بال پکڑے اور دوسرے ہاتھ سے ایک زبردست تھپڑ اس کے منہ پر مارا تھپڑ کی آواز سے کمرہ گونج اٹھا تھپڑ اتنی قوت سے مارا گیا تھا کہ ٹائیگر کا گال پھٹ گیا اور اس سے خون بہنے لگا۔۔

ٹائیگر نے تکلیف کی شدت سے ہونٹ بھینچ لئے۔۔

"بتاؤ۔۔ تمہیں ہیڈ کوارٹر کے متعلق کس نے بتایا تھا"۔۔؟عمران نے پھنکارتے ہوئے کہا۔اس کا لہجہ یکسر اجنبیت لئے ہوئے تھا۔۔

"میں نے خود کلیو لگایا تھا"ٹائیگر نے مدھم لہجے میں جواب دیا۔۔

"کیسے کلیو لگایا تھا جلدی بتاؤ۔۔ ورنہ پوری بتیسی باہر نکال دونگا"عمران نے اس کے بالوں کو زور سے جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔۔

"مجھے اس پر شک پڑا تو میں نے اس کا تعاقب کیا یہ نارتھ ایسٹ بلڈنگ کی چوتھی منزل پر موجود دفتر انٹرنیشنل گولف ایسوسی ایشن میں گیا میں نے ان کی بات چیت سنی جس سے مجھے معلوم ہوا کہ ان کا ہیڈ کوارٹر یہ ہے چنانچہ میں یہاں چلا آیا۔۔"ٹائیگر نے جواب دیا اب ظاہر ہے وہ چھپا کر کیا کرتا جبکہ پوچھنے والا خود عمران تھا۔۔

"کیا یہ درست کہہ رہا ہے۔"؟عمران نے باگوپ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔۔

"ہاں۔۔ کہہ تو درست رہا ہے مگر میں حیران ہوں کہ اس نے ہماری بات سنی کیسے"۔۔؟ باگوپ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔۔

"اس بات کو چھوڑو۔۔اسے میں نے خود ٹریننگ دی ہے اور میرا آدمی ناممکن کو بھی ممکن کر لیتا ہے"عمران نے ٹائیگر کے بال چھوڑ کر دوبارہ باگوپ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں اس نے دوسرے کسی کو کچھ نہیں بتایا ہو گا" باگوپ نے سوچتے ہوئے کہا۔۔

"ہاں۔۔ تمہارا خیال درست ہے اگر یہ رپورٹ کرتا تو صرف مجھے اس لیے اگر ہم اسے ختم کر دیں تو ہمارے ہیڈ کوارٹر کا راز راز ہی رہے گا۔"عمران نے جواب دیا۔۔

"یہ ٹھیک ہے۔۔اس کا ختم کرنا ہی ضروری ہے۔" باگوپ نے بھی تائید میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔

"تو لاؤ ریوالور مجھے دو میں ایک ہی گولی سے اس کا قصہ پاک کر دیتا ہوں۔" عمران نے بڑے ٹھوس لہجے میں جواب دیا۔۔

"نہیں۔۔ یہ کام میرے آدمی بخوبی کر سکتے ہیں۔۔ آؤ ہم اس سے زیادہ اہم موضوع پر بات کرتے ہیں" باگوپ نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا شاید وہ ابھی عمران کی طرف سے پوری طرح مطمئن نہیں تھا اس لئے وہ اس کے ہاتھ میں ریوالور دیتے ہوئے کترا رہا تھا۔۔

"چلو جیسے تمہاری مرضی لیکن اگر کوئی گڑبڑ ہو گئی تو پھر مجھے گلہ نہ دینا۔" عمران نے کہا۔۔

"کیسی گڑبڑ۔۔؟" باگوپ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔۔

"میرا مطلب ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ تمہارے آدمیوں سے فرار ہو جائے۔۔" عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں بندھا ہوا آدمی کیسے فرار ہو سکتا ہے۔" باگوپ نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس نے کمرے میں موجود اپنے دو آدمیوں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

"ہمارے جانے کے بعد اسے گولی مار دینا اور اس کی لاش شہر کے کسی گٹر میں پھینک دینا۔"

"آپ کے حکم کی تکمیل ہو گی باس۔" ان میں سے ایک نے سر جھکائے ہوئے جواب دیا۔۔

"آؤ عمران۔۔ آؤ اینڈریا۔" باگوپ نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ دونوں کو لئے ہوئے کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جولیا کے میک اَپ سے فارغ ہو کر بلیک زیرو دوبارہ آپریشن روم میں آ گیا اور اس نے وہ ٹرانسمیٹر آن کر کے اپنے سامنے رکھ لیا جس کا تعلق جولیا کے کان کی لو میں لگے ہوئے رسیونگ سیٹ سے تھا۔

جولیا ٹیکسی میں بیٹھ کر ہوٹل پہنچ گئی اور پھر جب اس نے باگوپ کے ساتھ ٹرانسمیٹر پر بات چیت کی تو وہ ساری بات چیت بلیک زیرو نے بھی سُن لی اور اس طرح اسے یہ علم ہو گیا کہ مجرموں کا ہیڈ کوارٹر یونٹ کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں ہے۔ بلیک زیرو نے اٹھ کر الماری کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر مخصوص فریکونسی سیٹ کی یہ ٹرانسمیٹر آلہ سماعت کی طرز پر بنایا گیا تھا۔ یہ بالکل اسی طرح کا تھا جس طرح بہرے کانوں میں لگاتے ہیں۔۔

بلیک زیرو نے اس کا رسیور کان میں لگایا اور ٹرانسمیٹر جیب میں ڈال کر اس نے بڑی تیزی سے اپنا میک اَپ کیا لباس تبدیل کر کے اس نے ریوالور لوڈ کر کے جیب میں ڈالا اور پھر ایکسٹو کی مخصوص نقاب بھی اٹھا کر جیب میں ڈال لی اس کے بعد اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور زیرو ہاؤس کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔۔

"یس جوزف دی گریٹ سپیکنگ۔"

"طاہر بول رہاہوں جوزف فوراگیونٹ کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ پر پہنچ جاؤ۔۔ مسلح ہو کر آنا۔اور کوٹھی کے قریب چھپ جانا۔ میں وہیں آرہاہوں میں نے سرخ ٹائی لگائی ہو گی بس اس سے مجھے پہچان لینا کیونکہ میں میک اَپ میں ہوں گا" بلیک زیرو نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔۔

"عمران صاحب کہاں ہیں وہ تواب مجھ سے بات بھی نہیں کرتے۔" جوزف نے کہا۔۔

"عمران صاحب زخمی ہو گئے ہیں اور شاید انہیں زخمی حالت میں اغوا کر کے اسی کوٹھی میں لے گئے ہیں۔" طاہر نے اسے بتایا۔۔

"اوہ گاڈ میرا باس زخمی ہے اور میں یہاں مزے میں بیٹھا ہوں۔ طاہر صاحب میں اس کوٹھی کی اینٹ سے اینٹ بجادوں گا۔بس میں آرہاہوں۔" جوزف کی آواز میں بے پناہ جوش اور غصہ جھلک رہا تھا۔

"جذباتی بننے کی ضرورت نہیں اس طرح عمران کو نقصان بھی پہنچ سکتا ہے میری ہدایات کے بغیر تم نے کچھ نہیں کرنا ورنہ میں عمران کو تمہاری شکایت کر دوں گا" بلیک زیرو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

"اچھا۔ جیسے آپ کہیں۔" جوزف کے لہجے میں مایوسی تھی۔۔

"بس تم وہیں پہنچ کر میراانتظار کرو۔" بلیک زیرو نے کہااور پھر رسیور رکھ دیا۔۔

اس نے جوزف کو شکایت کی دھمکی دے کر رام کر لیا تھاورنہ اسے جوزف کے جذباتی پن کی خبر تھی کہ وہ وہاں جاکر بلادریغ کوٹھی کے اندر گھس جاتااور فائرنگ شروع کر دیتا۔

ٹیلیفون سے فارغ ہو کر بلیک زیرو سے گیراج سے کار نکالی اور دانش منزل سے نکل کر اس کارُخ یونٹ کالونی کی طرف تھا۔

جب اس کی کار یونٹ کالونی کے قریب پہنچی تو اس نے کار ایک طرف جھنڈ میں روکی اور پھر کار کی سیٹ اٹھا کر اس نے اس میں سے ایک چھوٹی سی مشین گن اٹھائی اور اسے اپنے کوٹ کے اندر رکھ کر وہ دروازہ بند کر کے باہر نکل آیا۔ باہر آکر اس نے آلہ سماعت کا بٹن دبایا۔ بٹن دباتے ہی اس کے کانوں میں آواز آئی۔۔

"ہیلو عمران۔۔اب تم اپنے آپ کو کیسا محسوس کر رہے ہو۔۔"؟آواز کسی نوجوان کی معلوم ہو رہی تھی۔

بلیک زیرو عمران کا نام سُن کر بُری طرح چونک پڑا۔۔

"ٹھیک ہی ہوں صرف سر میں کچھ کلبلاہٹ سی محسوس ہو رہی ہے۔۔" عمران کی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی اس کے دل میں لڈو پھوٹنے لگے کہ عمران بخیریت ہے اب اسے کسی قسم کا فکر نہ تھا اول تو عمران اپنادفاع بخوبی کر سکتا تھا اور پھر وہ خود باہر موجود تھا اینڈریا کے روپ میں جولیا اندر موجود تھی۔۔

اب وہ مکمل طور پر مطمئن ہو گیا اور پھر وہ آگے بڑھنے کی بجائے مڑ کر واپس کار کی طرف چل پڑا اور کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا وہ پہلے ان کی باتیں سُن کر مکمل حالات جاننا چاہتا تھا مگر جیسے جیسے گفتگو آگے بڑھتی چلی گئی وہ بے چین اور مضطرب ہوتا چلا گیا۔ عمران کی بات چیت سے یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ مجرموں کے ساتھ مل گیا ہے مگر عمران کا کردار اس قسم کا نہ تھا کہ وہ کوئی ایسی حرکت کرتا۔۔اس نے سینکڑوں بار ایسا

ہوتے دیکھا تھا کہ عمران بظاہر مجرموں سے مل جاتا تھا مگر بعد میں وہ مجرموں کی گردنیں توڑنے میں ایک لمحے کے لئے بھی نہ جھجکتا اس لئے وہ اپنے آپ کو یہی تسلی دیکر مطمئن کر رہا تھا۔

مگر جب ٹائیگر کا ذکر آیا تو وہ ایک بار پھر چونک پڑا۔ اُسے یہ خیال بھی نہ تھا کہ ٹائیگر پہلے ہی ہیڈ کوارٹر کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اسے اور تسلی ہو گئی کہ اب باگوپ کا نکل جانا ناممکن ہو گیا ہے۔ مگر پھر تیزی سے حالات بدلتے چلے گئے۔ عمران ٹائیگر کو ختم کرنے پر تُلا ہوا تھا اور اس کے لہجے سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے اس پر عمل بھی کر گزرے گا۔۔

بلیک زیرو کو عمران کے ساتھ کام کرتے ہوئے عرصہ گزر گیا تھا اور اس کا ہر انداز پہچانتا تھا۔ اس لئے اسے ایک بار تشویش ہونے لگی۔ اور اس وقت تو اُسے عمران کی تبدیلی کا یقین ہو گیا جب اس نے تھپڑ کی آواز سُنی وہ چونک کر کار سے باہر نکل آیا اس کا رواں رواں مضطرب اور بے چین تھا۔ حالات کی یہ غیر متوقع تبدیلی اس کے ذہن کے کسی خانے میں فٹ نہ ہو رہی تھی وہ کسی بھی طرح اپنے آپ کو مطمئن نہ کر پا رہا تھا۔ اس کی چھٹی حِس مسلسل خطرے کی الارم بجا رہی تھی۔۔

وہ جھنڈ سے باہر نکل کر جب کوٹھی کی طرف بڑھا تو اچانک ایک دیوار کی اوٹ سے جوزف نکل کر اس کے سامنے آ گیا۔۔

"طاہر صاحب۔" جوزف نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"جوزف۔۔۔ عمران کوٹھی کے اندر ہے۔۔ مگر وہ مجرموں سے مل گیا ہے اس لئے ہمیں براہِ راست اندر نہیں جانا چاہیئے بلکہ ہم کوٹھی کی پشت سے اندر داخل ہوں گے۔۔" بلیک زیرو نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

"نہیں طاہر صاحب۔۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔۔ یکدم ایمپاسیبل۔۔۔ باس مجرموں سے نہیں مل سکتا۔" جوزف نے انتہائی سخت لہجے میں جواب دیا۔۔

"اچھا اچھا۔۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔ آؤ چلیں۔۔" بلیک زیرو نے اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے کوٹھی کی پشت پر آ گئے۔۔

پھر بلیک زیرو نے جیب سے رسی نکالی اور اس کی کمند بنا کر دیوار پر پھینک دی اور چند لمحوں بعد وہ دونوں اس کمند کے ذریعے دیوار سے ہو کر دوسری طرف کود گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ڈارلنگ۔۔ یہ تم نے عمران کے ساتھ کیا کیا ہے۔۔؟ کہیں یہ دھوکہ نہ دے جائے۔۔ بہت چالاک آدمی ہے یہ" کمرے سے باہر نکلتے ہی اینڈریا نے باگوپ کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔۔

"بے فکر رہو۔۔ میں نے اس پر ہائیڈرو تھراپی کا عمل کیا ہے اور اب اس کا ذہن الٹ گیا ہے پہلے یہ محب وطن تھا۔۔ اب یہ ملک کا دشمن ہے۔ پہلے میرا دشمن تھا اب میرا دوست ہے۔" باگوپ نے بھی سرگوشی میں اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

"اوہ۔۔مگر کہیں ایسا وقتی طور پر نہ ہو۔" اینڈریا نے جان بوجھ کر کہا وہ اس بارے میں زیادہ سے زیادہ باگوپ سے اگلوانا چاہتی تھی۔۔

"ارے نہیں ڈارلنگ۔۔بے فکر رہو۔۔ہائیڈروتھراپی کا توڑ بے حد مشکل ہے۔۔اینٹی ہائیڈروتھراپی کا عمل دنیا کے چند ڈاکٹر ہی کر سکتے ہیں اور پھر کیسے پتہ لگ سکتا ہے کہ یہ عمل ہو چکا ہے۔" باگوپ نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور اینڈریا خاموش ہو گئی۔۔

عمران ان کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا ان کے درمیان خاصا فاصلہ تھا اس لئے عمران ان کی سرگوشیاں نہ سُن سکا اور پھر وہ تھا بھی اپنے خیالوں میں مست کمرے میں جا کر وہ تینوں بیٹھ گئے۔

"عمران۔! یہ بتاؤ کہ اب تمہارا کیا ارادہ ہے۔"؟ باگوپ نے پوچھا۔۔

"میرا تو جی چاہ رہا ہے کہ اس ملک کو آگ لگا دوں۔۔یہاں میرے ساتھ بڑی بے انصافی ہوتی رہی ہے۔۔میں تو حیران ہوں کہ اس سے پہلے مجھے کیوں اس بات کا احساس نہ ہو سکا۔" عمران نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا۔۔

"نہیں۔۔۔یوں خوامخواہ آگ لگانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔میں ایک مشن پر کام کر رہا ہوں جس سے تمہارا انتقام بھی پورا ہو جائے گا اور ہمیں بے پناہ دولت بھی مل جائے گی پھر ہم اس ملک سے چلے جائیں گے اور کسی اور ملک میں جا کر عیش کریں گے" باگوپ نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔

"کیا مشن ہے تمہارا۔۔مجھے بتاؤ۔۔تم یہیں بیٹھے رہنا۔۔میں وہ مشن پورا کر دونگا۔" عمران نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔۔

"میں نے اس مشن کو "ڈیتھ مشن" کا نام دیا ہے۔۔اور درحقیقت اس مشن کی کامیابی اس ملک کی موت ہو گی۔" باگوپ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

"تم فضول بات مت کرو۔۔اپنا مشن بتاؤ۔۔میں زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔۔" عمران نے اس بار قدرے تلخ لہجے میں کہا۔۔

باگوپ اس کی بات سُن کر چونک پڑا ایک لمحے کے لئے اس کی آنکھوں میں تشویش کی جھلکیاں ابھر آئیں مگر جب اس نے عمران کی آنکھوں میں دیکھا تو اُسے سوائے سچائی اور معصومیت کے اور کچھ نظر نہ آیا۔اس پر وہ قدرے مطمئن ہو گیا مگر اس کے باوجود ایک عجیب سی الجھن اس کے دماغ پر طاری ہو گئی۔۔

"میرے مشن کے کئی حصے ہیں۔۔مشن کا پہلا حصہ تو اس ملک کی سیکرٹ سروس کی تباہی ہے۔" باگوپ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔

"یہ کونسی بڑی بات ہے۔۔۔تم اس بات کو مجھ پر چھوڑ دو۔۔میں تمہیں ایکسٹو سمیت سب کی لاشیں گنوا دوں گا۔۔" عمران نے بڑے عزم بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تم ایکسٹو کو جانتے ہو۔"؟ اینڈریا جواب تک خاموش بیٹھی تھی چونک کر پوچھا۔ چونکہ وہ جولیا تھی اس لئے فطری طور پر اپنے تجسس کو نہ چھپا سکی اور اس نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ عمران اس ماحول میں ایکسٹو کی شخصیت پر پڑا پردہ اٹھادے۔۔

عمران نے اینڈریا کی بات سُن کر چونک کر اُسے دیکھا اور اس کی تیز نظریں جولیا پر جم سی گئیں اچانک اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔۔

"ہوں۔۔ تو جولیا صاحبہ یہاں تشریف فرما ہیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔۔

"کک۔۔ کیا۔۔ کیا مطلب۔۔ میں اینڈریا ہوں۔۔ جولیا نہیں۔۔" جولیا اس کی بات پر یکدم گھبرا گئی۔۔

اور نہ صرف جولیا بلکہ باگوپ بھی چونک پڑا اس نے بجلی کی سی تیزی سے ریوالور نکال کر جولیا کو کور کر لیا۔۔

"مجھے مطمئن کرو۔۔ ورنہ میں گولی مار دونگا۔" باگوپ کے لہجے میں تلوار کی سی کاٹ تھی۔۔

"اس نے کیا مطمئن کرنا ہے۔۔؟ میں تمہیں مطمئن کر دیتا ہوں۔۔ تم ساری عمر سر پٹکتے رہو تب بھی اس کی اصلیت نہیں جان سکو گے۔۔ یہ آئیوڈین میک اپ ہے اور اس میک اپ کا فارمولا میری اپنی ایجاد ہے۔۔ تم اس کا چہرہ آئیوڈین کے محلول سے دھلواؤ تو اصلیت سامنے آجائے گی۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

جولیا نے اصلیت کھلنے پر یکدم ایکشن میں آنے کا فیصلہ کیا اور اس نے برق کی سی تیزی سے باگوپ کے ریوالور پر ہاتھ ڈال دیا اور وہ باگوپ کے ہاتھ سے ریوالور چھیننے میں کامیاب بھی ہو گئی مگر اسی لمحے عمران کی لات حرکت میں آئی اور جولیا کے ہاتھ سے ریوالور نکلتا چلا گیا۔ عمران نے پلک جھپکنے میں جولیا کو اپنے ایک ہاتھ میں جکڑ لیا جکڑا بھی کچھ اس طرح کہ جولیا حرکت کرنے سے بھی قاصر رہ گئی۔۔

باگوپ نے زور سے تالی بجائی دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور دو مسلح نوجوان اندر داخل ہوئے۔۔

"رسی لاؤ فوراً۔" باگوپ نے چیخ کر کہا اور ایک نوجوان نے جیب سے رسی کا گچھا نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا۔۔

"اس لڑکی کے ہاتھ پیر اچھی طرح باندھ دو۔۔" باگوپ نے چیختے ہوئے کہا غصے کی شدت سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔

نوجوان نے پلک جھپکنے میں جولیا کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے کرسی پر بٹھا دیا۔۔

"مارٹن کو کہو آئیوڈین کا محلول بنا کر لائے۔۔" باگوپ نے اسے حکم دیا اور نوجوان تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

"اگر یہ واقعی اینڈریا نہیں تو میں تمہارا تہہ دل سے ممنون ہوں۔۔ تم نے مجھے یقینی موت سے بچا لیا ہے۔" باگوپ نے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔۔

"یہ جولیا ہے۔۔پہلے تو میں نے اس پر توجہ نہیں کی تھی مگر جب اس نے ایکسٹو کے متعلق پوچھا تو میں چونک پڑا اور میں نے اسے غور سے دیکھا اور میری نظروں سے یہ بچ نہیں سکتی تھی۔۔

جولیا دانت بھینچے خاموش بیٹھی تھی ظاہر ہے وہ کر بھی کیا سکتی تھی جب عمران ہی دشمن ہو جائے اور باگوپ اسے پہلے ہی بتا چکا تھا کہ وہ عمران پر کوئی عمل کر چکا ہے اس لئے اسے یقین تھا کہ عمران کوئی چال نہیں چل رہا بلکہ درحقیقت وہ مجرموں سے مل چکا ہے چند لمحوں بعد نوجوان ہاتھ میں ایک بوتل لئے اندر داخل ہوا۔۔

"اس محلول سے اس کا منہ دھلواؤ۔" باگوپ نے کہا اور نوجوان نے بوتل سے محلول نکال کر جولیا کا منہ دھونا شروع کر دیا۔۔

محلول اچھی طرح ملنے کے بعد جب اس نے کپڑے سے اس کے چہرے کو رگڑا تو آئیڈین میک اپ صاف ہو گیا اور جولیا کی اصل شکل نکل آئی۔۔

"ہوں۔۔میں اسے کسی بھی حالت میں زندہ نہیں چھوڑو گا۔" باگوپ نے پھنکارتے ہوئے کہا۔اور اس نے ریوالور اٹھا کر اس کا رخ جولیا کی طرف کر دیا اس کی آنکھوں سے آگ سی نکل رہی تھی اور عمران بڑے اطمینان سے بیٹھا جولیا کی موت کا تماشا دیکھ رہا تھا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جیسے ہی عمران اینڈریا اور باگوپ کمرے سے باہر نکلے کمرے میں موجود دونوں مسلح نوجوانوں نے تیزی سے ریوالور نکال لئے اور ان کا رخ ٹائیگر کی طرف کر کے کہنے لگے۔۔

"اپنی موت کے لئے تیار ہو جاؤ نوجوان۔۔"

"میں پوری طرح تیار ہوں۔۔تم اپنا کام کرو۔" ٹائیگر نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔۔

وہ دونوں نوجوان اس کے اس اطمینان پر کھٹک سے گئے ایک لمحے کے لئے وہ سوچنے لگے کہ ٹائیگر اتنا مطمئن کیوں ہے۔۔؟

اور وقفے کا ہی لمحہ ان پر بھاری پڑا ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور جس کرسی پر وہ بیٹھا تھا وہ کرسی تیر قضا کی طرح اڑتی ہوئی ان دونوں سے ٹکرائی اور وہ دونون نیچے گر پڑے۔۔

پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتے ٹائیگر نے جھپٹ کر جیب سے سائیلنسر لگا ہوا ریوالور نکال لیا جو ابھی تک اس کی جیب میں تھا اور ظاہر ہے اس نے ٹریگر دبانے میں دیر نہ کی ہو گی اور وہ دونوں ٹائیگر پر حملہ کرنے کی حسرت دل میں لئے ٹھنڈے ہو گئے وہ دراصل اسی خیال میں مارے گئے کہ ٹائیگر کرسی سے بندھا ہوا ہے اور ٹائیگر اس لئے مطمئن تھا کہ وہ جب بھی چاہے پانسا پلٹ سکتا ہے اب اس کو ان کی بدقسمتی ہی کہنا چاہیئے کہ انہوں نے ٹائیگر کو بے ہوش کرنے کے بعد اس کی تلاشی نہ لی تھی ورنہ شائد اتنی جلدی نہ مارے جاتے اور ٹائیگر اگر کسی طرح ان کی مشین گن سے انہیں مار بھی لیتا تو ظاہر ہے مشین گن کی آواز باہر موجود مسلح افراد کو چونکا دیتی اور پھر ٹائیگر کا یہاں سے زندہ بچ نکلنا مشکل ہو جاتا۔۔

ان دونوں کو ختم کرنے کے بعد ٹائیگر نے ریوالور دوبارہ جیب میں ڈالا اور ایک مشین گن اٹھا کر دروازہ کھول کر باہر جھانکا باہر کی راہداری خالی پڑی تھی وہ تیزی سے باہر نکل آیا اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ جلد از جلد کوٹھی

سے باہر نکل جائے کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ یہاں مجرموں کی نفری زیادہ ہے اور اکیلے آدمی کا یہاں کام نہیں ہے دوسرا اسے یہ بھی خیال تھا کہ عمران خود مجرموں کے ساتھ چال چل رہا ہے اس لئے وہ خود کوئی چکر چلائے گا۔۔

چنانچہ راہداری سے ہوتا ہوا وہ برآمدے میں آیا اور پھر کسی کی نظروں میں آئے بغیر وہ سیڑھیوں پر چڑھتا چلا گیا۔۔

جیسے ہی اس نے چھت پر موجود دروازے سے قدم باہر نکالا اچانک ایک قوی ہیکل ہاتھ نے اس کی گردن گرفت میں لے لی اور ساتھ ہی ریوالور کی نال اس کی کمر سے لگ گئی۔

"خبردار اگر حرکت کی تو۔۔" ایک آواز نے پھنکار ماری۔

اور ٹائیگر چونک پڑا کیونکہ وہ ایکسٹو کا مخصوص لہجہ پہچان گیا تھا۔

"میں ٹائیگر ہوں جناب۔۔ عمران کا ساتھی۔۔۔" ٹائیگر نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ٹائیگر۔۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"اسے چھوڑ دو جوزف۔۔۔" بلیک زیرو نے جوزف سے کہا جس نے ایک ہاتھ سے اس کی گردن جکڑی ہوئی تھی اور جوزف نے بازو ہٹا لیا۔

"جناب۔۔۔ عمران صاحب بھی یہاں موجود ہیں"۔۔۔ٹائیگر نے ایکسٹو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔۔۔"اس وقت جولیا شدید خطرے میں ہے ۔۔۔ آؤ ہمیں ہر قیمت پر اسے بچانا ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

اور پھر وہ تینوں سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آ گئے۔

"جناب۔۔۔ دوسری منزل میں ایک بالکونی سے اس میں ہر کمرے کی کھڑکی موجود ہے۔ ہمیں پہلے وہاں سے وہ کمرہ چیک کرنا چاہیے"۔۔۔ٹائیگر نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آؤ"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور پھر وہ بالکونی کی طرف مڑ گئے۔

جوزف مشین گن سنبھالے بالکونی کے سرے پر رک گیا اور ٹائیگر اور بلیک زیرو آگے بڑھتے چلے گئے۔

وہ بڑی احتیاط سے ہر کمرے میں جھانک رہے تھے اور پھر بالکونی کے آخری کھڑکی سے جھانکتے ہی انہیں وہ منظر نظر آ گیا جس کی تلاش میں تھے۔

اس کمرے میں جولیا ایک کرسی سے بندھی ہوئی تھی اور باگوپ ہاتھ میں ریوالور سنبھالے سامنے کھڑا تھا جبکہ عمران بڑے اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ایک مسلح نوجوان کسی محلول سے جولیا کا منہ صاف کر رہا تھا۔

بلیک زیرو نے کھڑکی کے پٹ کو ہلکے سے دبایا۔ کھڑکی اندر سے بند نہیں تھی اس نے درز پیدا ہوتے ہی اس میں مشین گن کی نال ٹکا دی اور ٹریگر پر انگلی رکھ کر حالات سے نپٹنے کے لیے تیار ہو گیا۔

ٹائیگر بھی کھڑکی کے شیشے سے اندر کا منظر دیکھ رہا تھا اور جب اس نے اینڈریا کے میک اپ میں جولیا کو نکلتے دیکھا تو وہ حیران رہ گیا۔ اسے یقین ہو گیا کہ اس کی نشاندہی یقیناً عمران نے کی ہو گی۔ عمران کی اس ذہنی قلابازی نے اس کا اپنا دماغ الٹ دیا تھا۔ کبھی وہ کچھ سوچتا، کبھی کچھ۔۔۔ کبھی اسے یہ سب کچھ عمران کی چال نظر آتا اور کبھی اس کا دماغ گھوم جاتا۔

اور اسی لمحے اس نے دیکھا کہ باگوپ نے ریوالور کا رخ جولیا کی طرف کیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی انگلی ٹریگر پر حرکت کرنے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جولیا کی موت اب یقینی ہو چکی تھی۔ باگوپ ریوالور سنبھالے سامنے کھڑا تھا اس کی آنکھوں سے چنگاریاں نکل رہی تھیں اور وہ کسی بھی لمحے ٹریگر دبانے والا تھا جبکہ عمران بڑے اطمینان سے نزدیکی کرسی پر بیٹھا تھا جیسے جولیا کی موت ہی اس کی زندگی کا سب سے بڑا مشن ہو۔

جولیا کا منہ صاف کرنے والا مسلح نوجوان عمران کے قریب ہی مشین گن سنبھالے کھڑا تھا۔ وہ بھی پوری طرح چوکنا اور ہوشیار نظر آ رہا تھا۔

جولیا نے آخری بار حسرت بھرے انداز میں عمران کی طرف دیکھا مگر عمران کی آنکھوں میں اس کے لیے ہمدردی کی کوئی جھلک نہیں تھی بلکہ ایک بے پایاں سا اطمینان جھلک رہا تھا جیسے یہ سب کچھ اس کی عین منشا کے مطابق ہو رہا ہو۔

اور پھر باگوپ نے دانت بھینچتے ہوئے ریوالور کا ٹریگر دبا دیا جیسے ہی اس کی انگلی نے ٹریگر پر حرکت کی کمرہ مشین گن کی گولیوں سے گونج اٹھا اور باگوپ چیخ مار کر نیچے الٹ گیا جبکہ مسلح نوجوان کے حلق سے بھی چیخ نکلی اور وہ جولیا کے اوپر گر کر تڑپنے لگا۔

عمران فائرنگ ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس نے پلک جھپکتے میں گرتے ہوئے مسلح نوجوان کے ہاتھ سے مشین گن چھینی اور اس کا رخ اوپر کھڑکی کی طرف کر کے فائر کھول دیا۔

مشین گن کی فائرنگ سے کھڑکی کے شیشوں کے پرخچے اڑ گئے۔ مگر بلیک زیرو اور ٹائیگر دونوں تیزی سے نیچے جھک گئے تھے اس لیے گولیاں ان کے سروں پر سے گزرتی چلی گئیں۔

باگوپ کے بازو میں گولی لگی تھی اور وہ فرش پر ہی لوٹ رہا تھا۔ عمران نے انتہائی پھرتی سے اسے گھسیٹ کر ایک صوفے کی آڑ میں کر دیا۔

مشین گن کی فائرنگ کی آوازیں سن کر کمرے کا دروازہ تیزی سے کھلا اور دو مسلح نوجوان پھرتی سے اندر داخل ہوئے مگر عین اسی لمحے کھڑکی سے ایک بار پھر فائر ہوا اور دونوں وہیں دروازے پر ہی ڈھیر ہو گئے۔

"یہاں سے نکل چلو عمران۔۔۔" باگوپ نے بازو پکڑتے ہوئے دانت بھینچ کر کہا اور اس نے پچھلی دیوار پر زور سے مکا مارا۔ دیوار درمیان سے پھٹتی چلی گئی سیڑھیاں نیچے چلی جا رہی تھیں وہ دونوں تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے نیچے اترتے چلے گئے۔

سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا باگوپ نے دروازے کی سائیڈ پر موجود لکڑی کی ایک کھونٹی کو زور سے کھینچا اور دروازہ کھل گیا۔اب وہاں ایک طویل سرنگ نظر آرہی تھی وہ دونوں اس سرنگ میں تیزی سے بھاگتے چلے گئے۔

باگوپ کے بازو سے بے تحاشا خون بہہ رہا تھا اس لیے اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔

عمران نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر جھپٹ کر اسے کاندھے پر اٹھا لیا اور تیزی سے سرنگ میں دوڑتا چلا گیا۔ سرنگ کے اختتام پر ایک پتھر کی چٹان تھی۔

"اس کی جڑ میں زور سے پیر مارو یہ چٹان ہٹ جائے گی" باگوپ نے کہا اور عمران نے اسی طرح کیا۔چٹان ہٹتی چلی گئی اور عمران باہر آگیا۔اب وہ کالونی سے کافی دور کھیتوں کے درمیان تھا۔

"مجھے اتار دو۔۔۔اب میں چل لوں گا۔۔" باگوپ نے کہا اور عمران نے اسے نیچے اتار دیا پھر اس نے جیب سے رومال نکال کر باگوپ کے زخم پر پٹی باندھی۔

"آؤ یہاں سے نکل چلیں۔۔۔کہیں وہ لوگ ہمارا پیچھا نہ کریں۔"عمران نے کہا اور باگوپ خاموشی سے چلتا ہوا اس کے ساتھ ساتھ کھیتوں میں سے نکل کر مین روڈ پر آگئے۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد انہیں ایک ٹیکسی مل گئی۔

"ہائی وے کالونی لے چلو"عمران نے باگوپ کو سہارا دے کر ٹیکسی میں بٹھاتے ہوئے کہا۔

اور ڈرائیور نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

"ہائی وے کالونی" باگوپ نے کچھ کہنا چاہا۔

"بے فکر رہو۔۔۔وہاں کوئی نہیں پہنچ سکے گا اور تم جو کچھ چاہتے ہو وہ اب مجھ پر چھوڑ دو۔۔۔دیکھو میں کیا کرتا ہوں"عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور باگوپ نے مطمئن ہو کر سیٹ کی پشت سے اپنا سر ٹکا دیا۔

جس طرح عمران اسے بچا کر ہیڈ کوارٹر سے نکال لایا تھا اس سے اسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ اب پوری طرح اس کے قابو میں ہے۔اور ہائیڈرو تھراپی کا عمل کامیاب رہا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بلیک زیرو نے باگوپ کی انگلی کو ٹریگر پر حرکت کرتے دیکھ کر مشین گن کا فائر کھول دیا۔اس نے اپنی طرف سے یہ خیال رکھا تھا کہ عمران یا جولیا زخمی نہ ہو اور یہی وجہ تھی کہ وہ براہ راست باگوپ پر فائر نہ کر سکا۔البتہ اس کی فائرنگ سے وہ مسلح نوجوان ہلاک ہو گیا اور باگوپ زخمی ہو کر نیچے گر گیا۔پھر اس سے پہلے کہ وہ دوسرا فائر کھولتا عمران نے برق کی سی تیزی سے اس پر فائر کھول دیا اور وہ دونوں یعنی ٹائیگر اور بلیک زیرو بال بال بچ گئے۔مگر جب چند لمحوں تک عمران کی طرف سے دوسرا فائر نہ ہوا تو بلیک زیرو نے ذرا سا سر اٹھا کر اندر جھانکا اور اسی لمحے دو مسلح نوجوان کمرے میں داخل ہوئے۔اس نے ایک بار پھر ان پر فائر کھول دیا اور وہ دونوں وہیں دروازے میں ہی ڈھیر ہو گئے۔اس کے بعد نیچے سے فائرنگ نہ کی گئی تو بلیک زیرو نے ایک بار پھر اندر

جھانکا۔اب کمرے میں جولیا اکیلی کرسی سے بندھی بیٹھی تھی۔اس کی نظریں اوپر لگی ہوئی تھیں۔اس نے جب کھڑکی میں نقاب لگا چہرہ دیکھا تو وہ چیخ پڑی۔

"عمران اور باگوپ فرار ہوگئے ہیں باس"

"جوزف۔ٹائیگر۔۔۔تم سیڑھیوں سے نیچے اترو اور جو سامنے آئے بلادریغ بھونتے چلے جاؤ"۔۔۔بلیک زیرو نے ان دونوں کو حکم دیا اور پھر اس نے کھڑکی کا پٹ پکڑ کر اپنا جسم اندر کی طرف لٹکایا اور نیچے چھلانگ لگادی۔وہ پنجوں کے بل زمین پر گرا اور پھر اچھل کر کھڑا ہوگیا۔

"سس۔۔۔سر عمران ہمارے خلاف ہوگیا ہے۔"جولیا نے دانت بھینچتے ہوئے اس سے مخاطب ہوکر کہا۔

"مجھے معلوم ہے"۔۔۔بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس نے جھپٹ کر جولیا کے ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسی کھولنی شروع کردی۔

اسی لمحے باہر سے بے تحاشا فائرنگ کی آوازیں گونجنے لگیں اور اس کے ساتھ ہی چیخیں بھی۔

جولیا کے ہاتھ کھول کر بلیک زیرو مشین گن اٹھائے تیزی سے دروازے کی طرف لپکا۔جبکہ جولیا اپنے پیروں کی رسیاں کھولنے میں مصروف ہوگئی۔

چند لمحوں تک باہر سے فائرنگ کی آوازیں آتی رہیں پھر خاموشی چھاگئی۔

جولیا اب آزاد ہوچکی تھی اور وہ دروازے کی طرف بڑھنے ہی والی تھی کہ دروازہ کھلا اور بلیک زیرو،ٹائیگر اور جوزف اندر داخل ہوئے۔

"عمران اور باگوپ کدھر سے فرار ہوئے ہیں۔۔۔؟"بلیک زیرو نے جولیا سے مخاطب ہوکر کہا۔

"وہ صوفے کے پیچھے چھپ گئے تھے۔۔۔پھر اچانک صوفے کی پچھلی دیوار پھٹی اور اس میں غائب ہوگئے" جولیا نے جواب دیا۔

بلیک زیرو تیزی سے صوفے کے پیچھے لپکا اس نے وہاں ایک ایک انچ زمین کو غور سے دیکھا مگر اسے ایسی کوئی چیز نظر نہ آئی جس سے وہ راستہ ڈھونڈ سکتا۔چند لمحوں بعد وہ ہاتھ جھاڑتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"بہر حال وہ دونوں نکل جانے میں کامیاب ہوگئے ہیں اور ہمیں عمران کو ہر حالت میں ڈھونڈنا پڑے گا۔۔۔ورنہ ہمارے لیے انتہائی خطرناک بھی ثابت ہوسکتا ہے"بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"مگر سر عمران صاحب"۔۔۔ٹائیگر نے کچھ کہنا چاہا۔

"تم نہیں جانتے۔۔۔مجرم نے اس پر ہائیڈرو تھراپی کا عمل کیا ہے۔اب عمران ہمارا دشمن اور مجرم کا ساتھی ہے۔۔۔بہر حال جولیا۔۔۔تم اپنے فلیٹ پر نہیں جاؤ گی، کسی ہوٹل میں ٹھہر جانا۔۔۔اور جوزف۔۔۔تم واپس زیرو ہاؤس چلے جاؤ۔اگر عمران وہاں آئے تو تم مجھے اطلاع ضرور دے دینا۔۔۔اور ٹائیگر۔۔۔تم بھی اپنی رہائش گاہ پر مت رہو۔۔۔بلیک زیرو نے انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر جناب"۔۔۔ٹائیگر اور جولیا نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

بی فور ٹرانسمیٹر اپنے پاس ہر وقت رکھنا۔۔ میں کسی وقت بھی تم سے رابطہ قائم کر سکتا ہوں"۔۔۔بلیک زیرو نے کہا اور پھر وہ کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"کمرے کے باہر باگوپ کے ساتھیوں کی لاشیں پھیلی ہوئی تھیں چونکہ کالونی غیر آباد تھی اور کوٹھی بالکل ہی اکیلی تھی اس لیے فائرنگ کی آواز نے کسی کو متوجہ نہیں کیا تھا اور بلیک زیرو کے خیال کے مطابق یہ اچھا ہی ہوا تھا کیونکہ اس طرح خوامخواہ پولیس اس کا وقت ضائع کرتی۔

کوٹھی سے باہر نکل کر بلیک زیرو تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد اس کی کار کا رخ دانش منزل کی طرف تھا۔ وہ ہر ممکن تیزی سے دانش منزل پہنچنا چاہتا تھا اسے یقین تھا کہ عمران ضرور کسی نہ کسی انداز میں دانش منزل پہنچے گا اور اگر وہ پہلے پہنچ گیا تو پھر پوری سیکرٹ سروس اس کے پنجے میں ہو گی جبکہ وہ خود پہلے وہاں موجود ہو گا تو عمران کو وہاں گرفتار بھی کیا جا سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ٹیکسی جیسے ہی ہائی وے کالونی میں داخل ہوئی عمران نے ایک چوک پر اسے رکوا لیا۔ چونکہ اس نے ابھی تک ہسپتال کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اس لیے ظاہر ہے اس کی جیب میں کوئی رقم موجود نہیں تھی۔ باگوپ نے ایک چھوٹا نوٹ نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کو دیا اور ٹیکسی ڈرائیور سلام کر کے ٹیکسی آگے بڑھا لے گیا۔

"آؤ میرے ساتھ"۔۔۔ ٹیکسی کے جانے کے بعد عمران نے باگوپ سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ اسے لیے ہوئے ایک چھوٹی سی کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گیا۔ گیٹ پر تالا لگا ہوا تھا۔

"ہمیں دیوار پھاند کر اندر جانا ہو گا کیونکہ اس کی چابی اس وقت میرے پاس موجود نہیں ہے"۔۔ عمران نے باگوپ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا یہ سیکرٹ سروس کی کوئی عمارت ہے۔۔۔؟" باگوپ نے پوچھا۔

"ارے نہیں۔۔۔ یہ میری ذاتی ملکیت ہے۔۔۔ سیکرٹ سروس بے چاری کو تو اس کا علم ہی نہیں"۔۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا اور پھر اس نے باگوپ کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر باؤنڈری وال پر یوں بٹھا دیا جیسے کوئی چھوٹے بچے کو اٹھا لیتا ہے۔

باگوپ کے اندر کودنے کے بعد عمران بھی دیوار پر چڑھ کر اندر آ گیا اور پھر عمران کی رہنمائی میں باگوپ عمارت کے اندر ایک کمرے میں پہنچ گیا۔

عمران کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی چھائی ہوئی تھی اس نے اپنی فطرت کے مطابق ایک بار بھی کوئی مزاحیہ بات نہ کی تھی۔ شائد یہ سب کچھ ہائیڈرو تھراپی کی وجہ سے تھا ورنہ عمران کہاں سنجیدہ ہونے والا تھا۔

"بیٹھو"۔۔۔ عمران نے ایک صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے باگوپ سے کہا اور باگوپ خاموشی سے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"اب پہلے ہم نے سیکرٹ سروس کا خاتمہ کرنا ہے نا۔۔۔؟" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔۔۔ مشن کا پہلا حصہ یہی ہے"۔۔۔ باگوپ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔اب تم تماشہ دیکھو"۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور پھر میز پر پڑا ٹیلیفون اپنی طرف کھسکایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ جلد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

"ہیلو"۔۔دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں عمران بول رہا ہوں۔۔۔ سر سلطان سے بات کراؤ"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ عمران بھیا۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔ کہاں سے بول رہے ہیں"۔۔۔دوسری طرف سے انتہائی پُرجوش لہجے میں کہا گیا۔ یہ سر سلطان کی بیٹی آصفہ تھی۔

"سر سلطان سے بات کراؤ۔۔۔ میرے پاس فضول وقت نہیں ہے"۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

اوہ۔۔۔ڈیڈی کل ہسپتال سے آئے ہیں۔۔۔ تمہاری گمشدگی کی خبر سن کر انہیں ہارٹ اٹیک ہو گیا تھا۔۔۔ بڑی مشکل سے جان بچی ہے۔۔۔ایک منٹ ہولڈ کرو۔۔۔ میں ٹیلی فون ان کے کمرے میں لے جاتی ہوں ۔۔۔وہ تم سے بات کر کے یقینا مکمل صحت یاب ہو جائیں گے"۔۔۔آصفہ نے اس کی بات کا بُرا نہ مناتے ہوئے اسی طرح پُرجوش لہجے میں کہا کیونکہ وہ عمران کی پل پل میں بدلنے والی عادت سے بخوبی واقف تھی۔

"وہ یقینا مجھ سے بات کر کے خوش ہوں گے۔۔۔ ہونہہ"۔۔ عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

باگوپ خاموش بیٹھا سب کچھ دیکھ سن رہا تھا۔

"ہیلو"۔۔۔چند لمحوں بعد دوسری طرف سے سر سلطان کی نحیف سی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔۔۔ عمران بیٹے۔۔۔ تم بخیریت ہوناں۔۔۔؟" سر سلطان کے لہجے میں یکدم جوش کا عنصر ابھر آیا۔

"ہاں۔۔۔ میں بخیریت ہوں۔۔۔ مگر اب آپ کی خیریت نہیں ہے۔۔۔ میں نے یہ ٹیلیفون اسی لیے کیا ہے کہ آپ اپنے مذموم مقاصد کے لیے مجھے استعمال کرتے رہے ہیں اور میں حب الوطنی کے بیوقوفانہ جذبے کو دل میں لیے اپنی جان ہتھیلی پر رکھے آپ کے کام کرتا رہا ہوں مگر اب ایسا نہیں ہو گا۔۔۔ میں اس ملک کی اینٹ سے اینٹ بجادوں گا۔۔۔اب باگوپ میرا ساتھی ہے۔۔۔اس نے میری جان بچائی ہے جبکہ آپ نے مجھے فالتو اور ناکارہ سمجھ کر ہسپتال سے باہر پھینک دیا۔۔۔ میں اس ملک میں وہ تباہی لے آؤں گا جس کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔ میں تمہاری سیکرٹ سروس کے ایک ایک آدمی کو چن کر ہلاک کر دوں گا۔۔۔ میں تم سب کو بتادوں گا کہ عمران در حقیقت کیا ہے۔۔۔ سمجھے۔۔۔"عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور پھر زور سے ریسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"ہوں۔۔۔بیٹے بیٹے کہہ کر مجھے بیوقوف بنا رہے تھے۔۔"عمران نے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ باگوپ کچھ کہتا۔ عمران نے ریسیور اٹھا کر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ جلد ہی رابطہ قائم ہو گیا اور دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو سپیکنگ"

اب یہ ایکسٹو کا کھڑاگ ختم کر دو بلیک زیرو اور مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ" عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ مجرم کی موجودگی میں بات کر رہے ہیں۔۔۔ بہر حال صحت یابی پر مجھ سے مبارکباد قبول کیجیے عمران صاحب۔۔۔ دشمن نے نادانستگی میں آپ کے ساتھ بھلائی کر دی ہے۔۔۔ میں مجرم سمیت دانش منزل میں آپ کا منتظر ہوں"۔۔ دوسری طرف سے اس بار بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ۔۔۔ میرے دوست کو دشمن مت کہو۔۔ تم میرے دشمن ہو۔۔۔ سمجھے۔۔۔ اور اب اپنی موت کے لیے تیار ہو جاؤ"۔۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور ریسیور دوبارہ کریڈل پر رکھ دیا۔

"ان کالوں سے کیا فائدہ۔۔ ہمیں ورک کرنا چاہیے۔۔۔ سیکرٹ سروس کے خاتمے کے بعد ہم نے اپنا مشن بھی مکمل کرنا ہے"۔۔۔ باگوپ نے کہا۔

"سیکرٹ سروس تو سمجھو ختم ہو گئی۔۔۔ اس کی طرف سے تم بے فکر رہو۔۔۔ یہ میرا کام ہے۔۔ تم باقی مشن کے متعلق بات کرو۔۔۔"عمران نے کہا۔

"وہ اس کے خاتمہ کے بعد بتاؤں گا"۔۔ باگوپ نے جواب دیا۔

"ہوں۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ تم مجھ پر اعتبار نہیں کرتے۔۔۔ یا۔۔۔ پھر تم نے بھی کسی سے ہدایات لینی ہیں"۔۔۔ عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔۔۔ مجھے کسی سے ہدایات لے کر کیا کرنا ہے۔۔۔ میں خود مختار ہوں۔۔۔" باگوپ نے تلخ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اصلی باگوپ ہو میرے دوست۔۔۔؟"عمران نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اصلی۔۔ کیا مطلب۔۔۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھا۔" باگوپ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

مطلب یہ کہ کہیں تم اصلی باگوپ نہ ہو اور بعد میں کوئی اصلی باگوپ آن ٹپکے۔۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ جو حقیقت ہے مجھے ابھی بتا دو۔۔۔"عمران نے کہا۔

"مت بے فکر رہو۔۔۔ باگوپ دنیا میں ایک ہی ہے۔۔۔ اور وہ میں ہوں۔۔۔" باگوپ نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"بس ٹھیک ہے۔۔۔ اب تم یہیں آرام کرو۔۔۔ میں سیکرٹ سروس کے خاتمہ کے لیے نکلتا ہوں اور یقین رکھو کل جب میں واپس آؤں گا تو اس ملک کی سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہو چکا ہو گا"۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ اینڈریا کہاں ہو گی؟"۔۔۔ باگوپ نے اچانک کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔۔۔ جولیا نے اینڈریا کا میک اپ کیا ہے تو یقیناً اینڈریا سیکرٹ سروس کی قید میں ہوتی اور میں اسے وہاں سے نکال لاؤں گا"۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بلیک زیرو نے دانش منزل پہنچتے ہی سب سے پہلے اس بات کا اطمینان کیا کہ عمران وہاں پہلے سے تو نہیں پہنچ گیا۔ جب اسے اطمینان ہو گیا تو وہ آپریشن روم میں بیٹھ گیا اور اس نے دانش منزل کا حفاظتی نظام آن کر دیا اب اس کی مرضی کے بغیر کوئی شخص حتی کہ عمران بھی اندر داخل نہ ہو سکتا تھا۔ حفاظتی نظام کی طرف سے مطمئن ہو کر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے لگا جلد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

"پی اے ٹو ڈاکٹر داور سپیکنگ"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو سپیکنگ۔۔۔ ڈاکٹر داور سے بات کراؤ"۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ کیجیے جناب"۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکدم مودبانہ ہو گیا۔

"چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ڈاکٹر داور کی باقاعدہ آواز گونجی۔

"ہیلو۔۔۔ ڈاکٹر داور سپیکنگ"

"ایکسٹو سپیکنگ۔۔۔ آپ سے ایک ضروری بات پوچھنی تھی۔۔۔" بلیک زیرو نے بدستور ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔ البتہ اس بار اس کا لہجہ نرمی لیے ہوئے تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ڈاکٹر داور، ایکسٹو کے متعلق تفصیلات نہیں جانتا۔ اس لیے اسے ایسا کرنا پڑا۔

"فرمائیے۔۔۔" ڈاکٹر داور نے کہا۔

"ڈاکٹر داور۔۔۔ یہ ہائیڈرو تھراپی کیا ہوتا ہے۔۔۔ کیا اس سے کسی شخص کی فطرت اور ذہن بدلا جا سکتا ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے سوال کیا۔

"اوہ۔۔۔ ہائیڈرو تھراپی۔۔ آپ کو اس کا کیسے علم ہو گیا۔۔۔ یہ تو انتہائی جدید تکنیک ہے اور دنیا میں چند ہی لوگ اس سے واقف ہیں"۔۔۔ ڈاکٹر داور کے لہجے میں شدید حیرت نمایاں تھی۔

"ایک کیس کے دوران یہ مسئلہ کھڑا ہوا ہے۔۔۔ مجھے چونکہ ذاتی طور پر اس کا علم نہیں تھا اس لیے میں آپ سے پوچھ رہا ہوں"۔۔۔ بلیک زیرو نے اصل بات گول کرتے ہوئے کہا۔

"جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے یہ میڈیکل سائنس کی جدید ترین تکنیک ہے۔۔۔ ہائیڈرو تھراپی دراصل ہائیڈروجن سے بننے والا ایک کامیاب اور پیچیدہ محلول ہے جسے اگر کسی کے دماغ کے ان خلیوں میں انجیکٹ کر دیا جائے جس کا تعلق اس کے نظریات سے ہوتا ہے تو ان خلیوں کے ایکشن کو ری ایکشن میں بدل دیتا ہے اور اس طرح اس کے نظریات پہلے سے یکسر مختلف ہو جاتے ہیں۔۔۔ مثال کے طور پر اگر وہ بہادر ہے تو وہ انتہائی

بزدل ہو جائے گا۔۔۔اگر چور ہے تو شریف بن جائے گا۔۔۔اگر وہ کسی ملک کے خلاف بغاوت کے نظریات رکھتا ہے تو محب وطن ہو جائے گا"۔۔۔ڈاکٹر داور نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ڈاکٹر داور۔۔۔میں سمجھ گیا۔۔۔مگر یہ بتائیں کہ کیا ایسا آپریشن آسان ہے۔۔۔؟" بلیک زیرو نے بے چین لہجے میں پوچھا۔

"بالکل نہیں۔۔۔یہ انتہائی تکنیکی اور پیچیدہ مرحلہ ہوتا ہے اور شائد دنیا میں دو تین میڈیکل سے تعلق رکھنے والے سائنسدان ایسے ہوں گے جو ایسا آپریشن کرنے کی ہمت کر سکیں۔۔۔ابھی اس کے متعلق تجربات ابتدائی اسٹیج پر ہیں۔۔۔جانوروں پر اس کے تجربات جاری ہیں۔۔۔میں خود اس پر ریسرچ کر رہا ہوں اسی لیے تو میں نے حیران ہو کر آپ سے پوچھا تھا کہ آپ کو اس کے متعلق کیسے علم ہو گیا۔۔۔ڈاکٹر داور نے کہا۔

"ڈاکٹر داور۔۔۔فرض کیا کسی انسان پر یہ عمل کامیابی سے کر بھی دیا جائے تو اس کا کوئی توڑ بھی ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"اول تو ابھی کسی انسان پر اس کا تجربہ نہیں کیا گیا۔۔۔یورپ کے ایک سائنسدان نے اس کی کوشش کی تھی مگر اس کا تجربہ ناکام ہو گیا۔ بعد میں اس نے مزید ریسرچ کی تو معلوم ہوا کہ ہائیڈرو تھراپی صرف اسی صورت میں کامیاب ہو سکتی ہے جبکہ مریض کی قوت ارادی انتہائی کمزور ہو یا نہ ہونے کے برابر ہو جس طرح جانوروں کی ہوتی ہے۔ مضبوط قوت ارادی کے انسان پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا"۔۔۔ڈاکٹر داور نے جواب دیا۔

"کیا وہ سائنسدان ابھی زندہ ہے جس نے یہ تجربہ کرنے کی کوشش کی تھی؟" بلیک زیرو نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔اس کے ساتھ زبردست ٹریجڈی ہو گئی۔۔۔اس کا اسسٹنٹ جوڈن وہ فارمولا اور محلول لے اڑا تھا اور اسی غم میں اس سائنسدان کی حرکت قلب بند ہو گئی"۔۔۔ڈاکٹر داور نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ڈاکٹر داور۔۔۔آپ کی مہربانی۔۔۔آپ نے ہمارا ایک مسئلہ حل کر دیا ہے۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"مگر مجھے بتائیے تو سہی کہ آخر مسئلہ کیا ہے اور آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہو۔۔۔شائد میں آپ کی کوئی مدد کر سکوں"۔۔۔ڈاکٹر داور نے پوچھا۔

"بات یہ ہے ڈاکٹر داور کہ ایک مجرم سے ٹکراؤ کے درمیان عمران صاحب شدید زخمی ہو گئے اور بعد میں اسے زخمی حالت میں مجرم نے انہیں اغوا کر لیا۔ بعد میں جب وہ ٹریس ہوئے تو معلوم ہوا کہ ان کی فطرت بدل چکی ہے اور وہ مجرم سے مل گئے ہیں اس دوران یہ انکشاف ہوا کہ ان پر ہائیڈرو تھراپی کا عمل کیا گیا ہے" ۔۔۔بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہونا ناممکن ہے۔ عمران زبردست قوت ارادی کا مالک ہے، اس پر ہائیڈرو تھراپی اثر نہیں کر سکتی۔۔۔مگر عمران زخمی کیسے ہوا۔۔۔؟ اسے کہاں چوٹ آئی تھی۔۔۔؟" ڈاکٹر داور نے پریشان لہجے میں کہا۔

"انہیں اندرونی دماغی چوٹ لگی تھی اور سر سلطان نے ان کے آپریشن کے لیے جرمنی سے ڈاکٹر شوالا کو منگوانے کا بندوبست کیا تھا۔۔۔مگر ڈاکٹر شوالا کے یہاں پہنچنے سے پہلے عمران کو اغوا کر لیا گیا۔۔۔یہاں کے

ڈاکٹروں نے متفقہ طور پر کہہ دیا تھا کہ عمران کی حالت انتہائی نازک ہے اگر اس کے دماغ کا آپریشن کیا گیا تو ایک فیصد بچنے کی امید ہے اور اس میں بھی ننانوے فیصد خطرہ ہے کہ اس کا دماغ ہمیشہ کے لیے خراب ہو سکتا ہے"۔۔۔بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اور پھر جب عمران سامنے آیا تو صحت یاب تھا۔۔۔؟"ڈاکٹر داور نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"ہاں"بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"تو پھر یقیناً اس پر ہائیڈرو تھراپی کا عمل کیا گیا ہے۔۔۔اور یہ سب کچھ اللہ کی رحمت سے ہوا ہے۔۔۔ہائیڈرو تھراپی کا ایک فنکشن یہ بھی ہے کہ جب دماغی خلیات تباہ ہو چکے ہوں تو ہائیڈرو تھراپی انہیں درست کر دیتی ہے اور اس فنکشن کا ابھی تک ڈاکٹر شوالا کو بھی علم نہیں۔۔۔مجرم نے نادانستگی میں خود عمران کا علاج کر دیا ہے۔۔۔اس کے سوا عمران کی زندگی اور صحت یابی کا اور کوئی ذریعہ بھی نہ تھا۔۔۔اگر ڈاکٹر شوالا آپریشن بھی کرتا تو عمران کی صحت یابی ناممکن تھی۔کیونکہ تباہ شدہ دماغی خلیات کو درست کرنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے اور ہائیڈرو تھراپی کے اس فنکشن کا ابھی تک میرے سوا کسی کو علم نہیں ہے۔مجھے بھی ریسرچ کے دوران اچانک اس کے اس فنکشن کا علم ہوا تھا۔۔۔باقی رہی عمران کی فطرت الٹنے والی بات تو یہ یقیناً غلط ہے کیونکہ اول تو ہائیڈرو تھراپی طاقتور قوت ارادی پر کوئی اثر نہیں کرتی۔۔۔دوسری بات یہ ہے کہ وہ بیک وقت ایک فنکشن کرتی ہے۔۔۔اگر خلیات درست ہوں تو ان کے ایکشن کو ری ایکشن میں بدل دیتی ہے اور اگر وہ تباہ

ہوں تو انہیں درست کر دیتی ہے۔۔۔اور ظاہر ہے عمران کے دماغ میں اس نے درستگی والا فنکشن کیا ہے"۔۔۔ڈاکٹر داور نے تفصیل سے سب کچھ بتاتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو ڈاکٹر، تھینک یو۔۔۔اچھا اجازت"۔۔۔بلیک زیرو کے دل میں ڈاکٹر کی بات سن کر مسرت کی لہریں سی اٹھنے لگ گئی تھیں۔

"سنیئے۔۔۔اگر وہ مجرم اس ملک میں موجود ہے تو پلیز اسے گرفتاری کے بعد مجھ سے ضرور ملوائیے۔۔۔بہر حال وہ اس بارے میں بہت کچھ جانتا ہے تبھی اس نے عمران پر یہ عمل کرنے کی ہمت کی ہے اور عمل میں کامیاب بھی رہا ہے گو اس کا مقصد پورا نہیں ہوا یہ دوسری بات ہے"۔۔۔ڈاکٹر داور نے درخواست کرتے ہوئے کہا۔

"بہتر۔۔۔میں اس بات کا خیال رکھوں گا۔۔۔خدا حافظ"۔۔۔بلیک زیرو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ریسیور رکھ دیا۔

ریسیور رکھتے ہی گھنٹی بج اٹھی۔بلیک زیرو نے ریسیور اٹھالیا۔

"ایکسٹو سپیکنگ"۔۔۔اس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر۔۔۔میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔۔۔میں نے آپ کو یہ بتانے کے لیے ٹیلی فون کیا ہے کہ عمران صاحب مجرم کے ساتھی نہیں ہیں۔انہوں نے جب مجھ پر تشدد کیا اور تھپڑ مارا تو اس دوران انہوں نے اپنے ناخنوں

میں گھسے ہوئے بلیڈ سے وہ رسی بھی کاٹ دی تھی جس سے میں بندھا ہوا تھا۔۔۔میں نے وہاں بھی آپ کو بتانے کی کوشش کی تھی مگر آپ نے میری بات کاٹ دی تھی"۔۔ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔۔۔یہ بات ہے۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔اس اطلاع کا شکریہ۔۔۔"بلیک زیرو نے کہا اور پھر ریسیور رکھ دیا۔

اب اسے یقین ہو گیا تھا کہ عمران پر ہائیڈرو تھراپی کا منفی اثر نہیں ہوا بلکہ وہ حسب عادت کوئی گہری چال چل رہا ہے۔

ابھی وہ یہی سوچ رہا تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی بلیک زیرو نے ریسیور اٹھایا۔

"ایکسٹو سپیکنگ۔۔۔"اس نے مخصوص انداز میں کہا۔

"اب یہ ایکسٹو کا کھڑاگ ختم کر دو بلیک زیرو۔۔۔اور مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ"۔۔۔عمران کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب۔۔۔مجھے معلوم ہے کہ آپ مجرم کی موجودگی میں یہ بات کر رہے ہیں۔۔۔بہر حال صحت یابی پر مجھ سے مبارکباد قبول کیجیے۔۔۔دشمن نے نادانستگی میں آپ کے ساتھ بھلائی کر دی ہے۔۔۔میں مجرم سمیت دانش منزل میں آپ کا منتظر ہوں۔۔۔"بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں جواب دیا۔

"شٹ اپ۔۔۔میرے دوست کو دشمن مت کہو۔۔۔تم میرے دشمن ہو سمجھے۔۔۔اور اب اپنی موت کے لیے تیار ہو جاؤ۔"عمران نے دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تھا اور پھر اسے ریسیور رکھے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

اس نے ریسیور اٹھا کر اپنا مخصوص فقرہ یعنی۔۔۔"ایکسٹو سپیکنگ" دہرایا۔

"سلطان سپیکنگ۔۔۔"دوسری طرف سے سر سلطان کی کمزور اور نحیف سی آواز سنائی دی۔

"جناب۔۔۔اب آپ کی طبیعت کیسی ہے۔۔۔؟میں کیس میں اتنا الجھ گیا تھا کہ آپ کی صحت کے متعلق دریافت نہ کر سکا"۔۔۔بلیک زیرو نے اس بار اصل آواز میں اور انتہائی مودبانہ لہجے میں پوچھا۔

"طاہر بیٹے۔۔۔ابھی ابھی عمران کا ٹیلیفون آیا تھا وہ مجھے دھمکیاں دے رہا تھا۔ کہیں اس کا دماغ تو نہیں الٹ گیا۔۔۔مجھے کچھ صحت آگئی تھی مگر عمران کے اس فون کے بعد مجھے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے میں چند گھڑیوں کا مہمان ہوں۔۔۔میں نے بڑی مشکل سے تمہیں فون کیا ہے"۔۔۔سر سلطان نے کہا۔

"اوہ۔۔۔آپ بے فکر رہیں۔۔۔عمران صاحب بالکل ٹھیک ہیں ان کا یہ فون مجرم کو یقین دلانے کے لیے کیا گیا ہو گا۔۔۔"بلیک زیرو نے جواب دیا اور اس کے بعد اس نے گزرنے والے تمام حالات اور ڈاکٹر داور کے ساتھ اپنی بات چیت تفصیل سے سر سلطان کو سنا دی۔

"خدا کا شکر ہے۔۔۔ڈاکٹر داور نے سب کچھ بتا کر ہمیں مرنے سے بچالیا۔ویسے عمران کو ایسا نہ کرنا چاہیے تھا۔ اس کے اس فون کے ساتھ ہی میری موت بھی واقع ہو سکتی تھی۔۔۔میں اس سے سخت ناراض ہوں"۔۔۔ سر سلطان نے جواب دیا۔

بلیک زیرو نے محسوس کیا کہ اس باران کے لہجے میں تازگی تھی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔آپ ضرور عمران صاحب سے ناراض رہیں مگر مجھے یقین ہے کہ وہ ایک لمحے میں آپ کو منا لیں گے۔"۔۔۔بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔یہ بھی ٹھیک ہے۔۔۔اس شریر سے تو آدمی ناراض بھی نہیں رہ سکتا۔۔۔اچھا خدا حافظ۔۔۔ عمران آئے تو مجھ سے ضرور بات کرانا"۔۔۔سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

بلیک زیرو نے بھی ہنستے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار چھائے ہوئے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عمران کے کمرے سے باہر جاتے ہی باگوپ تیزی سے اٹھا اور اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا۔عمران جا چکا تھا اور کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی۔اس نے مسکراتے ہوئے دروازہ بند کیا اور پھر اپنے کوٹ کے بٹن کھولنے لگا اس نے پھرتی سے کوٹ اتارا اور پھر قمیض کے بٹن کھول کر اسے بھی اتار دیا۔اس نے اندر بنیان نہیں پہنی ہوئی

تھی جسم ننگا ہوتے ہی اس نے گردن کے قریب چٹکی بھری اور دوسرے لمحے اس کے جسم پر سے ایک موٹی سی جھلی اترتی چلی گئی۔سینے پر سے جھلی اتارنے کے بعد اس نے اندر سینے سے چپکا ہوا ایک پتلا سا کھال کے رنگ کا ہی ایک باکس نکالا اور اسے ایک طرف سے دبانے لگا۔ایک طرف سے دبتے ہی وہ پتلے سے باکس میں سے ایریل باہر نکل آیا۔باگوپ نے تیزی سے باکس کو دوسری سائیڈ سے دبایا، باکس کی سائیڈ دبتے ہی اس میں سے زوں زوں کی آواز نکلنے لگی۔

یہ کوئی جدید ترین ٹرانسمیٹر تھا۔چند لمحوں تک اس میں سے زوں زوں کی آوازیں نکلتی رہیں۔پھر ایک مردانہ آواز سنائی دی لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"ہیلو۔۔۔باگوپ سپیکنگ اوور"

"باگوپ نمبر دو سپیکنگ اوور"۔۔۔باگوپ نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"رپورٹ دو اوور"۔۔دوسری طرف سے کرخت لہجے میں کہا گیا۔

"باس۔۔۔میں اپنے مشن میں کامیاب ہو رہا ہوں۔۔میں نے یہاں کے سب سے چالاک اور خطرناک شخص پر ہائیڈرو تھراپی کا عمل کر کے اسے قابو میں کر لیا ہے اور میں اب اس کے ذریعے سے اپنا مشن پورا کروں گا اوور"۔۔۔باگوپ نے جواب دیا۔

"اوہ۔۔۔مگر وہ کیسے تمہارے قابو آگیا۔۔۔اس سے قبل تو تم نے یہی رپورٹ دی تھی کہ تمہارا وزارت خارجہ کے اسٹرانگ روم پر حملہ ناکام رہا ہے۔اوور"۔۔۔دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"یس باس۔۔۔ پہلے ایسا ہی ہوا تھا۔ وہیں سے میں نے اپنی لائن بدل لی۔۔۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ عمران کے خاتمہ کے بغیر اس ملک میں کامیابی ناممکن ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں نے یہ بھی سوچا کہ اگر عمران ہمارے ساتھ مل جائے تو مشن کی کامیابی کے ساتھ ساتھ ہم اور بھی مفاد اٹھا سکتے ہیں۔ چنانچہ میں نے اس پر ہائیڈرو تھراپی کا عمل کرنے کا فیصلہ کیا اور آپ کو یہ سن کر خوشی ہو گی کہ میں کامیاب رہا ہوں۔۔۔ اب عمران یہاں کی سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لیے گیا ہے، اوور"۔۔۔ باگوپ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے اسے اصل مشن کے متعلق بتا دیا ہے اوور؟"۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"باس۔۔۔ جب اصل مشن کے متعلق مجھے خود علم نہیں ہے تو میں اسے کیا بتاؤں گا۔۔۔ آپ نے پہلے مجھے وزارت خارجہ کے اسٹرانگ روم سے فائل اڑانے کا حکم دیا جس میں میں ناکام رہا۔۔۔ اب جبکہ میں عمران کو قابو کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں تو میں نے آپ سے رابطہ اس لیے کیا ہے کہ آپ مجھے اصل مشن بتائیں اور میں عمران کی مدد سے اس پر کام شروع کروں، اوور"۔۔۔ باگوپ نے کہا۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو، اوور۔۔۔؟" دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ہائی وے کالونی کی کوٹھی نمبر چھ سو چار میں۔۔۔ یہ عمران کی ملکیت ہے اور خالی ہے دروازے پر تالا لگا ہوا ہے۔ ہم دیوار پھاند کر اندر آئے ہیں، اوور"۔۔۔ باگوپ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ تم میرا وہیں انتظار کرو۔۔۔ میں خود آ رہا ہوں اوور اینڈ آل"

دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹرانسمیٹر سے دوبارہ زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

باگوپ نے اسے بند کیا اور پھر اسے جھلی کے ساتھ چسپاں کر کے اس نے جھلی کو دوبارہ گردن کے ساتھ جوڑ دیا۔ اس کے بعد اس نے قمیص اور کوٹ پہن لیا۔ اب وہ چیف باس کے انتظار میں تھا۔

تھوڑی دیر بعد باگوپ کے کانوں میں کسی کے اندر کودنے کی آواز سنائی دی وہ اٹھ کھڑا ہو گیا اور پھر دروازے پر آ گیا۔ اور اسی لمحے اس نے ایک نقاب پوش کو کمرے کی طرف بڑھتے دیکھا۔

"باگوپ"۔۔۔ آنے والے نے کہا۔

"باگوپ نمبر دو"۔۔۔ باگوپ نے جواب دیا۔

اور آنے والے نے نقاب اتار دیا۔

"کیا یہ کوٹھی بالکل خالی ہے"۔۔۔؟ آنے والے نے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔ عمران جا چکا ہے اور کوٹھی خالی ہے"۔۔۔ باگوپ نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ عمران اب مکمل طور پر ہمارے قابو میں ہے"۔۔۔؟ آنے والے نے پوچھا۔

"بالکل جناب۔۔۔ میرا عمل خالی نہیں جا سکتا۔۔۔ اور پھر اس نے جولیا اور ٹائیگر کے متعلق تفصیل سے بتایا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے سر سلطان اور بلیک زیرو کے ساتھ ہونے والی بات چیت سے بھی تفصیل سے اسے آگاہ کر دیا۔

"بہت خوب۔۔۔ تمہاری کارکردگی بے حد اچھی رہی ہے اور میں اس سلسلے میں تمہیں انعام دینا چاہتا ہوں"۔۔۔ آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ باس"۔۔۔ پہلے سے موجود باگوپ نے کہا۔ مگر دوسرے لمحے اسکی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کیونکہ آنے والے کے ہاتھ میں سائلنسر لگا ریوالور چمک رہا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ باگوپ سنبھلتا آنے والے نے ٹریگر دبا دیا۔

گولی ٹھیک باگوپ کی پیشانی پہ لگی اور وہ پشت کے بل لیٹ گیا۔ اس کی کھوپڑی کے ٹکڑے کمرے میں بکھر گئے۔

"تہارا مشن واقعی ڈیتھ مشن تھا جو ڈن۔۔۔ تم نے بہر حال عمران کو قابو کر کے ایک کارنامہ سرانجام دیا ہے اور میں اس کے لئے تمہارا شکر گزار ہوں۔۔۔ مگر اب تہاری موت ضروری تھی کیونکہ تم نے اپنے تجربے سے ایک ایسے جن کو قابو میں کر لیا ہے جو میرے لئے الٰہ دین کے چراغ والا جن ثابت ہو سکتا ہے۔۔۔ میں اس سے نا صرف اس ملک سے بے پناہ فائدے اٹھا سکتا ہوں بلکہ اب میں اسے اپنا نمبر دو بنا دوں گا اور وہ یقیناً تم سے زیادہ کامیاب رہے گا۔۔۔ اس لئے تمہاری موت ضروری تھی ورنہ تم میرے لئے عذاب بن سکتے تھے"۔۔۔ آنے والے نے کہا اور پھر اس نے مردہ باگوپ کے جسم سے اس کا لباس اتارنا شروع کر دیا۔

"ہائیں ہائیں یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔ مردے کو ننگا کر کے اس کی بے عزتی کرتے ہو"۔۔۔ اچانک اسے اپنی پشت پر عمران کی آواز سنائی دی اور وہ اچھل کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں دوبارہ ریوالور چمکنے لگا۔

"عمران تم"۔۔۔ اس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔۔۔ الٰہ دین کے چراغ والا جن حاضر ہے۔۔۔ حکم فرمایئے میرے آقا۔" عمران نے سینے پر ہاتھ رکھ کر بڑے مودبانہ انداز میں جھکتے ہوئے کہا۔

"میں باگوپ ہوں عمران۔۔۔ اور تم میرے دوست ہو۔۔۔ یہ شخص ہمارا دشمن تھا"۔۔۔ آنے والے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں میرے آقا کہ تم اصل باگوپ ہو۔۔۔ اصلی اور کھرے باگوپ۔۔۔ یہ تمہارا نمبر دو تھا جو خواہ مخواہ اپنے آپ کو باگوپ کہلانے پر بضد تھا"۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

"کیا مطلب۔۔۔ تم کیسے جانتے ہو"۔۔۔؟ باگوپ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"جنوں سے کوئی چیز چھپی نہیں ہوتی میرے آقا۔۔۔ تمہاری اور اس کی ٹرانسمیٹر پر جو بات ہوئی وہ سب میں نے سن لی ہے۔ اس کوٹھی کے نچلے حصے میں میری لیبارٹری موجود ہے اور اس کمرے میں ٹیلیویژن اور ٹرانسمیٹر کے جدید ترین آلات موجود ہیں۔۔۔ میں اسے یہاں اسی مقصد سے لے آیا تھا کہ تمہاری اصلیت سامنے آ سکے"۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔

"مگر وہ ہائیڈ و تھارپی"۔۔۔ باگوپ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم خود سوچو میرے آقا۔۔۔ جنوں پر بھی بھلا ہائیڈ و تھراپی اثر کرتی ہے۔۔۔ اس بے چارے نے خواہ مخواہ زحمت کی"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ تم اب تک اسے دھوکہ دیتے رہے۔۔۔ تم شروع سے اس کی طرف سے مشکوک تھے"۔۔۔ آنے والے نے ریوالور والے ہاتھ کو حرکت دیتے ہوئے کہا۔

"جنوں سے کوئی بات چھپی نہیں ہوتی میرے آقا۔۔۔ مجھے تمہارے پوری ہسٹری معلوم ہے۔۔۔ مجھے معلوم ہے کہ تمام کام تمہارا نمبر دو ہی کرتا ہے اور تم بس بیٹھے ڈور ہلاتے اور رپورٹیں سنتے رہتے ہو اور ہدایات دیتے رہتے ہو۔۔۔ میں نے یہ تمام ڈرامہ صرف اسی لئے کھیلا تھا کہ تم سامنے آسکو۔۔۔ آج تک کوئی تمہیں سامنے نہیں لاسکا۔ یہ صرف الٰہ دین کے چراغ کے جن کی ہمت ہے کہ وہ تمہیں سامنے لے آیا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر تم بھی چھٹی کرو۔۔۔ میرے راز سے واقف ہونے کے بعد تمہارا زندہ رہنا ناممکن ہے"۔۔۔ باگوپ نے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔

عمران برق کی سی تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا اور گولی اس کا کچھ نہ بگاڑ سکی تھی۔

پھر تو باگوپ جنون کے عالم میں عمران پر گولیاں چلاتا رہا۔ مگر بھلا ہو سنگ آرٹ کا، ایک بھی گولی عمران کو چھو نہ سکی حتیٰ کہ باگوپ کا ریوالور خالی ہو گیا اور باگوپ نے جھنجھلاہٹ میں خالی ریوالور عمران پر دے مارا۔۔۔ عمران نے اسے کیچ کر لیا اور پھر اس کا میگزین کھول کر اس میں گولیاں بھرنے لگا۔

باگوپ نے اسے اس کام میں مصروف دیکھ کر دروازے کی طرف چھلانگ لگا دی اور عمران نے بڑے اطمینان سے ٹانگ آگے بڑھا دی اور باگوپ منہ کے بل زمین پر جا گرا۔

پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران نے بڑی پھرتی سے ریوالور کا دستہ اس کی کھوپڑی میں رسید کر دیا اور پہلی ضرب بھی اتنی بھرپور پڑی کہ باگوپ ہوش سے بے ہوشی میں گھستا چلا گیا۔

"تمہارے اندر یہی تو ایک خامی ہے کہ تم اپنے دل کی کمزوری کی وجہ سے لڑ بھڑ نہیں سکتے۔ اسی لئے تو تم نے باگوپ نمبر دو کو سامنے کیا ہوا تھا"۔۔۔ عمران نے بڑے اطمینان سے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے جھک کر باگوپ کو اٹھایا اور اسے کاندھے پر لاد کر بڑے مزے سے چلتا ہوا کوٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دانش منزل کے سیٹنگ ہال میں سیکرٹ سروس کے تمام ممبران موجود تھے۔ ان میں سے کئی کے سروں اور جسم کے دوسرے اعضاء پر ابھی تک پٹیاں بندھی ہوئی تھیں مگر وہ سب خوش و خرم تھے۔

ایکسٹو نے انہیں خوشخبری سنا دی تھی کہ بین الاقوامی مجرم باگوپ گرفتار ہو چکا ہے اور کیس کی تفصیلات بتانے کے لئے انہیں یہاں اکٹھا کیا گیا ہے۔

عمران بھی ایک طرف صوفے پر بیٹھا اونگھ رہا تھا۔ جبکہ اس کے سامنے بیٹھی جولیا اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ وہ ابھی ابھی یہاں پہنچی تھی۔

پھر اس سے پہلے کہ وہ عمران کو کچھ کہتی مائیک آن ہو گیا اور ایکسٹو کی آواز کمرے میں گونجنے لگی۔

ایکسٹو انہیں کیس کی تفصیلات بتا رہا تھا کہ کس طرح مجرم نے اسٹرانگ روم کو تباہ کیا۔۔۔ جولیا کے علاوہ سیکرٹ سروس کے تمام ممبران عمران سمیت شدید زخمی ہو گئے اور پھر کس طرح جرم نے ہائیڈرو تھراپی کر کے عمران کی جان بچائی اور عمران نے بعد میں کیا ڈرامہ کھیل کر اصل مجرم کو سامنے لے آیا۔

سیکرٹ سروس کے ممبر حیرت سے یہ سب کچھ سن رہے تھے اس کے ساتھ ہی وہ بڑے فخریہ نظروں سے عمران کو دیکھ رہے تھے جس کی بنا پر اصل مجرم سامنے اور پھر قابو میں آگیا۔

"اگر تم میں سے کسی نے کوئی سوال پوچھنا ہو تو عمران سے پوچھ سکتا ہے۔" ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی مائیک بند ہو گیا۔

"عمران صاحب۔۔۔ آپ کو کیسے شک ہوا کہ باگوپ نمبر دو اصل جرم نہیں ہے۔۔۔ اصل مجرم کوئی اور ہے"۔۔۔؟ کیپٹن شکیل نے سوال کیا۔

باگوپ کی پوری ہسٹری مجھے معلوم تھی۔ پہلے وہ خود بہت بڑا مجرم تھا مگر بعد میں اس کو دل کی تکلیف ہو گئی اور اس نے اپنے ساتھ ایک ڈاکٹر سائنسدان جوڈن کو ملا لیا۔۔۔ جوڈن شروع سے آخر تک باگوپ بنا رہتا تھا وہی سب کچھ کرتا تھا۔۔۔ مطلب یہ کہ دماغ باگوپ کا تھا اور جسم جوڈن کا۔۔۔ اس طرح باگوپ محفوظ بھی رہتا تھا اور کامیاب بھی۔۔۔ اب جب اسے مجھ حقیر فقیر پُر تفسیر کے متعلق معلوم ہوا کہ میں اس کے قابو چڑھ گیا ہوں تو اس نے اپنے نمبر دو کو چھٹی دے دی اور مجھے اپنا نمبر دو بنا دیا۔۔۔ یعنی مطلب یہ ہوا کہ اس کے بعد

باگوپ نمبر دو میں ہوتا۔۔۔ اصل باگوپ آج تک سامنے نہ آیا تھا اور چونکہ وہ میک اپ کا ماہر تھا اس لئے اس کے سامنے آنے کی کوئی صورت نہ تھی اور اسی لئے میں نے یہ سب ڈرامہ کھیلا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ جب وہ میرے متعلق سنے گا تو یقیناً سامنے آئے گا۔۔۔ وہ میرے متعلق اچھی طرح جانتا تھا"۔۔۔ عمران نے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مگر اس کا مشن کیا تھا۔۔۔؟ کیا وہ صرف فائل حاصل کرنا چاہتا تھا۔۔۔؟" صفدر نے سوال کیا۔

"نہیں۔۔۔ باگوپ جیسے مجرم صرف فائل کے لئے اتنا بڑا کھڑاگ نہیں کرپاتے۔۔۔ اس کا مشن ہمارے دفاعی نظام کا مکمل خاتمہ تھا۔۔۔ وہ ہمارے اسلحے کے ڈپو۔۔۔ پٹرول کے ذخیرے تباہ کرنا چاہتا تھا اس لئے اسے وہ فائل مطلوب تھی۔۔۔ جیسے ہی وہ مشن میں کامیاب ہوتا۔۔۔ وہ ہمارے ہمسایہ دشمن ملک کو اطلاع دیتا جس نے اس کی خدمات حاصل کی تھیں اور ہمارا دشمن ملک ہم پر چڑھائی کر دیتا۔۔۔ ہمارا دفاعی نظام فلوج ہونے کی وجہ سے دشمن آسانی سے ہمارے ملک پر قبضہ کر لیتا جو وہ آج تک نہیں کر سکا"۔۔۔ عمران نے انہیں اصل مشن کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو ٹھیک ہے۔۔۔ مگر تمہارے اس ڈرامے میں اگر میری جان چلی جاتی تو۔ اس وقت تم تو بڑے اطمینان سے بیٹھے تھے"۔۔۔ جولیا نے پہلی بار دانت پیستے ہوئے کہا۔

"میں نے خس کم جہاں پاک کرنے کی کوشش تو کی تھی۔۔۔ مگر براہوا ایکسٹو کا کہ وہ موقع پر ٹپک پڑا اور تم بچ گئیں۔۔۔ ورنہ آج میں اور تنویر دونوں تمہارے مزار پر قوالی کررہے ہوتے"۔۔۔ عمران نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا۔

"میں تمہیں جان سے ماردوں گی۔۔۔ تم ظالم ہو۔۔۔ پتھر ہو"۔۔۔ جولیا اچانک اس پر جھپٹ پڑی۔

مگر ظاہر ہے عمران پہلے سے اس پر تیار تھا۔اس نے اچانک دروازے کی طرف چھلانگ لگائی اور جولیا منہ کے بل صوفے پر جا گری جہاں ایک لمحہ پہلے عمران بیٹھا ہوا تھا۔

"مجھے مارنے سے پہلے قوالی ضرور سیکھ لیناتا کہ پیٹ پالنے کے لئے کچھ کما سکو"۔۔۔ عمران نے دورازے میں رکتے ہوئے کہا اور پھر چھلانگ لگا کر باہر نکل گیا۔

اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شُد